بسم اللہ الرحمن الرحیم

علاماتِ
ظہورِ مہدی علیہ السلام

علامہ طالب جوہری

مقام اشاعت

امام بارگاہ باب العلم نشاط کالونی
آر۔اے بازار، لاہور چھاؤنی

فہرست

عرض ناشر

طبع اوّل

ظہورِ مہدیؑ — انسانیت کے تھکے ہوئے اعصاب کی تسکین کا ذریعہ ہے وہ ایک ایسی حقیقت ہے جو انسانیت کے لیے حتمی بھی ہے اور ناگزیر بھی۔ لیکن یہ ظہور کن حالات میں ہوگا اور ہمیں اس سے قبل تیاری کا موقع ملے گا بھی یا نہیں؟ یہ کتاب اسی سوال کا جواب ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آلِ اطہر نے اسی لیے تاریخ کی تاریک راہوں پر علامتوں کے چراغ روشن کر دیئے تھے۔

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ طالب جوہری دام ظلہ العالی برصغیر کے علم شناس حلقوں کے لیے محتاجِ تعارف نہیں ہیں۔ ان کی یہ کاوش ہم اس اُمید کے ساتھ پیش کر رہے ہیں کہ ملتِ اسلامیہ اس آئینے میں اپنی صورت دیکھ کر اپنے عادات و اطوار کو درست کرنے کی کوشش کرے گی۔ تاکہ دُنیا و آخرت کی نعمتوں سے بہرہ ور ہو سکے۔ پوری کوشش کے باوجود کتاب اغلاطِ کتابت سے مکمل طور پر محفوظ نہ رہ سکی لہٰذا ہم قارئین سے معذرت خواہ ہیں۔

ناشر

ابتدائیہ

عقیدۂ مہدیؑ اور اس کے متعلقات پر اسلام کے علمی ذخیرے میں اتنا مبسوط تحریری مواد موجود ہے کہ اگر انسان صرف اسی کے مطالعہ کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دے تو عمرِ عزیز کا ایک طویل حصّہ صرف ہو جائے۔

اردو زبان میں بہت کچھ لکھا گیا ہے خصوصیت کے ساتھ علاماتِ ظہورِ مہدیؑ پر اردو میں چند اچھی کتابیں موجود ہیں۔ اس کے باوجود میں نے یہ حقیر سی کوشش کیوں کی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اب سے برسوں پہلے کراچی کے ایک معروف روزنامہ میں اس موضوع پر میرا ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ جس میں بعض ایسے احوال نقل ہو گئے تھے جن کا کوئی مدرک نہیں تھا۔ لہٰذا میں نے اس کی تلافی کے لیے اس مجموعے کو مرتب کیا اور یہ کوشش کی کہ مدرک کے بغیر ایک جملہ بھی نقل نہ ہو اور حتی الامکان حوالے بھی نقل کر دیئے ہیں۔ تاکہ قارئین میں علمی ذوق رکھنے والے حضرات اصل مآخذ کی طرف رجوع کر کے علمِ رجال و درایت کی روشنی میں کسی بھی روایت کے صحت و سقم کو معلوم کر سکیں۔ اس مجموعے کی تحریر کا دوسرا سبب یہ تھا کہ شاید یہی عمل میرے ذنوب کا کفارہ قرار پائے۔

میں نے یہ مسوّدہ برسوں پہلے مدوّن کیا تھا۔ لیکن وہ دورانِ کتابت تلف ہو گیا۔ از سرِ نو مرتب کرنے کے سبب روایات کی کثیر تعداد درج ہونے سے رہ گئی اور اس کے ساتھ ہی وہ مقالہ بھی رہ گیا جس میں علامات کے سلسلے میں میرے خیالات تھے۔

اس بات کا امکان ہے کہ مستقبل میں یہ مقالہ مکمل ہو کر ارباب نظر کی خدمت میں پیش ہو سکے۔

روایات کے ترجمے قلم برداشتہ ہیں جن میں سہو یا عدم فہم کا بھی امکان ہے۔ ابتدا میں چند عنوانات ایسے بھی ہیں، جن کا بظاہر اصل موضوع سے کوئی ربط نہیں ہے انہیں صرف اس لیے پیش کیا گیا ہے کہ اصل موضوع کے مطالعہ سے قبل قاری کے ذہن میں مہدیؑ کے سلسلہ میں بنیادی باتیں محفوظ ہو جائیں۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

طالب جوہری

مارچ ۱۹۸۷ء



مہدیؑ
ایک اجمالی تعارف

نام ـــــ محمدؑ

باپ ـــــ حسنؑ عسکریؑ

سلسلۂ نسب ـــــ حسن عسکریؑ ابنِ علی نقیؑ بن محمد تقیؑ بن علی رضاؑ بن موسیٰ کاظمؑ بن جعفر صادقؑ بن محمد باقرؑ بن علیؑ زین العابدینؑ بن الحسینؑ بن علیؑ ابنِ ابی طالب علیہم السّلام

ماں ـــــ نرجس بنت یشوعا بن قیصر بادشاہِ روم

کنیّت ـــــ ابوالقاسم

القاب ـــــ مہدیؑ، منتظر، صاحب زمان، قائم، حُجّۃ اللہ وغیرہ

ولادت ـــــ ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ، نصف شب کے وقت، شہر سامرّا میں۔

ابتدائے امامت ـــــ ۲۶۰ ہجری

غیبتِ صُغریٰ ـــــ اس غیبت کا عرصہ ۶۹ سال ہے، مہدیؑ اس عرصہ میں اپنے نائبین کے ذریعہ لوگوں سے خط و کتابت رکھتے تھے۔ غیبت صغریٰ کا دور چوتھے نائب کے انتقال پر ۳۲۹ھ میں ختم ہوا۔

نائبین ـــــ اوّل ـــــ ابُوعمرو عثمان بن سعید بن عمرو عمری اسدی، متوفی ۲۸۰ھ (غالباً)

دوم ـــــ ابُوجعفر محمد بن عثمان بن سعید، متوفی ۳۰۴ھ

سوّم ـــــ ابُوالقاسم حسین ابن رُوح نوبختی، متوفی ۳۲۶ھ

چہارم ۔ ابوالحسن علی بن محمد سمری، متوفی ۳۲۹ھ

غیبتِ کبریٰ ـــــ غیبتِ کبریٰ کا یہ سلسلہ ۳۲۹ھ سے شروع ہوا اور اب تک جاری ہے۔

نقشِ خاتم ـــــ اَنَا حُجَّۃُ اللہ وخاصّتہ

نقشِ پرچم ـــــ البیعۃ للہ

انصارِ خاص ـــــ تین سو تیرہ

مقامِ ظہور ـــــ مکّہ معظّمہ

مقامِ بیعت ـــــ رکن و مقام کے درمیان

مدّتِ حکومت ـــــ اس میں اختلاف ہے۔ ۴۰/۷۰ سال وغیرہ۔

حدودِ سلطنت ـــــ پورا کرۂ ارض

حُلیہ[1] ـــــ صورت و سیرت میں رسولؐ سے مشابہ، چہرہ چاند کی طرح نورانی، داہنے رخسار پر سیاہ چمکتا ہوا تل، سرِ مبارک گول، اور کندھوں تک گیسو، پیشانی چوڑی اور روشن، ابرو کشیدہ، آنکھیں سرمگیں، ناک ستواں اور باریک، دانت چمکدار اور چوڑے، اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے، داڑھی گھنی اور سیاہ، ہاتھ نرم، سینہ کشادہ اور چوڑا، شکم باہر کو نکلا ہوا، پنڈلیاں پتلی۔

---

[1] یہ حلیہ معصومین سے مروی احادیث اور ان لوگوں کے اقوال سے مرتب کیا گیا ہے، جنہوں نے آپ کو بچپن اور جوانی میں دیکھا ہے۔

تعداد احادیث درباره مہدیؑ

آقائی صافی گلپایگانی نے اپنی کتاب منتخب الاثر میں شیعہ و سنی روایات کے اعداد و شمار جمع کیے ہیں، جن کا ایک اقتباس درج ذیل ہے۔

(۱) وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام بارہ ہیں اور ان کے پہلے علیؑ اور آخری مہدیؑ ہیں، وہ اکانوے (۹۱) ہیں

(۲) وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدیؑ خاندان رسولؐ سے ہیں۔ تین سو نواسی (۳۸۹) ہیں۔

(۳) وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدیؑ نسل فاطمہ سے ہیں ایک سو بانوے (۱۹۲) ہیں

(۴) وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدیؑ نسل علی سے ہیں دو سو چودہ (۲۱۴) ہیں

(۵) وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدیؑ، امام حسینؑ کی نویں پشت میں ہیں ایک سو اڑتالیس (۱۴۸) ہیں۔

(۶) وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدیؑ، امام زین العابدینؑ کی نسل سے ہیں، ایک سو پچاسی (۱۸۵) ہیں۔

(۷) وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدیؑ امام حسنؑ عسکری علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں، ایک سو چھیالیس (۱۴۶) ہیں۔

(۸) وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ مہدی بارہویں اور آخری امام ہیں۔ ایک سو چھتیس (۱۳۶) ہیں۔

(۹) وہ روایات جو مہدیؑ کی ولادت کے متعلق ہیں دو سو چودہ (۲۱۴) ہیں۔

(۱۰) وہ روایات جن میں ان کی طولانی عُمر کا تذکرہ ہے تین سو اٹھارہ (۳۱۸) ہیں،

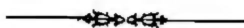
(۱۱) وہ روایات جن میں ذکر ہے کہ مہدی کی غیبت طویل ہوگی اکانوے (۹۱) ہیں۔

(۱۲) وہ روایات جن میں ظہور مہدی کی بشارت ہے، چھ سو ستاون (۶۵۷) ہیں

(۱۳) وہ روایات جن میں ذکر ہے کہ مہدیؑ دُنیا کو عدل و داد سے پُر کر دیں گے ایک سو تئیس (۱۲۳) ہیں۔

(۱۴) وہ روایات جن میں ذکر ہے کہ دینِ اسلام مہدیؑ کے ذریعہ دُنیا پر حاوی ہوگا، سینتالیس (۴۷) ہیں۔

مہدیؑ سے متعلق اسلامی ذخیرہ احادیث میں کل روایات کی تعداد دو ہزار آٹھ سو ستر (۲۸۷۰) ہے



اعترافِ ولادتِ مہدی

علامہ مرزا حسین نوری طبرسیؒ نے اپنی کتاب کشف الاستار میں اہلسنّت کے ان چالیس علماء و محدثین کا ذکر کیا ہے جو مہدی علیہ السّلام کی ولادت کے قائل ہیں، ان کے علاوہ علامہ معاصر شیخ محمد رضا طبسی نے اپنی کتاب الشّیعۃ والرجعۃ کی پہلی جلد میں اس فہرس میں بائیس افراد کا اضافہ کیا ہے، اور فاضل معاصر علی محمد دخیل نے اپنی کتاب ''الامام المہدیؑ'' میں پانچ افراد کا مزید اضافہ کیا ہے جن کی مکمل فہرست حسب ذیل ہے۔

(۱) ابُو سالم کمال الدّین محمد بن طلحہ بن محمد حسن قرشی نصبی متولد ۵۸۲ھ نے اپنی کتاب مطالب السؤل میں لکھا ہے: الباب الثّانی عشر فی ابی القاسم محمّد ابن الحسن الخالص بن علی المتوکّل بن مُحمّد القانع بن علی الرّضا بن مُوسیٰ الکاظم بن جعفر الصّادق بن محمد الباقر بن علی زین العابدین بن الحسین الزّکی بن علی المُرتضیٰ بن ابی طالب المہدی الحُجّۃ الخلف الصّالح المنتظر علیہم السّلام و رحمتہ و برکات ــ فاما مولد فبسرمن رائیٰ فی

۲۳ - ۲۵۸ھ۔

(۲) ابُوعبداللہ محمد ابنِ یوسف بن محمد گنجی شافعی نے کفایۃ الطالب اور البیان فی اخبار صاحب الزّمانؑ میں ذکر کیا ہے۔

(۳) شیخ نورالدّین علی ابنِ محمد بن صباغ مالکی نے اپنی کتاب الفصوّل المہمّہ میں ایک پورا باب لکھا ہے، جس میں تاریخ ولادت، امامت اور غیبت وغیرہ پر گفتگو کی ہے۔

(۴) شمس الدین ابوالمظفر یوسف بن قزعلی بن عبداللہ بغدادی حنفی (سبط ابُوالفرج عبدالرحمٰن بن جوزی) نے اپنی کتاب تذکرہ خواص الامّہ میں ذکر کیا ہے

(۵) شیخ محی الدّین ابُوعبداللہ محمد بن علی بن محمد بن عربی الحاتم الطائی اندلسی نے فتوحاتِ مکیہ کے باب ۳۶۶ میں ذکر کیا ہے اور مہدیؑ کا شجرۂ نسب بیان کیا ہے۔

(۶) عبدالوہاب ابنِ احمد علی شعرانی نے اپنی کتاب الیواقیت والجواہر فی عقائد الاکابر میں ذکر کیا ہے اور ان کی ولادت ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ کی نصف شب بیان کی ہے۔

(۷) شیخ حسن عراقی، عبدالوہاب شعرانی نے اپنی کتاب لواقح الانوار فی طبقات الاخیار جلد دوم (مطبوعہ مصر ۱۳۰۵ھ) میں شیخ حسن عراقی کا ذکر کیا ہے اور امام مہدیؑ سے ان کی ملاقات کو تفصیلاً بیان کیا ہے۔

(۸) علی الخواص براسی، شعرانی کے استاد ہیں، لواقح الانوار میں امام مہدیؑ سے ان کی ملاقات کا ذکر موجود ہے۔

(۹) نورالدّین عبدالرحمان بن احمد بن قوام الدّین دمشقی جامی حنفی نے اپنی کتاب شواہد النبوۃ میں حکیمہ خاتون سے روایت نقل کی ہے۔

(۱۰) حافظ محمد بن محمد بن محمود بخاری (خواجہ پارسا) نقشبندی نے اپنی کتاب فصل الخطاب میں مہدیؑ کی ولادت کا ذکر کیا ہے۔

(۱۱) حافظ ابوالفتح محمد ابن ابی الفوارس نے اپنی کتاب اربعین میں ایک روایت نقل کی ہے، جس میں مہدیؑ کو حسن عسکری کا فرزند بتایا گیا ہے۔

(۱۲) عبدالحق دہلوی بخاری نے اپنے ایک رسالہ میں مہدی کا ذکر کیا ہے اور قصّہ ولادت کو بھی بیان کیا ہے۔

(۱۳) جمال الدّین عطاء اللہ ابن غیاث الدّین فضل اللہ بن عبدالرحمان نے روضۃ الاحباب میں مہدی کی ولادت وغیبت وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔

(۱۴) حافظ ابومحمد احمد بن ابراہیم بن ہاشم طوسی بلاذری نے خود مہدیؑ سے ایک روایت نقل کی ہے۔ شاہ ولی اللہ دہلوی نے اس حدیث کو مشافہ بن عقیلہ سے نقل کیا ہے۔

(۱۵) ابومحمد عبداللہ بن احمد بن محمد خشاب نے ایک مختصر کتاب آئمہ کی ولادت و وفات پر لکھی ہے۔ اس میں مہدی کی ولادت، نام اور کنیت وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔

(۱۶) ملک العلماء شہاب الدّین ابن شمس الدّین بن عمر دولت آبادی صاحب بحرِ مواج نے اپنی کتاب ہدایۃ السعداء میں ذکر کیا ہے۔

(۱۷) علی متقی بن حسام الدّین بن قاضی عبدالملک بن قاضی خان قرشی نے اپنی

کتاب المرقات شرح مشکوٰۃ میں اہلِ تشیع کا قول نقل کیا ہے اور پھر اس کی تائید کی ہے۔

(۱۸) فضل ابنِ روزبہان نے علامہ حلی کی کتاب نہج الحق کا جواب لکھتے ہوئے اپنی کتاب ابطال الباطل میں چہاردہ معصومینؑ پر سلام بھیجا ہے جس میں مہدیؑ کے متعلق یہ اشعار ہیں۔

سلام علی القائم المنتظر — امام یجھز جیش الصفاء

سیطلع کالشمس فی غاسق — ینجیه من سیفه المنتقی

تری یملاء الارض من عدله — کما ملئت جوراهل الھوی

سلام علیه و آبائه — و انصاره ما تدوم السماء

(۱۹) الناصر لدین اللہ احمد بن المستضئ بنور اللہ (عباسی خلیفہ) نے اس سرداب مقدس کی تعمیر کروائی جو آپ کا محل ولادت بھی ہے اور مقام غیبت بھی

(۲۰) شیخ سلیمان بن خواجہ کلاں الحسین قندوزی بلخی نے اپنی کتاب ینابیع المودۃ میں مہدیؑ پر کئی باب تحریر کیے ہیں اور اس بات کو ثابت کیا ہے کہ وہ امام حسن عسکریؑ کے فرزند ہیں۔

(۲۱) شیخ الاسلام شیخ احمد جامی، عبدالرحمان جامی نے اپنی کتاب نفحات میں ان کے سرداب مقدس میں جانے اور مہدیؑ سے ملاقات کرنے کا واقعہ تحریر کیا ہے۔ انہوں نے اپنے اشعار میں بارہ اماموں کے نام نظم کیے ہیں۔

(۲۲) صلاح الدین صفدی نے شرح دائرہ میں تحریر کیا ہے کہ مہدیؑ موعود بارہویں

امام ہیں۔ جن کے اوّل علیؑ اور آخر مہدیؑ ہیں۔

(۲۳) مصر کے مشائخ میں سے ایک شیخ، جنہوں نے امام مہدی کی بیعت کی تھی شیخ عبداللطیف حلبی نے اپنے والد شیخ ابراہیم قادری حلبی سے اس کی روایت کی ہے۔ (بحوالہ ینابیع المودۃ)

(۲۴) شیخ عبدالرحمان بسطامی (بحوالہ ینابیع المودۃ)

(۲۵) علی اکبر بن اسد اللہ مودودی نے اپنی کتاب مکاشفات میں ذکر کیا ہے۔

(۲۶) عبدالرحمان صاحب کتاب مرآۃ الاسرار نے ذکر کیا ہے۔

(۲۷) وہ قطب جس کے لیے عبدالرحمان صوفی نے کتاب مرآۃ الاسرار تحریر کی ہے، اس میں لکھا ہے کہ اس قطب کا امام مہدیؑ سے ربط تھا۔

(۲۸) قاضی جواد ساباطی، نصرانی سے مسلمان ہوئے اور اسلام کی حقانیت پر البراہین الساباطیہ نامی کتاب لکھی اس میں امام مہدی کا ذکر کیا ہے۔

(۲۹) سعد الدین محمد بن موید بن ابی الحسین بن محمد بن حمویہ معروف بہ سعد الدین حموی انہوں نے امام مہدی کے حالات پر ایک مفصّل کتاب تحریر کی ہے۔

(۳۰) عامر بن عامر بصری نے اپنے قصیدہ تائیہ میں امام مہدی کی غیبت کا ذکر کیا ہے۔

(۳۱) صدر الدّین قونوی نے امام مہدیؑ کی شان میں اشعار کہے ہیں۔

(۳۲) مولانا جلال الدّین رُومی صاحب مثنوی نے ائمہ اثنا عشر کی شان میں ایک قصیدہ لکھا ہے جس میں امام حسن عسکریؑ کے بعد امام مہدی کا ذکر کیا ہے

(۳۳) شیخ محمد عطّار (فارسی کے مشہور شاعر) انہوں نے اپنی کتاب مظہر الصفات

میں ائمہ اثنا عشر کی مدح کی ہے اور امام مھدیؑ کی غیبت کا ذکر کیا ہے۔

(۳۴) شمس تبریز (بحوالہ ینابیع المودۃ)

(۳۵) نعمت اللہ ولی (بحوالہ ینابیع المودۃ)

(۳۶) سید نسیمی (بحوالہ ینابیع المودۃ)

(۳۷) سید علی ابنِ شہاب الدّین ہمدانی۔

(۳۸) شیخ محمد صبان مصری نے اپنی کتاب اسعاف الرّاغبین میں ذکر کیا ہے

(۳۹) عبداللہ بن محمد مطیری نے اپنی کتاب الرّیاض الزاہرہ میں ذکر کیا ہے۔

(۴۰) محمد سراج الدین رفاعی نے اپنی کتاب صحاح الاخبار میں ذکر کیا ہے۔

(۴۱) ابن اثیر نے نہایۃ جلد اوّل صفحہ ۱۰۴ مطبوعہ مصر میں ذکر کیا ہے۔

(۴۲) ملّا حسین کاشفی نے روضۃ الشہدا مطبوعہ ہندوستان صفحہ ۳۶۶ پر ذکر کیا ہے

(۴۳) ابن خلکان نے اپنی تاریخ میں جلد دوم صفحہ ۴۵۱ پر ذکر کیا ہے۔

(۴۴) حافظ بیہقی شافعی نے شعب الایمان میں ذکر کیا ہے۔

(۴۵) سید احمد زینی دحلان نے فتوحاتِ اسلامیہ جلد دوم صفحہ ۲۲۲ پر ذکر کیا ہے،

(۴۶) ابنِ حجر نے صواعقِ محرقہ صفحہ ۱۳۲ پر ذکر کیا ہے۔

(۴۷) ابن اثیر نے اپنی تاریخ کی جلد ہفتم صفحہ ۹ پر ذکر کیا ہے۔

(۴۸) ابوالفدا نے اپنی تاریخ کی جلد دوم صفحہ ۵۲ پر ذکر کیا ہے۔

(۴۹) علامہ عثمانی احمدی نے جلد سوئم صفحہ ۲۹۱ پر ذکر کیا ہے۔

(۵۰) شہاب الدّین ابُوعبداللہ یاقوت حموی نے اپنی معجم جلد ششم صفحہ ۱۷۵ پر

ذکر کیا ہے۔

(۵۱) شبراوی نے اپنی کتاب التحاف فی حب الاشراف صفحہ ۱۷۹ پر ذکر کیا ہے

(۵۲) حمراوی نے اپنی کتاب مشارق الانوار میں الیواقیت والجواہر سے نقل کیا ہے۔

(۵۳) ذہبی نے اپنی کتاب دول الاسلام جلد اوّل صفحہ ۱۱۵ پر ذکر کیا ہے۔

(۵۴) یافعی نے اپنی تاریخ کی جلد دوم صفحہ ۷۰ پر ذکر کیا ہے۔

(۵۵) شیخ عبدالوہاب نے اپنی کتاب کشف الغمہ جلد اوّل صفحہ ۶ پر ذکر کیا ہے۔

(۵۶) صاحب طبقات نے اپنی کتاب کی جلد دوم صفحہ ۱۲۲ پر ذکر کیا ہے۔

(۵۷) شمس الدین قاضی حسین بن محمد بن حسن کردی مالکی نے تاریخ الخمیس صفحہ ۲۲۱ اور ۲۸۰ پر ذکر کیا ہے۔

(۵۸) ملا علی متقی نے اپنی کتاب البرہان میں ذکر کیا ہے۔

(۵۹) ملا علی قاری مؤلف المرقاۃ فی شرح المشکوٰۃ نے ذکر کیا ہے۔

(۶۰) شبلنجی نے نورالابصار میں تذکرہ کیا ہے

(۶۱) شیخ الاسلام ابراہیم بن سعدالدین

(۶۲) ابوالسرور احمد بن ضیا حنفی نے اپنے فتوے میں ذکر کیا ہے۔

(۶۳) عمادالدین حنفی۔

(۶۴) محمد ابن محمد مالکی نے اپنے فتوے میں ذکر کیا ہے۔

(۶۵) یحییٰ بن محمد حنبلی نے اپنے فتوے میں ذکر کیا ہے۔

(۶۶) نصر بن علی جہضمی امام بخاری اور امام مسلم کے شیخ ہیں۔ انہوں نے تاریخ موالید آئمہ میں ولادت امام مہدیؑ پر حکیمہ خاتون کی روایت اور امام مہدیؑ کے دیگر

حالات تحریر کیے ہیں۔

ان حضرات کے علاوہ کچھ لوگ اہلِ سُنّت میں ایسے بھی ہیں، جو امام مہدیؑ کی ولادت اور ان کے فضائل وکمالات کے قائل ہیں، لیکن ان کا خیال ہے کہ امام مہدیؑ کا انتقال ہو چکا ہے، انہیں میں علاء الدولہ سمنانی ہیں۔ تاریخ الخمیس میں ان کا قول موجود ہے، علامہ نوری نے نجم الثاقب میں اس پر تفصیلی تبصرہ کیا ہے۔



اظہارِ ولادت امام مہدیؑ

اگرچہ امام حسن عسکری علیہ السّلام نے اپنے عہد کے سیاسی اور سماجی حالات کو مدّ نظر رکھتے ہُوئے امام مہدی کی ولادت کو عوام النّاس سے مخفی رکھا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ اپنے خاص اصحاب کو اس کی اطلاع بھی دی تھی تاکہ آپ کی ولادت اور وجُود کی دستاویز تحریری صُورت میں ذخیرۂ احادیث میں محفوظ ہو جائے۔ وہ اطلاعات حسبِ ذیل ہیں۔

(۱) علی ابن بلال کو امام حسن عسکریؑ نے اپنی وفات سے دو سال قبل خط لکھ کر مہدیؑ کی ولادت کی اطلاع دی تھی۔ پھر اپنی وفات سے تین دن قبل بھی اطلاع دی تھی۔

(۲) ابُو ہاشم جعفری نے امام حسن عسکریؑ سے سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں! میرا ایک لڑکا ہے۔

(۳) ابو طاہر بلالی کو مطلع کیا۔

(۴) عثمان ابن سعید (نائب اوّل) کو ولادتِ مہدی کے موقع پر طلب فرمایا۔ اور روٹی اور گوشت خرید کر بنی ہاشم میں تقسیم کرنے کا حکم دیا اور عقیقہ کے لیے چند بکریوں کو ذبح کرنے کا بھی حکم دیا۔

(۵) ابُو غانم کی روایت کے مطابق ولادت کے تیسرے دن اپنے اصحاب کو مولود کی زیارت کروائی اور بتایا کہ یہ بچّہ میرے بعد تمارا امام ہوگا۔

(۶) محمد ابن ابراہیم کوفی کے پاس ایک بکری ذبح کروا کے بھیجی اور کہلوایا کہ یہ

میرے لڑکے محمدؑ کا عقیقہ ہے۔

⑦ حمزہ ابن ابو الفتح کے پاس امام حسن عسکری علیہ السّلام کے خواص میں سے ایک شخص آیا اور اس نے اطلاع دی کہ امام کے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے جس کا نام محمد اور کنیت ابو جعفر ہے۔

⑧ احمد ابن اسحاق قمی کو امام حسن عسکری علیہ السّلام نے خط تحریر فرمایا کہ "بچّہ کی ولادت ہوئی تم اس خبر کو لوگوں سے پوشیدہ رکھو۔ اس لیے کہ ہم نے بھی سوائے قریبی رشتہ داروں اور دوستوں کے کسی کو نہیں بتایا، ہم نے تمہیں بتایا تاکہ تمہیں خوشی ہو، جیسا کہ اللہ نے ہمیں خوش کیا ہے۔ والسّلام۔"

⑨ امام علی نقی علیہ السّلام کے خادم نصر کو بھی ولادتِ مہدیؑ کی خبر گھر والوں سے ملی تھی۔

⑩ امام حسن عسکری علیہ السّلام نے اپنی والدہ کو خط کے ذریعہ ولادتِ مہدیؑ کی اطلاع دی۔

⑪ ابو الفضل حسین ابن علوی نے بیان کیا کہ میں سامرا میں امام حسن عسکریؑ کی خدمت میں گیا اور انہیں ولادتِ مہدیؑ کی تہنیت دی۔



مہدیؑ کو دیکھنے والے

ایسے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے، جنہوں نے امام مہدیؑ کی زیارت کی ہے یا ان سے بات چیت کا شرف حاصل کیا ہے۔ یہاں صرف ان لوگوں کی فہرست پیش کرنی مقصود ہے، جنہوں نے امام مہدیؑ کے والد امام حسن عسکریؑ کی زندگی میں یا ان کی وفات کے بعد کے قریبی دور میں امام مہدیؑ سے ملاقات کی یا انکی زیارت سے مشرف ہوئے۔

(۱) —— ابراہیم ابن ادریس
(۲) —— ابراہیم بن محمد بن احمد انصاری
(۳) —— ابراہیم بن محمد تبریزی اور ان کے ساتھ دوسرے انتالیس اشخاص
(۴) —— ابراہیم بن محمد بن فارس نیشاپوری
(۵) —— ابراہیم بن محمد فرح زجی
(۶) —— ابراہیم بن مہریار
(۷) —— ابن اخت ابی بکر عطّار (صوفی)
(۸) —— ابن بادشالہ اصفہانی
(۹) —— ابن اعجمی یمانی
(۱۰) —— ابن خال شہزوری
(۱۱) —— ابن القاسم بن موسیٰ (اہل رے)

(۱۲) — ابوالادیان

(۱۳) — ابُو ثابت (اہلِ مرو)

(۱۴) — ابُو جعفر احول ہمدانی

(۱۵) — ابُو جعفر الرفا (اہلِ رے)

(۱۶) — ابُوالحسن دینوری

(۱۷) — ابوالحسن حسینی

(۱۸) — ابوالحسن ضراب اصفہانی

(۱۹) — ابوالحسن عمری

(۲۰) — ابُوالحسن ابنِ کثیر نوبختی

(۲۱) — ابُو راجح الحمامی

(۲۲) — ابوالرجا المصری

(۲۳) — ابُو عبداللہ ثوری

(۲۴) — ابُو عبداللہ جنیدی بغدادی

(۲۵) — ابُو عبداللہ بن صالح

(۲۶) — ابُو عبداللہ بن فرخ اصفہانی

(۲۷) — ابو عبداللہ کندی بغدادی

(۲۸) — ابُو علی بن مظہر

(۲۹) — ابُو علی نیلی

(۳۰) — ابُو غانم خادم

(۳۱) ــــ ابوالقاسم جلیسی بغدادی

(۳۲) ــــ ابوالقاسم بن دبیس بغدادی

(۳۳) ــــ ابُوالقاسم ردحی

(۳۴) ــــ ابُومحمد ثمالی

(۳۵) ــــ ابُومحمد دعلجی

(۳۶) ــــ ابُومحمد سروی

(۳۷) ــــ ابومحمد دجنای نصیبی

(۳۸) ــــ ابُومحمد بن ہارُون (اہلِ رے)

(۳۹) ــــ ابُوہارُون

(۴۰) ــــ ابُوالہشیم انباری

(۴۱) ــــ ابُوعلی احمد بن ابراہیم بن ادریس

(۴۲) ــــ احمد بن ابراہیم بن مخلد

(۴۳) ــــ احمد بن ابی رُوح

(۴۴) ــــ ابُوغالب احمد بن احمد بن محمد بن سلیمان زراری۔

(۴۵) ــــ احمد بن اسحاق بن سعد اشعری

(۴۶) ــــ احمد بن حسن بغدادی

(۴۷) ــــ احمد بن حسن بن ابی صالح خجندی۔

(۴۸) ــــ احمد بن حسن بن احمد کاتب

(۴۹) احمد دینوری

(۸۸) ـــــ ابوالحسن خضر بن محمد

(۸۹) ـــــ راشد اسد آبادی

(۹۰) ـــــ ایک ایرانی غلام

(۹۱) ـــــ قابس کے دو آدمی

(۹۲) ـــــ رشیق

(۹۳) ـــــ زہری

(۹۴) ـــــ زیدان (اہل صیمرہ)

(۹۵) ـــــ سعد ابن عبداللہ قمی

(۹۶) ـــــ سنان موصلی

(۹۷) ـــــ شمشاطی (اہل یمن)

(۹۸) ـــــ اہل مرو میں سے ایک شخص (صاحب الالف دینار)

(۹۹) ـــــ اہل رے میں سے ایک شخص (صاحب الحصاۃ)

(۱۰۰) ـــــ اہل بغداد میں سے ایک شخص (صاحب الصرۃ المختومہ)

(۱۰۱) ـــــ اہل بغداد میں سے ایک شخص (صاحب الفرار)

(۱۰۲) ـــــ اہل مصر میں سے ایک شخص (صاحب مال)

(۱۰۳) ـــــ اہل مرو میں سے ایک شخص (صاحب الرقعۃ البیضاء)

(۱۰۴) ـــــ اہل مصر میں سے ایک شخص (صاحب مولودین)

(۱۰۵) ـــــ غلام ابونصر ظریف

(۱۰۶) ـــــ احمد بن حسن مادرانی کا غلام

(۱۰۷) ــــــ عبداللہ سفیانی

(۱۰۸) ــــــ عبداللہ سوری

(۱۰۹) ــــــ ابُو عُمر عثمان بن سعید (نائب اوّل)

(۱۱۰) ــــــ عقید (غلام)

(۱۱۱) ــــــ علان کلینی

(۱۱۲) ــــــ علی ابن ابراہیم بن مہزیار

(۱۱۳) ــــــ علی بن احمد قزوینی

(۱۱۴) ــــــ ابوالحسن علی بن حسن یمانی

(۱۱۵) ــــــ علی بن الحسین بن مُوسیٰ بن بابویہ قمی

(۱۱۶) ــــــ علی ابن محمد (اہل رے)

(۱۱۷) ــــــ علی ابن محمد بن اسحاق قمی

(۱۱۸) ــــــ ابُوالحسن علی بن محمد سمری (نائب چہارم)

(۱۱۹) ــــــ ابُو طاہر علی بن یحییٰ رازی

(۱۲۰) ــــــ عمرو اہوازی

(۱۲۱) ــــــ ابُوسعید غانم بن سعید ہندی

(۱۲۲) ــــــ فضل بن یزید (اہلِ یمن)

(۱۲۳) ــــــ قاسم بن علاء (اہلِ آذربائجان)

(۱۲۴) ــــــ قاسم بن مُوسیٰ (اہل رے)

(۱۲۵) ــــــ کامل بن ابراہیم مدنی

(۱۲۶) ـــــ ماریہ (کنیز)

(۱۲۷) ـــــ محمد بن ابراہیم بن مہریار

(۱۲۸) ـــــ مجرُوح فارسی

(۱۲۹) ـــــ محمد ابن ابی عبداللہ کوفی

(۱۳۰) ـــــ محمد بن احمد

(۱۳۱) ـــــ ابُو جعفر محمد ابن احمد

(۱۳۲) ـــــ ابو نعیم محمد بن احمد انصاری اور کچھ لوگ

(۱۳۳) ـــــ محمد بن احمد بن جعفر قطان

(۱۳۴) ـــــ ابُو علی محمد ابن احمد محمودی

(۱۳۵) ـــــ محمد ابن اسحاق قمی

(۱۳۶) ـــــ محمد بن اسماعیل بن مُوسیٰ بن جعفر

(۱۳۷) ـــــ محمد بن ایّوب بن نوُح

(۱۳۸) ـــــ ابُوالحسین محمد بن جعفر حمیری

(۱۳۹) ـــــ محمد بن حسن بغدادی

(۱۴۰) ـــــ محمد بن حسن صیرفی

(۱۴۱) ـــــ محمد بن حسن بن عبداللہ تمیمی

(۱۴۲) ـــــ محمد بن حصین مروی

(۱۴۳) ـــــ محمد بن شاذان کابلی

(۱۴۴) ـــــ محمد ابن شاذان نعیمی (اہل نیشاپور)

(۳۱) ـــــ ابوالقاسم جلیسی بغدادی

(۳۲) ـــــ ابوالقاسم بن دبیس بغدادی

(۳۳) ـــــ ابُوالقاسم روحی

(۳۴) ـــــ ابُومحمد ثمالی

(۳۵) ـــــ ابُومحمد دعلجی

(۳۶) ـــــ ابُومحمد سروی

(۳۷) ـــــ ابُومحمد دجنای نصیبی

(۳۸) ـــــ ابُومحمد بن ہارُون (اہلِ رے۔)

(۳۹) ـــــ ابُو ہارُون

(۴۰) ـــــ ابُوالہشیم انباری

(۴۱) ـــــ ابُوعلی احمد بن ابراہیم بن ادریس

(۴۲) ـــــ احمد بن ابراہیم بن مخلد

(۴۳) ـــــ احمد بن ابی رُوح

(۴۴) ـــــ ابُوغالب احمد بن احمد بن محمد بن سلیمان زراری۔

(۴۵) ـــــ احمد بن اسحاق بن سعد اشعری

(۴۶) ـــــ احمد بن حسن بغدادی

(۴۷) ـــــ احمد بن حسن بن ابی صالح خجندی۔

(۴۸) ـــــ احمد بن حسن بن احمد کاتب

(۴۹) احمد دینوری

(۵۰) ـــــ احمد بن عبداللہ

(۵۱) ـــــ احمد بن عبداللہ ہاشمی

(۵۲) ـــــ احمد بن سورہ

(۵۳) ـــــ ابوالطیّب احمد بن محمد بن لطتہ

(۵۴) ـــــ احمد بن محمد سراج دینوری

(۵۵) ـــــ چالیس افراد

(۵۶) ـــــ ازدی

(۵۷) ـــــ اسحاق کاتب بن نوبخت

(۵۸) ـــــ ابُوسہل اسماعیل بن علی نوبختی

(۵۹) ـــــ اُمّ کلثُوم بنتِ ابی جعفر بن عثمان عمری

(۶۰) ـــــ بدر (خادم)

(۶۱) ـــــ بلالی بغدادی

(۶۲) ـــــ ابُوعلی خیزران کی کنیز

(۶۳) ـــــ ابوالحسن بن وجناء کے جد

(۶۴) ـــــ جعفر ابن احمد

(۶۵) ـــــ جعفر بن حمدان

(۶۶) ـــــ جعفر کذّاب (توّاب)

(۶۷) ـــــ جعفر بن عُمر

(۶۸) ـــــ جعفری (اہلِ یمن)

(۶۹) ــــــ ابراہیم بن محمد تبریزی کی جماعت (۱۳۹ اشخاص)

(۷۰) ــــــ احمد بن عبداللہ ہاشمی (عباسی) کی جماعت (۳۹ اشخاص)

(۷۱) ــــــ محمد بن ابوالقاسم علوی عقیقی کی جماعت (تقریباً ۱۳۰ اشخاص)

(۷۲) ــــــ عاجز بغدادی

(۷۳) ــــــ حسن بن جعفر قزوینی

(۷۴) ــــــ حسن بن حسین اسباب آبادی

(۷۵) ــــــ حسن بن عبداللہ تمیمی زیدی

(۷۶) ــــــ حسن بن فضل بن یزید

(۷۷) ــــــ حسن بن نصر قمی

(۷۸) ــــــ ابومحمد حسن بن وجناء نصیبی

(۷۹) ــــــ حسب بن وطاۃ صیدلانی

(۸۰) ــــــ حسن بن ہارون دینوری

(۸۱) ــــــ حسین بن یعقوب قمی

(۸۲) ــــــ حسین بن روح نوبختی (نائب سوم)

(۸۳) ــــــ حسین بن حمدان

(۸۴) ــــــ حسین بن علی بن محمد بغدادی

(۸۵) ــــــ حسین بن محمد اشعری

(۸۶) ــــــ حصینی (اہل اہواز)

(۸۷) ــــــ حکیمہ خاتون

(۸۸) ـــــ ابوالحسن خضر بن محمد

(۸۹) ـــــ راشد اسد آبادی

(۹۰) ـــــ ایک ایرانی غلام

(۹۱) ـــــ قالبس کے دو آدمی

(۹۲) ـــــ رشیق

(۹۳) ـــــ زہری

(۹۴) ـــــ زیدان (اہل صیمرہ)

(۹۵) ـــــ سعد ابن عبداللہ قمی

(۹۶) ـــــ سنان موصلی

(۹۷) ـــــ شمشاطی (اہلِ یمن)

(۹۸) ـــــ اہل مرو میں سے ایک شخص (صاحب الالف دینار)

(۹۹) ـــــ اہل رے میں سے ایک شخص (صاحب الحصاۃ)

(۱۰۰) ـــــ اہلِ بغداد میں سے ایک شخص (صاحب الصرۃ المختومہ)

(۱۰۱) ـــــ اہلِ بغداد میں سے ایک شخص (صاحب الفرار)

(۱۰۲) ـــــ اہلِ مصر میں سے ایک شخص (صاحب مال)

(۱۰۳) ـــــ اہلِ مرو میں سے ایک شخص (صاحب الترفعۃ البیضاء)

(۱۰۴) ـــــ اہلِ مصر میں سے ایک شخص (صاحب مولودین)

(۱۰۵) ـــــ غلام ابونصر ظریف

(۱۰۶) ـــــ احمد بن حسن ماذرانی کا غلام

(۱۰۷) ـــــ عبداللہ سفیانی

(۱۰۸) ـــــ عبداللہ سوری

(۱۰۹) ـــــ ابُو عُمر عثمان بن سعید (نائب اوّل)

(۱۱۰) ـــــ عقید (غلام)

(۱۱۱) ـــــ علان کلینی

(۱۱۲) ـــــ علی ابن ابراہیم بن مہزیار

(۱۱۳) ـــــ علی بن احمد قنزوینی

(۱۱۴) ـــــ ابوالحسن علی بن حسن یمانی

(۱۱۵) ـــــ علی بن الحسین بن مُوسیٰ بن بابویہ قمی

(۱۱۶) ـــــ علی ابن محمد (اہل رے)

(۱۱۷) ـــــ علی ابن محمد بن اسحاق قمی

(۱۱۸) ـــــ ابُوالحسن علی بن محمد سمری (نائب چہارم)

(۱۱۹) ـــــ ابُو طاہر علی بن یحییٰ رازی

(۱۲۰) ـــــ عمرو اہوازی

(۱۲۱) ـــــ ابُو سعید غانم بن سعید ہندی

(۱۲۲) ـــــ فضل بن یزید (اہلِ یمن)

(۱۲۳) ـــــ قاسم بن علاء (اہلِ آذربائجان)

(۱۲۴) ـــــ قاسم بن مُوسیٰ (اہل رے)

(۱۲۵) ـــــ کامل بن ابراہیم مدنی

(۱۲۶) ـــــ ماریہ (کنیز)

(۱۲۷) ـــــ محمد بن ابراہیم بن مہریار

(۱۲۸) ـــــ مجروح فارسی

(۱۲۹) ـــــ محمد ابن ابی عبداللہ کوفی

(۱۳۰) ـــــ محمد بن احمد

(۱۳۱) ـــــ ابو جعفر محمد ابن احمد

(۱۳۲) ـــــ ابو نعیم محمد بن احمد انصاری اور کچھ لوگ

(۱۳۳) ـــــ محمد بن احمد بن جعفر قطان

(۱۳۴) ـــــ ابو علی محمد ابن احمد محمودی

(۱۳۵) ـــــ محمد ابن اسحاق قمی

(۱۳۶) ـــــ محمد بن اسماعیل بن موسیٰ بن جعفر

(۱۳۷) ـــــ محمد بن ایوب بن نوح

(۱۳۸) ـــــ ابو الحسین محمد بن جعفر حمیری

(۱۳۹) ـــــ محمد بن حسن بغدادی

(۱۴۰) ـــــ محمد بن حسن صیرفی

(۱۴۱) ـــــ محمد بن حسن بن عبداللہ تمیمی

(۱۴۲) ـــــ محمد بن حصین مروی

(۱۴۳) ـــــ محمد بن شاذان کابلی

(۱۴۴) ـــــ محمد ابن شاذان نعیمی (اہل نیشاپور)

(۱۴۵) ــــ محمّد بن جعفر

(۱۴۶) ــــ محمد بن شعیب بن صالح (اہلِ نیشاپور)

(۱۴۷) ــــ محمد بن صالح

(۱۴۸) ــــ محمد بن صالح بن علی بن محمد بن قنبر

(۱۴۹) ــــ محمد بن عباس قصری

(۱۵۰) ــــ محمد بن عبداللہ الحمید

(۱۵۱) ــــ محمد بن عبیداللہ قمیؔ

(۱۵۲) ــــ ابوُجعفر محمد بن عثمان سعید (نائب دوم)

(۱۵۳) ــــ محمد بن علی اسود داوُدی

(۱۵۴) ــــ محمد بن علی شلمغانی

(۱۵۵) ــــ محمد بن کشمرد ہمدانی

(۱۵۶) ــــ محمد بن قمی

(۱۵۷) ــــ ابوالحسین محمد بن محمد بن خلف

(۱۵۸) ــــ محمد بن محمد کلینی (اہل رے)

(۱۵۹) ــــ محمد بن معاویہ ابنِ حکیم

(۱۶۰) ــــ محمد بن ہارُون بن عمران ہمدانی

(۱۶۱) ــــ محمد بن یزداد

(۱۶۲) ــــ مرداس قزوینی

(۱۶۳) ــــ مرداس بن علی۔

(۱۶۴) ـــــ مسرور طباع

(۱۶۵) ـــــ ابو غالب زراری کا مصاحب

(۱۶۶) ـــــ معاویہ بن حکیم

(۱۶۷) ـــــ نسیم خادمہ امام حسن عسکری

(۱۶۸) ـــــ نیلی (اہلِ بغداد)

(۱۶۹) ـــــ نصر بن صباح

(۱۷۰) ـــــ قم اور مضافات قم کا ایک وفد

(۱۷۱) ـــــ ہارون قزاز بغدادی

(۱۷۲) ـــــ ہارون بن موسیٰ بن فرات

(۱۷۳) ـــــ یعقوب ابن منقوش

(۱۷۴) ـــــ یعقوب ابن یوسف ضراب غسانی

(۱۷۵) ـــــ یوسف ابن احمد جعفری

(۱۷۶) ـــــ یمان بن فتح بن دینار[۱]

مرتب نے دیکھنے والوں کے یہ سارے اسمار ارشادِ مفید، غیبتِ طوسیٰ المجالس السنیہ، تبصرۃ الولی منتخب الاثر، بحار الانوار، سفینۃ البحار، کمال الدین، ینابیع المودۃ، الزام الناصب اور الخرائج والجرائح سے جمع کیے ہیں جو تفصیلی واقعات کے ساتھ ان کتابوں میں مذکور ہیں ۔ اگر غیبت کبریٰ کے طویل عہد میں زیارت کرنے والوں کے نام جمع کیے جائیں تو وہ ہزاروں کی تعداد میں ہوں گے ۔ امام مہدی علیہ السلام کے سلسلہ میں یہ بھی ایک خدائی منصوبہ تھا کہ مختلف عہد میں لوگوں سے ملاقاتیں ہوتی رہیں تاکہ آپ کے وجود مبارک کو افسانوی اور تخیلاتی قرار نہ دیا جا سکے ۔

---

[۱] الامام المہدی صفحہ ۱۲۹

علامات کا تعارف

اس رسالہ کے مقصدِ تحریر پر طبع اوّل میں ابتدائیہ کے عنوان سے اپنے معروضات رقم کر چکا ہوں۔ جس کی تکرار بے فائدہ ہے۔ البتہ طبع دوم کے موقع پر کچھ مباحث کا اضافہ کیا جارہا ہے۔ تاکہ مہدی علیہ السّلام کے ماننے والوں میں شوق آمادگی پیدا ہو جاتے اور عقیدۂ مہدی پر اعتراض کرنے والوں کے لیے ایک لمحۂ فکر ہو۔

ذخیرۂ احادیث میں آخر زمانے کے سلسلہ میں جو روایات جمع کی گئی ہیں اُن میں سے بعض وہ ہیں۔ جن کا تعلق قیامتِ کبریٰ کی علامات سے ہے۔ جبکہ بعض دیگر روایات ظہورِ مہدی کی علامات ہیں۔ ذخیرۂ احادیث (شیعہ و سُنی) میں یہ روایات الگ الگ مرتب نہیں ہیں۔ یہی سبب ہے کہ محققین میں سے اگر ایک محقق کسی روایت کو علامتِ قیامت قرار دیتا ہے تو اسی روایت کو دوسرا محقق علامتِ ظہورِ مہدی قرار دیتا ہے۔ ایسی مثالیں اگرچہ بہت زیادہ نہیں ہیں۔ لیکن نا قابلِ اعتنا بھی نہیں البتہ مدرسہ آلِ محمد کے علمار نے اس موضوع پر کام کیا ہے۔ اس رسالہ میں حتی الامکان یہ کوشش کی گئی ہے کہ صرف ان روایات کو نقل کیا جائے۔ جن کا تعلق علاماتِ ظہورِ مہدی سے ہے۔

علاماتِ ظہور سے متعلق روایات کا ذخیرہ بھی اتنی بڑی کمیّت میں ہے کہ اگر ان سب کو جمع کیا جائے تو متعدد ضخیم جلدوں پر مشتمل ہوگا۔ اس رسالہ میں کچھ منتخب روایات درج کی گئی ہیں۔ اس لیے کہ مقصد فقط یہ ہے کہ ایک عام قاری

کو ان علامات سے روشناس کرایا جائے تاکہ اس کے ذہن میں ظہور سے قبل کا ایک خاکہ تشکیل پا سکے۔

علاماتِ ظہور مہدی کی دو قسمیں ہیں۔ "خاصّہ اور عامّہ"۔ "خاصّہ" وہ علامات ہیں جن کا تعلّق صرف اور صرف مہدی علیہ السّلام سے ہے۔ جیسے تلوار کا آپ سے گفت گو کرنا۔ یا پرچم کا خود بخود کھل جانا۔ "عامّہ" وہ علامات ہیں جو عوام النّاس کے لیے ہیں۔ ایک اعتبار سے ان کی دو قسمیں ہیں۔ علاماتِ کلیہ یعنی قبل ظہور کے عام سیاسی و معاشرتی اور معاشی حالات دینی اور لادینی افکار و نظریات طرز تعمیر، طرزِ زندگی اور خاندان اور برادریوں کے مسائل جو انسانی معاشروں پر کُلّی اور مجموعی طور پر طاری ہوں گے۔ علامات جزیہّ جو کسی خاص فرد، قوم یا معاشرہ یا مُلک یا طبقہ یا جغرافیائی خطّہ سے متعلّق ہوں

مذکورہ بالا تقسیم کے علاوہ علامات کی چار قسمیں ہیں۔

① عَلَامَاتِ بَعِیدَہْ : ان علامات و واقعات کے بیان سے بظاہر یہ بتلانا مقصود تھا کہ یہ ظہور سے قبل واقع ہوں گے، لیکن کتنے قبل واقع ہونگے یہ بیان کرنا مقصود نہیں تھا۔ لہٰذا اگر کوئی علامت پوری ہو جائے یا کوئی واقعہ رُونما ہو جائے اور مہدی کا ظہور نہ ہوا ہو تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ روایت نادرست ہے۔ بلکہ اس کے بیان کی غرض ہی صرف اتنی تھی کہ بتلا دیا جائے، کہ ظہور مہدی سے قبل یہ واقعہ رُونما ہوگا۔

علاماتِ ظہور کے ذخیرہ میں بکثرت ایسی روایات ملتی ہیں جن میں بنی اُمیّہ کا زوال، بنی عباس کی حکومت اور ان کا زوال، بصرہ اور کوفہ وغیرہ کی تباہی و ویرانی اور

خراسان سے سیاہ پرچموں والے مغلوں کی آمد اور ایسے بہت سے دوسرے واقعات کو فَرَج (آزادی اور کشادگی) سے تعبیر کیا گیا ہے۔ جب کہ حتمی اور یقینی فَرَج مہدی (عجل اللہ فرجہٗ) کا ظہور ہے۔ تاریخ اسلام کے طالب علم جانتے ہیں کہ آلِ محمدؐ کے چاہنے والوں کی تاریخ ترک وطن کی ہجرتوں کی، دور دراز علاقوں میں پوشیدہ ہونے کی اور سروں پر لٹکتی ہوئی تلواروں کی تاریخ ہے۔ ان کی تاریخ، گھٹن پریشانی، بیم و ترس اور خوفِ جان و مال کی تاریخ ہے۔ روایات فَرَج کا مقصد یہ تھا کہ ان چاہنے والوں کو ان کے مستقبل سے آگاہ رکھا جائے تاکہ صدیوں پر محیط ان کٹھن حالات میں وہ ہمت نہ ہار بیٹھیں اور ظہور سے نا اُمید نہ ہو جائیں لہذا انہیں آسائش اور کشادگی کے جو مواقع وقتاً فوقتاً ملنے والے تھے انہیں تبلا دیا گیا۔ فرج کی یہ ساری روایات بھی علاماتِ ظہور کے ذیل میں مندرج ہیں۔ اس لیے کہ اگر ایک طرف یہ علامات وقتی فَرَج اور آسائش کا اعلان تھیں تو دوسری طرف ظہورِ مہدی کے عہد کی طرف پیش رفت کا بھی۔ اس لیے کہ ان کا وقوع پذیر ہو جانا اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ عہدِ ظہور نسبتاً قریب ہوتا جا رہا ہے۔

(۲) **علاماتِ قریبہ**: موضوعِ زیرِ بحث کی اصل اور بنیادی روایات وہی ہیں جو حقیقتاً ظہورِ مہدی کی علامات کے طور پر بیان کی گئی ہیں اور جن کے ظہور کا زمانہ ظہورِ مہدی سے نسبتاً قریب ہے۔ ان میں عام سیاسی و معاشرتی حالات وغیرہ بھی ہیں۔ مختلف شہروں اور ملکوں کی تباہی و بربادی کا بھی تذکرہ ہے اور مختلف علاقوں سے خروج کرنے والوں کا بھی ذکر ہے۔ یہ وہ علامتیں ہیں کہ جب تک رُونما نہ ہوں ظہور نہیں ہوگا۔ ان علامات میں سے ہر علامت کا ظہور اس

بات کی دلیل ہے کہ ظہورِ مہدی کا وقت قریب آرہا ہے، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس علامت کے پورا ہوتے ہی فوراً ظہور ہو جائے۔ البتہ بعض علامتیں ایسی ہیں۔ جن میں یہ تصریح ہے کہ وہ ظہور سے متصل ہیں۔

(۳) علاماتِ حتمیہ :۔ ان کے ساتھ کوئی قید یا شرط نہیں ہے۔ انہیں بہر حال ظہور سے قبل پورا ہونا ہے مثلاً خروجِ دجّال، بحوالہ روایتِ کمال الدین، صیحۂ آسمانی بحوالہ روایتِ مفضل ابنِ عمر، خروجِ سفیانی بحوالہ بحار الانوار وغیرہ۔

(۴) علاماتِ غیرِ حتمیہ : یہ مشروط علامات ہیں۔ اگر ان کی شرط پوری ہوگی تو یہ بھی پوری ہونگی ورنہ نہیں، ان کا تعلق خداوندِ عالم کے قانون محو و اثبات یا باصطلاحِ دیگر قانونِ بداء سے ہے۔ اگر بعض واقعات مذکورہ قانون کے تحت وقوع پذیر نہ ہوں تو یہ روایت کے غلط ہونے کا ثبوت نہیں ہوگا۔

روایاتِ علامات میں بیشتر خبر واحد ہیں۔ ان میں صحیح و ضعیف بھی ہیں اور مسند و مُرسل بھی غرضکہ ہر قسم کی روایات موجود ہیں۔ ان کے راویوں میں مجہول الحال اور غیر مؤثق افراد بھی اور ثقہ بھی۔ ظاہر ہے کہ ایسی روایات مجموعاً مفید یقین نہیں ہیں پھر یہ بھی گمان ہوتا ہے کہ مہدویت کے دعویداروں نے بھی اپنے مفاد کی خاطر ان میں تحریفیں کی ہوں گی۔ لہذا روایات کی اسناد اور دوسرے داخلی اور خارجی قرائن کو پرکھنے کے بعد ہی کسی نتیجہ تک پہنچا جاسکتا ہے۔ اس رسالہ میں میری یہ کوشش رہی ہے کہ جن روایات کو بیشتر علماء و محدّثین نے نقل فرمایا ہے۔ انھیں کی جمع آوری ہو البتہ یہ ساری کی ساری روایات ایک ایسے محقق کا انتظار کر رہی ہیں، جو راویوں کی تحقیق کرے اور وہ قرینے تلاش کرے، جن کی مدد سے کسی بھی روایت کی صحت

یا عدمِ صحت پر حکم لگایا جا سکے۔

حدیث کی صحت کو پرکھنے کے لیے عموماً طریقہ یہ ہوتا ہے کہ سند کے ذریعہ متن کی توثیق کی جاتی ہے۔ یعنی اگر کسی روایت کے راوی ثقہ اور معتبر ہیں تو اُس روایت کے متن پر اعتبار کیا جاتا ہے، لیکن ایک محقق کا یہ قول اپنے اندر بڑی ہی معنویت رکھتا ہے کہ بعض متن اپنی ذات میں اتنے بلند اور بے عیب ہوتے ہیں کہ اپنے سلسلۂ سند کی توثیق کر دیتے ہیں۔ یہاں اس کے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ قاری میری اس بات سے اتفاق کرے گا کہ روایات زیرِ مطالعہ ہیں جو باتیں بیان کی گئی ہیں ان میں سے بیشتر لفظ بلفظ اور حرف بحرف وقوع پذیر ہو رہی ہیں۔ یعنی ایسی روایات کی تعداد کم ہو گی، جنہیں تنقید کی کسوٹی پر پرکھنا ہوگا، لیکن اگر ان روایات کو عمل تنقید و تحقیق سے گزار دیا گیا تو اب سے ظہورِ مہدی تک کا جامع اور بے عیب خاکہ ہماری نظروں کے سامنے آ سکتا ہے۔ اسی طرح واقعات کی تقدیم و تاخیر کا مسئلہ بھی حل ہو سکتا ہے کہ اگر کسی موضوع کی ساری روایات جمع کر لی جائیں۔ یا روایات سے وہ جملے نکال لیے جائیں جو موضوع سے متعلق ہیں تو اس کا اندازہ لگانا چنداں دشوار نہیں کہ وہ موضوع کب وقوع پذیر ہوگا۔ اس سے زیادہ وضاحت نہ قرینِ مصلحت ہے نہ تقاضائے وقت۔ (واللہ اعلم بالصواب)

مَیں نے آج سے تقریباً انتیس سال قبل ایک کتاب "قیامت صغریٰ"۔ پر تعارفی سطر میں لکھتے ہوئے علامات ظہور پر اپنے چند معروضات پیش کیے تھے۔ انہیں مناسب اور برمحل جانتے ہوئے نقل کر رہا ہوں۔ وہ درج ذیل ہیں۔

علامات کی جمع آوری اتنا مشکل مسئلہ نہیں، بلکہ وہ چیز جو واقعۃً مشکل

ہے۔ وہ علامات کی تحقیق ہے۔ اس لیے ایک محقق کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ علامتوں کے سلسلے میں مندرجہ ذیل باتوں کو پیشِ نظر رکھے۔

(۱) خطِ کوفی اپنی مختلف شکلیں تبدیل کرتا ہوا ہم تک پہنچا ہے۔ وہ اپنی ابتدائی صورت میں واضح اعراب اور نقطوں سے مبرا تھا اور حروف میں بھی امتیازی صفات بہت کم پائی جاتی تھیں۔ ہمارے اخبار و احادیث کا قدیم سرمایہ چونکہ خطِ کوفی ہی سے منتقل ہوتا ہوا ہم تک پہنچا ہے۔ اس لیے بعض استفساخ کی دشواریوں اور فروگزاشتوں کا پیدا ہونا ناگزیر تھا۔ تحریق اور تخریق میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے۔ اس لیے مصنفین نے اس لفظ کو اپنی دونوں صورتوں سے محفوظ کیا ہے نتیجہ کے طور پر یہ نہ معلوم ہوسکا۔ کہ کوفہ کی گلیوں میں جھنڈے پھاڑے جائیں گے یا جلائے جائیں گے۔ عوف سلمی کے بارے میں روایت میں ہے۔ ماواہ تکریت اور دوسری میں ہے۔ ماواہ بکویت۔ تکریت اور کویت دونوں ہی عرب کے علاقوں کے مشہور شہر ہیں، جس کی بنا پر یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا کہ کونسا شہر مراد ہے۔ اس لیے روایات میں کتابت اور استفساخ کی غلطیوں کو بر آمد کرنا ضروری ہے۔ اگرچہ ایسی غلطیوں سے نفسِ مضمون پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور حقیقت بہر حال محفوظ رہتی ہے، لیکن ایک محکم تر نتیجے تک پہنچنے کے لیے یہ لازمی ہے۔

(۲) روایات میں اکثر مقامات پر شہروں، جگہوں اور قوموں کے وہ نام آئے ہیں جو اُس زمانے میں مستعمل تھے اور آج متروک ہیں۔ اس لیے بات کو عام فہم بنانے کے لیے قدیم جغرافیہ کی رُو سے جگہوں اور شہروں کا محل وقوع اور صدرِ اسلام کی قوموں کے ناموں کی تطبیق ضروری ہے۔

(۳) روایات کا پس منظر معلوم کرنا ضروری ہے کہ معصوم نے روایت کہاں بیان فرمائی تاکہ اس جگہ سے مشرق و مغرب اور شمال و جنوب کا تعین کیا جا سکے۔ اور جن لوگوں سے خطاب کیا گیا ہے انہیں بھی آسانی سے شناخت کیا جا سکے۔

(۴) معصومین نے آخری زمانے کے سلسلے میں اُس دور کی سیاست، سماج، معاشرت، اقتصاد غرضیکہ سب ہی چیزوں پر تبصرہ فرمایا ہے، ان کی مختلف عنوانات کے تحت جمع آوری ذہن قاری کے لیے معاون ثابت ہوگی۔ اس کے علاوہ علامات کی چار اور بڑی قسمیں ہیں، جن کی وضاحت علامات کے ساتھ ہی کر دینا ضروری ہے۔ حتمیہ اور غیر حتمیہ، عام و خاص، حتمی علامات وہ ہیں جنہیں بہر طور پُورا ہونا ہے اور غیر حتمی علامات اسباب و علل پر موقوف ہیں۔ عام وہ ہیں جو ہر جگہ پائی جائیں گی اور خاص وہ ہیں جو کسی خاص علاقے کے ساتھ مختص ہوں گی ان اقسام کو مدنظر رکھنے سے یہ فائدہ ہوگا کہ جن روایات میں بظاہر تعارض و تناقص نظر آتا ہے ان کا تشفی بخش حل مل جائے گا۔

(۵) علامات کی اکثر و بیشتر روایات میں تاویل کی کوئی گنجائش نہیں ہے — جن الفاظ میں وہ بیان کی گئی ہیں انہیں الفاظ میں پوُری ہونگی یا پوری ہو چکی ہیں۔ اس لیے زبردستی کسی کو مہدی ثابت کرنے کے لیے علامات میں دور از کار تاویلات کی گنجائشیں نہ پیدا کی جائیں۔ ورنہ دوسری صورت میں یہ عظیم علمی خیانت متصور ہوگی۔[1]

---

[1] قیامتِ صغریٰ تالیف مولانا محمد عباس قمر زیدی مطبوعہ ۱۹۶۸ء صفحات س رع

آخر میں اب ہم یہ بھی دیکھتے چلیں کہ ہمارے معاشرے میں ان روایات کا کردار کیا ہے؟ اور یہ انفرادی یا اجتماعی طور پر کون سا مثبت اثر ہم پر مرتب کر رہی ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ:

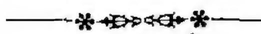
① ان کے پڑھنے سے اعصاب کو سکون اور دل کو تقویت نصیب ہوتی ہے۔

② انسان اپنے آپ کو ظہور مہدی کے لیے آمادہ کر سکتا ہے اور اُن عیبوں سے بچ سکتا ہے جو ان روایتوں میں گنوائے گئے ہیں۔

③ یہ روایات ایمان میں اضافہ کا سبب ہیں اور اسلام، رسولِ اسلامؐ اور ائمہ اثنا عشرؑ کی حقانیت کی دلیل ہیں۔

④ یہ اخبار بالغیب کی مہتم بالشان نشانی ہیں۔

⑤ ان روایات کو غیر مسلموں کے سامنے بڑے فخر سے پیش کیا جا سکتا ہے۔ کہ اگر ان کا سرچشمہ وحی والہام نہیں ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ انسان صدیوں بعد کی باتیں اتنی جامع اور مکمّل تفصیل کے ساتھ بتلائے۔



طویل روایات

روایتِ معراج

عن ابن عباس قال قال
رسول الله صلی الله علیه
وسلم انه لما عرج بی ربی
جل جلاله اتانی النداء یا
محمد! قلت لبیک
رب العظمة لبیک فاوحی
الی یا محمد! فیم
اختصم الملا الاعلیٰ؟
قلت الٰهی لا علم لی
فقال لی یا محمدؐ!
هل اتخذت من الادمیین
وزیرا واخا ووصیا من بعدک؟
فقلت الٰهی ومن اتخذ؟
تخیر انت لی یا الٰهی۔
فاوحی الی: یا محمد! قد
اخترت لک من الادمیین

ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب
خداوند عالم مجھے معراج میں لے گیا
تو میں نے ایک آواز سنی کہ اے محمدؐ!
میں نے کہا اے خدائے عظمت لبیک!
اس وقت مجھ پر وحی ہوئی کہ اے
محمدؐ! فرشتوں نے کس چیز پر نزاع
کی ہے۔ میں نے کہا پروردگار! مجھے
علم نہیں ہے۔ خدا نے کہا اے محمدؐ!
تم میں انسانوں میں کسی کو اپنا وزیر
بھائی اور اپنے بعد وصی منتخب کیا ہے؟
میں نے عرض کیا پروردگار میں کیسے
منتخب کروں؟ تو خود میرے لیے
منتخب فرمادے۔
وحی آئی اے محمدؐ! میں نے سارے
آدمیوں میں علی ابن ابی طالب کو

علی ابن ابی طالب فقلت: الٰهی ابن عمّی؟ فاوحی الی: یا محمد! ان علیا وارثك ووارث العلم من بعدك وصاحب لوائك لواء الحمد یوم القیامة، وصاحب حوضك یسقی من ورد علیه من مؤمنی اُمّتك۔

تمہارے لیے منتخب کیا ہے۔ میں نے عرض کی کہ پروردگار میرے ابن عم کو؟ تو اللہ نے وحی کی کہ اے محمدؐ! علی تمہارا وارث ہے اور تمہارے بعد تمہارے علم کا وارث ہے اور قیامت کے دن تمہارا لواء حمد اس کے ہاتھ میں ہوگا؟ اور وہی ساقی کوثر بھی ہے۔ جو تمہاری اُمت کے آنیوالے مومنین کو سیراب کرے گا۔

ثم اوحی الی انی قد اقسمت علی نفسی قسما حقا لا یشرب من ذٰلك الحوض مبغض لك ولا اهل بیتك وذریّتك الطیبین حقا (حقا) اقول یا محمّد! لا ادخلن الجنّة جمیع امتك الا من ابیٰ۔

پھر خداوند عالم نے وحی کی اے محمدؐ! میں نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے کہ تمہارا دشمن اور تمہارے اہلبیت اور ذریت طیبہ کا دشمن ہرگز ہرگز آب کوثر پی نہ سکے گا۔ اے محمدؐ! تمہاری امت کو جنّت میں داخل کروں گا۔ مگر وہ داخل نہ ہوگا جو خود انکار کرے۔

فقلت: الٰهی واحد یابی دخول الجنّة؟

میں نے عرض کی پروردگار! کیا کوئی ایسا بھی ہے جو جنت میں داخل

فاوحیٰ الیٰ بلی یابن
قلت، وکیف ابی فاوحیٰ
الیٰ یامُحمد اخترتك
من خلقی واخترت لك
وصیا من بعدك
وجعلته منك بمنزلة
هارُون من مُوسیٰ
الا انّه لا نبیّ
بعدك، والقیت
محبّته فی قلبك
وجعلته ابالولدك
فحقه بعدك علیٰ
اُمتك کحقّك علیهم
فی حیاتك فمن
جحد حقه جحد
حقّك ومن ابی
انْ یوالیه فقد
ابی ان یدخل
الجنّة۔

نہ ہونا چاہیے۔ فرمایا کہ ہاں! میں نے
عرض کی کہ وہ کیسے انکار کرے گا؟ تو اللہ
نے مجھ پر وحی کی کہ اے محمدؐ! میں نے
تمہیں اپنی خلق سے منتخب کیا ہے اور
تمہارے لیے تمہارے بعد وصی بھی منتخب
کیا ہے اور اس کی اور تمہاری نسبت
ہارونؑ اور موسیٰؑ کی نسبت قرار دی ہے
فرق صرف یہ ہے کہ تمہارے بعد کوئی
نبی نہیں ہوگا اور میں نے اس کی محبّت
تمہارے دل میں ڈالی ہے اور اسے
تمہاری اولاد کا باپ قرار دیا ہے۔
تمہارے بعد تمہاری اُمت پر اس کا
وہی حق قرار دیا ہے جو تمہارا اپنی امت پر
اپنی زندگی میں ہے جس نے اس کے حق کا انکار
کیا اس نے تمہارے حق کا انکار کیا اور جس نے اس
کی محبّت کا انکار کیا اس نے تمہاری
محبت کا انکار کیا اور جس نے تمہاری
محبّت سے انکار کیا اس نے جنّت
میں داخل ہونے سے انکار کیا۔

فخررت لله عزّ و جل ساجدا شكرا لما انعم علیّ فاذا مناد ینادی: یا محمّد! ارفع راسك سلنی اعطاك، فقلت: الٰهی اجمع اُمّتی من بعدی علی ولایة علی بن ابی طالب، لیردوا علی جمیعا حوضی یوم القیامة۔

پس میں ان نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدہ میں گر پڑا اس وقت آواز آئی اے محمدؐ اپنے سر کو اٹھاؤ اور مجھ سے جو چاہو مانگو، تاکہ میں عطا کروں۔ میں نے عرض کی کہ اے پروردگار! میرے بعد میری پوری اُمت کو علی ابن ابی طالب کے دوستوں میں قرار دے کہ وہ سب قیامت کے دن حوضِ کوثر پر میرے پاس آسکیں۔

فاوحی الیّ: یا محمد! انی قد قضیت فی عبادی قبل ان اخلقهم، و قضائی ماض فیهم، لا هلك به من اشاء، واهدی به من اشاء، وقد آتیته علمك من بعدك وجعلته وزیرك وخلیفتك من بعدك

وحی آئی اے محمدؐ! میں نے اپنے بندوں کی تخلیق سے قبل فیصلے کیے ہیں اور وہ طے ہو چکے ہیں۔ تاکہ جو گمراہ ہوا سے ہلاک کردوں اور جو راہ راست پر چلے اس کی ہدایت کروں میں نے تمہارے بعد تمہارا علم علی کو دیا ہے، [illegible] نے اسے تمہارا وزیر بنایا ہے اور [illegible] اسے تمہارے بعد تمہارے اہل وعیال اور تمہاری اُمّت پر خلیفہ

على اهلك وامتك عزيمة منّي، لايدخل الجنة من ابغضه، وعاده وانكر ولايته من بعدك ومن ابغضك ابغضني، ومن عاداه فقد عادك، ومن عادك فقد عاداني، ومن احبه فقد احبك ومن احبك فقد احبني۔

قرار دیا ہے۔ یہ میرا حتمی فیصلہ ہے جو اس سے دُشمنی کرے، جو اس سے بغض رکھے اور تمہارے بعد اس کی فوری ولایت کا انکار کرے۔ وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا تو جس نے اس سے بغض رکھا اس نے تجھ سے بغض رکھا اور جس نے تم سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے اس سے دُشمنی کی اس نے تجھ سے دُشمنی کی اور جس نے تم سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دُشمنی کی اور جس نے اس سے محبت کی اس نے تم سے محبّت کی اور جس نے تم سے محبت کی اس نے مُجھ سے محبّت کی۔

وقد جعلت له هذه الفضيلة و اعطيتك ان اخرج من صلبه احد عشر مهديا، كلّهم من

اور میں نے یہ فضیلت اس کے لیے قرار دی ہے اور تمہیں یہ عطا کیا ہے، کہ میں اس کے صلب سے اور بتول کی نسل سے تمہاری ذرّیت سے گیارہ مہدیؑ قرار دوں گا اور ان میں آخری

من البكر البتول، اخر
رجل منهم يصلي خلفه
عيسى ابن مريم
يملأ الارض عدلا كما
ملئت جورا وظلما
انجي به من الهلكة
واهدي به من الضلالة
وابري به الاعمى و
اشفي به المريض۔
قلت: الٰهي فمتى يكون
ذلك؟ فاوحى الى عزّ
وجل: يكون ذلك
اذا (۱) رفع العلم، (۲)
وظهر الجهل، (۳) و
كثر القراء، (۴) وقل
العمل، (۵) وكثر
القتل[۱] (۶) وقل الفقهاء

وہ ہوگا جس کے پیچھے عیسٰی ابن مریم
نماز پڑھیں گے وہ زمین کو عدل وداد
سے بھر دے گا۔ جیسی کہ وہ ظلم وجور سے
بھر چکی ہوگی۔ میں اسی کے ذریعہ
انسانوں کو ہلاکت سے نجات دونگا
گمراہی سے ہدایت کی طرف لاؤں گا
اور اسی کے ذریعہ اندھے کو بینا
بناؤں گا اور اسی کے ذریعہ مریض کو
شفایاب کروں گا۔
میں نے عرض کی کہ پروردگار یہ کب
ہوگا! وحی الٰہی آئی کہ جب (۱)
علم اٹھالیا جائے گا۔ اور (۲) جب
جہالت ظاہر ہوجائے اور جب
(۳) قاریان قرآن کی کثرت ہوجائے
اور جب (۴) عمل کم ہوجائے اور جب
(۵) قتل کی کثرت ہوجائے اور جب
(۶) فقہائے ہدایت کم ہوجائیں اور جب

---

[۱] بعض نسخوں میں قتل کی جگہ فتنہ ہے۔

الهادون‘(۷) وکثر فقهاء الضلالة الخوانه(۸) وکثر الشعراء۔	(۷) گمراہ و خائن فقہار کی کثرت ہو جائے اور جب (۸) شعرار کی کثرت ہو جائے۔
واتخذ امتك قبورهم (۹) مساجد، وحليت (۱۰) المصاحف، وزخرفت المساجد (۱۱) وكثر الجور (۱۲) والفساد‘ وظهر (۱۳) المنكر، وامر امتك به و نهوا عن المعروف (۱۴) واكتفى الرّجال (۱۵) بالرّجال والنّساء (۱۶) بالنّساء‘ وصارت‘ (۱۷) الامراء كفره‘ و اولياؤهم (۱۸) فجره و اعوانهم (۹) ظلمه‘، (۲۰) وذووالرای منهم فسقه (۲۱) وعند (ذلك) ثلاثة	اور جب (۹) تمہاری امت کے لوگ قبرستان کو مسجد بنالیں اور جب (۱۰) قرآن آراستہ کیے جائیں، اور جب (۱۱) مسجدوں میں نقش و نگار بنائے جائیں اور جب (۱۲) ظلم و فساد بہت بڑھ جائے اور جب (۱۳) برائیاں ظاہر ہو جائیں اور آپ کی امت کو اسی کی ترغیب دی جائے (۱۴) اچھائیوں سے روکا جائے (۱۵) مرد اکتفار کریں مردوں پر (۱۶) عورتیں عورتوں پر اور جب (۱۷) حکمران کافر ہو جائیں اور جب (۱۸) ان کے عمّال فاجر ہو جائیں اور جب (۱۹) ان کے مددگار ظالم ہو جائیں اور جب (۲۰) ان میں جو صاحبان رائے ہوں فاسق ہو جائیں (۲۱) تو اس وقت تین علاقوں میں زمینیں

خسوف (۲۲) خسف بالمشرق	دھنس جائیں گی اور جب (۲۲) مشرق
وخسف بالمغرب (۲۳) وخسف	میں اور مغرب میں جزیرۃ العرب
بجزیرۃ العرب (۲۴) وخراب	(۲۳) میں اور شہر بصرہ (۲۴) میں
البصرۃ علی یدی رجل من	تمہاری ذریّت کے ایک دشمن کے
ذریتك یتبعه الذنوج	ہاتھوں تباہ ہوگا، جس کی پیروی
(۲۵) وخروج ولد من ولد	سیاہ فام کریں گے اور (۲۵)
الحسن بن علی (۲۶) وظهور	حسن بن علی کی اولاد سے ایک شخص
الدّجال یخرج بالمشرق	خروج کرے گا اور (۲۶) مشرق میں
من سجستان، (۲۷) و	دجّال علاقہ سجستان[1] سے خروج کریگا
ظهور السّفیانی۔	اور (۲۷) سفیانی کا ظہور ہوگا۔
فقلت: الٰهی وما	میں نے عرض کیا پروردگار!
یکون بعدی من	میرے بعد کیا کیا فتنے ہوں گے؟ خدا
الفتن؟ فاوحی الیّ واخبرنی	نے وحی کی اور بنی اُمیّہ اور میرے عمزادوں
ببلاء بنی امیة وفتنه ولد	(بنی عباس) کے فتنے سے آگاہ کیا اور
عمّی وما هو کائن	جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے وہ
الی یوم القیامة فاوصیت	سب کچھ بتا دیا، تو جب زمین پر آیا
بذالك ابن عمّی	تو میں نے وہ سب بطور وصیت اپنے

---

[1] اس سے مراد سیستان ہے۔

حین ھبطت الی الارض وادیت الرسالۃ فللّٰہ الحمد علی ذلک، کما حمدہ النبیون، وکمال حمدہ کل شی قبلی، وما ھو خالقہ الی یوم القیامۃ۔[1]

ابن عم (علی) کو بتا دیا اور اپنے عمل رسالت کو انجام دیا۔ پس میں اس کی حمد کرتا ہوں۔ جیسا کہ انبیاء نے کی ہے اور جیسا کہ ہر شئے قبل میں حمد کرتی رہی ہے۔ اور مستقبل میں خلق ہونے والی اشیاء قیامت تک حمد کرتی رہیں گی۔

توضیح

(۱) عام معاشرتی حالات بیان فرمانے کے بعد مشرق، مغرب اور جزیرۃ العرب کے خسف کو بیان کیا گیا ہے۔ خسف کے معنی زمین کے دھنس جانے کے ہیں۔ زمین کا یہ دھنسنا اتنی اہم علامت ہے۔ کہ اسے مستقل طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اس بات کی وضاحت نہیں ہے کہ زمین قدرتی اسباب کے ذریعہ دھنسے گی۔ یا جنگوں میں بمباری وغیرہ کے سبب سے۔ قرین قیاس یہی ہے کہ یہ واقعہ بمباری وغیرہ کے سبب ہوگا۔ یہ تینوں خسف پے درپے ہوں گے یا فاصلہ کے ساتھ، اس کی بھی وضاحت نہیں ہے، اگر فاصلے کے ساتھ ہوں تو پھر مشرق کے خسف کے حوالے سے ہیروشیما کی

---

[1] بحار الانوار جلد ۵۲ ص ۲۷۶۔

بمباری پر بھی توجہ کرنی چاہیئے۔

(۲) خسف کی متعدد روایات پائی جاتی ہیں۔ یہ عمل مختلف علاقوں میں ہوگا خصوصیت کے ساتھ بعض علاقوں کے نام روایات میں بیان کیے گئے ہیں۔

الف:۔ شام کا ایک دیہات جابیہ یا خرستا یا ترستا یا خرسا، خرسنا، مرمری روایات میں یہ نام مذکورہ بالا طریقوں سے نقل ہوا ہے لیکن صحیح جابیہ ہے بقول سید محسن امین عاملی کہ دمشق کا محلہ باب الجابیہ دلیل ہے کہ دمشق کے قریب ایک دیہات جابیہ نامی موجود تھا۔

ب:۔ مسجد دمشق کا مغربی حصّہ

ج:۔ بلاد جبل کا بعض علاقہ۔ بلاد جبل قم قزوین ہمدان اور کردستان و کرمان شاہ پر مشتمل ہے۔ اس خسف سے انشاء اللہ شہر قم مستثنیٰ ہے۔

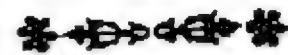
د:۔ بصرہ میں خسف ہوگا، خون ریزی ہوگی گھر منہدم ہوں گے اور لوگ فنا ہوں گے (صادقؑ) اس کے علاوہ منارۂ بصرہ کے خسف کا بھی ذکر روایات میں ہے (اثبات الہداۃ صادقؑ)

ہ:۔ مصر میں بھی خسف ہوگا۔

(۳) خروج سفیانی سے قبل سید حسنی کا خروج ہوگا اور اس خروج کے بین الاقوامی اثرات مرتّب ہوں گے، جن کے سبب کرّۂ ارض پر طویل علاقوں میں لڑی جانے والی جنگوں کا ظہور ہوگا۔ بعض علماء نے اولادِ حسنؑ کی جگہ اولادِ حسینؑ تحریر کیا ہے۔ اگرچہ بیشتر نسخوں میں اولادِ حسن ہی تحریر ہے، لیکن اگر دوسرے نسخے کو تسلیم کیا جائے تو یہ خروج کرنے والے سید حسینی ہوں گے ان کے

بارے میں تفصیلات نہیں ملتیں کہ یہ کون ہیں؟ کہاں سے خروج کریں گے۔ اور ان کی جنگ کن لوگوں سے ہوگی۔ جیسے کہ سید حسنی کے سلسلہ میں تفصیلات ملتے ہیں۔

(۴) یہ مشہور دجّال نہیں ہے، جس کی آمد کا تذکرہ بکثرت روایات میں ہے، اس لیے کہ وہ نزول عیسیٰ کے وقت ظاہر ہوگا، وہ دجال جو مشرق سے خروج کریگا اس کی تفصیلات نہیں معلوم، ہوسکتا ہے یہ کوئی ایسا باطل پرست سرکردہ شخص ہو جو سید حسنی یا حسینی کے مقابل خروج کرے۔



روایت جابرؓ

عن جابر بن عبد الله
الانصاری قال حججت مع
رسول الله صلی الله علیه و اٰله
حجة الوداع فلما قضی النبی صلی
الله علیه و اٰله ما افترض علیه من
الحج اتی مودع الکعبة فلزم
حلقة الباب ونادی برفیع صوته
ایها الناس فاجتمع
اهل المسجد واهل السوق
فقال اسمعوا انی قائل
ما هو بعدی کائن فلیبلغ
شاهدکم غائبکم ثم
بکی رسول الله صلی الله علیه
واٰله حتی بکی لبکائه
الناس اجمعین فلما
سکت من بکائه

جابر ابن عبداللہ انصاری بیان کرتے
کرتے ہیں کہ ہم نے حجۃ الوداع میں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج کیا۔
جب رسولؐ اللہ حج اور اس کے فرائض سے
فارغ ہو گئے تو خانہ کعبہ کو وداع کرنے
کے لیے تشریف لائے اور حلقہ در کو ہاتھ میں
تھام کر با آواز بلند ارشاد فرمایا۔
" اے لوگو!" اس آواز کو سنتے ہی
وہ سارے لوگ جو مسجد الحرام اور بازار میں
تھے جمع ہو گئے۔ اس وقت آپ نے
ارشاد فرمایا، سنو! میں بتانا چاہتا ہوں
جو میرے بعد ہو گا۔ تم میں سے جو حاضر ہیں
وہ غائبین تک اسے پہنچا دیں پھر رسول
اللہؐ نے گریہ فرمانا شروع کیا اور آپ کو
گریہ کرتے ہوئے دیکھ کر سارے حاضرین
بھی رونے لگے۔ جب رسول اللہ کا گریہ

قال اعلموا رحمکم اللہ ان مثلکم فی ھذا الیوم کمثل ورق الشوك فیہ الی اربعین ومائۃ سنۃ ثم یابی من بعد ذالك شوك وورق الی مائتین سنۃ ثم یاتی من بعد ذلك شوك لا ورق فیہ۔

تو فرمایا کہ خدا تم پر رحم کرے، یہ جان رکھو کہ تم آج کے دن سے ایک سو چالیس سال تک اس پتے کی مانند ہو، جس میں کانٹا نہ ہو پھر اس کے بعد دو سو سال تک ایسا زمانہ ہوگا جس میں پتہ بھی ہوگا اور کانٹا بھی ہوگا پھر اس کے بعد فقط کانٹا ہے پتہ نہیں ہے۔

حتی لا یری فیہ الا سلطان جابر او غنی بخیل او عالم مراغب فی المال او فقیر کذاب او شیخ فاجر او صبی وقح او امراہ رعناء ثم بکی رسول اللہ فقام الیہ سلمان الفارسی رحمہ اللہ قال یا رسول اللہ اخبرنا متی یکون ذالك فقال یا سلمان! اذا قلت علمائکم و ذھب قراؤکم و

یہاں تک کہ اس زمانے میں سلطان جابر، بخیل سرمایہ دار، دنیا پرست عالم، جھوٹے فقیر، فاسق و فاجر بوڑھے، بے حیا لڑکے، اور احمق عورتوں کے علاوہ لوگ نظر نہیں آئیں گے۔ پھر رسول اللہ نے گریہ فرمایا۔ سلمان فارسیؓ اُٹھے اور انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ بتلایئے کہ ایسا کب ہوگا؟ ارشاد فرمایا، اے سلمانؓ[1]! یہ اس وقت ہوگا جب تمہارے علماء کم ہو جائیں گے اور تمہارے قاریان

---

[1] حضرت سلمانؓ فارسی کو مخاطب کرکے اشارہ اس دور کے لوگوں کی طرف تھا جن کا ذکر ہے۔

قطعتم زکوٰۃ ما اظہرتم	قرآن ختم ہوجائیں گے اور تم زکوٰۃ کی ادائگی
منکراتکم وعلت اصواتکم	قطع کر دوگے اور اپنے اعمال بد کو ظاہر
فی مساجدکم وجعلتم الدّنیا	کروگے۔ جب تمہاری آوازیں تمہاری مسجدوں
فوق روسکُمْ والعلم	میں بلند ہوں گی اور جب تم دُنیا کو سر پر اٹھاؤ
تحت اقدامکم والکذب	گے اور علم کو زیرِ قدم رکھو گے اور جب جھوٹ
حدیثکم والغیبۃ فاکھتکم	تمہاری گفتگو ہوگی۔ غیبت تمہاری نقلِ
والحرام غنیمتکم ولا یرحم	محفل ہوگی اور حرام مال غنیمت ہوگا اور
کبیرکمْ صغیرکم ولا	جب تمہارا بزرگ تمہارے خوردوں پر شفقت
یوقر صغیرکم کبیرکم	نہیں کرے گا، اور تمہارا خورد تمہارے
فعند ذالک تنزل اللعنۃ	بزرگوں کا احترام نہیں کرے گا اس وقت
علیکم و یجعل باسکم	تم پر اللہ کی لعنت نازل ہوگی اور تمہاری
بینکم وبقی الدّین بینکم	اُمّت تمہارے درمیان قرار دے گا۔
لفظًا بالسنتکم فاذا او	اور دین تمہاری زبانوں پر فقط ایک لفظ
تیتم ھٰذہ الخصال	بن کر رہ جائے گا تو تم میں جب یہ خصلتیں
توقعوا الرّیح الحمر	پیدا ہوجائیں [1] تو سُرخ آندھی مسخ یا
اومسخا وقذفا بالحجارۃ	آسمان سے سنگ باری کی توقع رکھو اور

[1] اس وقت یہ ساری بیان کردہ علامات سماج میں پائی جاتی ہیں سوائے ان تین عذابوں کے جو یہاں بیان ہوا ہے۔

وتصديق ذالك فی كتاب الله عزّ وجلّ۔

میرے اس کلام کی تصدیق کتابِ خدا میں موجود ہے۔

قُل هو القادر علی ان يبعث عليكم عذابا من فوقكم او من تحت ارجلكم او يلبسكم شيعا ويذيق بعضكم باس بعض انظر كيف نصرف الايات لعلهم يفقهون۔

(سورۂ انعام آیت ۶۵)

اے رسولؐ کہہ دو کہ وہی اس بات پر قادر ہے کہ تم پر عذاب تمہارے سر کے اُوپر سے نازل کرے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے اٹھا دے یا ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے مقابل کر دے اور تم سے بعض کو بعض کی جنگ کا مزہ چکھا دے۔ دیکھو ہم کس طرح آیات کو بدل بدل کر بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ سمجھ سکیں۔

فقام اليه جماعة من الصحابة فقالوا يا رسول الله اخبرنا متی يكون ذالك فقال صلی الله عليه عليه واٰله عند تاخير الصلوٰة واتباع الشهوات وشرب القهوات و شتم الاباء والامهات حتی

اس وقت صحابہ کا ایک گروہ اُٹھ کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ہمیں بتایئے کہ ایسا کب ہوگا؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب نمازوں میں تاخیر کی جائے اور شہوت رانی عام ہو جائے اور قہوے کی مختلف اقسام پی جانے لگیں اور باپ اور ماں کو لوگ گالیاں دینے لگیں یہاں

ترون الحرام مغنما و
الزّكوٰة مغرما واطاع
الرّجل زوجته وجفى و
قطع رحمه وذهبت رحمته
الاكابر وقل حياء
الاصاغر وشيدوا البنيان
وظلموا العبيد والاماء
شهدوا بالهواء وحكموا
بالجور ويسب الرّجل
اباه ويحسد الرّجل اخاه
ويعامل الشركاء
بالخيانة وقل الوفاء
وشاع الزّنا وتزين الرّجل
بثياب النّساء وسلب
عنهنّ قناع الحياء ودب
الكبر فى القلوب
كدبيب السّم
فى الابدان وقل
المعروف وظهرت

تک کہ حرام کو مال غنیمت اور زکوٰۃ دینے کو جرمانہ
سمجھنے لگیں، مرد اپنی بیوی کی اطاعت کرنے
لگے اور اپنے ہمسائے پر ظلم کرے اور قطع
رحم کرنے لگے اور بزرگوں کی شفقت
اور رحم ختم ہو جائے اور خوردوں کی حیا
کم ہو جائے اور لوگ عمارتوں کو مضبوط
بنانے لگیں اور اپنے خادموں اور لونڈیوں
پر ظلم کرنے لگیں اور ہوا وہوس کی بنیاد پر
گواہی دیں اور ظلم سے حکومت کریں اور
مرد اپنے باپ کو گالی دینے لگے اور انسان
اپنے بھائی سے حسد کرنے لگے اور حصّہ
دار خیانت سے معاملہ کرنے لگے اور
وفا کم ہو جائے اور زنا عام ہو جائے اور
مرد عورتوں کے کپڑوں سے اپنے آپ
کو آراستہ کرے اور عورتوں سے حیا کا
پردہ اُٹھ جائے اور تکبّر دلوں میں اس
طرح داخل ہو جائے۔ جس طرح زہر جسموں
میں داخل ہو جاتا ہے اور عمل نیک
کم ہو جائے اور جرائم بے انتہا عام

الجرايم وهونت العظائم
وطلبوا المدح بالمال
وانفقوا المال للغناء و
شغلوا بالدنيا عن
الآخرة وقل الورع و
كثر الطمع والهرج
والمراج و اصبح
المومن ذليلا والمنافق
عزيزا مساجدهم معمورة
بالاذان وقلوبهم خالية
من الايمان بما استخفوا
بالقران وبلغ المؤمن
عنهم كل هوان فعند
ذالك ترى وجوههم
وجوه الادميين وقلوبهم
قلوب الشياطين كلامهم احلى

ہو جائیں اور فرائض[1] الٰہی حقیر ہو جائیں اور
سرمایہ دار[2] مال کی بناء پر اپنی تعریف کی
خواہش کریں اور لوگ موسیقی اور گانے
پر مال صرف کریں اور دنیا داری میں سرگرم
ہو کر آخرت کو بھول جائیں اور تقویٰ
کم ہو جائے اور طمع بڑھ جائے اور
انتشار و غارت گری بڑھ جائے اور
ان کی مسجدیں اذان سے آباد ہوں
اور ان کے دل ایمان سے خالی ہوں
اس لیے کہ وہ قرآن کا استخفاف
(توہین) کریں اور صاحب ایمان کو ان
سے ہر قسم کی ذلت و خواری کا سامنا
کرنا پڑے تو اس وقت دیکھو گے کہ
ان کے چہرے آدمیوں کے چہرے
ہیں اور ان کے دل شیطانوں کے دل
ہیں اور ان کی گفتگو شہد سے شیریں ہے

---

[1] بڑے گناہ چھوٹے ہو جائیں یا بڑی اور ہولناک اور عجوبہ چیزیں عام ہو جائیں

[2] لوگ مال لے کر سرمایہ داروں کی تعریف کریں گے یا سرمایہ دار مال دیکر اپنی تعریف کروائیں گے

من العسل وقلوبهم امرّ
من الحنظل فهم ذءاب
وعليهم ثياب ما من يوم
الا ويقول الله تبارك وتعالىٰ
افبي تغترون ام علي
تجترؤن۔

اوران کے دل حنظل سے زیادہ کڑوے
ہیں تو وہ بھیڑیے ہیں جو انسانی لباس
میں ہیں۔ ایسے زمانے میں کوئی دن ایسا
نہ ہوگا جب خدا ان سے یہ نہ کہے گا
کہ کیا تم میری رحمت سے مغرور ہو گئے
ہو؟ تمہاری جرائتیں بڑھ گئی ہیں۔

افحسبتم انّما
خلقناکم عبثا وانکم
الینا لا ترجعون۔[1]

کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ ہم نے
تمہیں عبث خلق کیا ہے؟ اور تمہاری
بازگشت ہماری طرف نہیں ہوگی۔

فوعِزتی وجلالی لولا
من یعبدنی مخلصا ما
امهلت من یعصینی طرفة
عین ولولا ورع الورعین
من عبادی لما
انزلت من السماء
قطرة ولا انبت ورقة
خضراء فواعجبا لقوم

میں اپنی عزّت وجلال کی قسم
کھاتا ہوں کہ اگر مجھے خلوص سے عبادت
کرنے والوں کی پرواہ نہ ہوتی تو میں
گناہگار کو ایک چشم زدن کی بھی مہلت
نہ دیتا اور اگر بندگان متقین کے تقوےٰ
کی پرواہ نہ ہوتی تو میں آسمان سے ایک
قطرہ بھی نہ برساتا اور زمین پر ایک سبز
پتہ بھی نہ اُگاتا۔ تعجب ہے ان لوگوں

---

[1] سورۂ مؤمنون آیت ۱۱۷۔

الھواء و تعظیم اصحاب المال
وبیع الدّین بالدّنیا فعند ھا
یذوب قلب المومن فی جوفه
کما یذوب الملح بالماء
مما یری من المنکر فلا
یستطیع ان یغیره قال سلمان
ان ھذا لکائن یارسُول اللہ
قال ای والّذی نفسی بیده
یا سلیمان ان عندھا یلیھم
امراء جوره و وزراء فسقه و
عرفاء ظلمته و امناء خونة
فقال سلیمان ان ھذا الکائن
یارسُول اللہ فقال ای و
الّذین نفسی بیده یا
سلمان ان عندھا یکون
المنکر معروفا و
المعروف منکرا و
یوتمن الخائن ویخون
الامین ویصدق الکاذب

فروخت کرنا۔ اس وقت مومن کا دل
اس کے پہلو میں اس طرح آب ہوگا
جس طرح نمک پانی میں پگھل جاتا ہے
اس لیے کہ وہ برائیوں کو دیکھے گا۔ لیکن
اسے بدل دینے کی قدرت نہیں ہوگی
سلمان نے کہا کہ یارسُول اللہ!
کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا کہ ہاں اے
سلمان! اس خدا کی قسم جس کے قبضہ
میں میری جان ہے۔ اس وقت
حکمران ظالم و جابر ہوں گے۔ وزراء
فاسق ہوں گے۔ عرفا ظالم ہوں گے
امانت دار خائن ہوں گے۔ سلمان
نے کہا یارسُول اللہ! کیا ایسا ہوگا؟
فرمایا اے سلمان! اس خدا کی قسم جس
کے قبضہ میں میری جان ہے اس وقت
منکر معروف ہوجائے گا، اور معروف
منکر ہوجائے گا، خائن کو امانت دار
سمجھا جائے گا اور امین خیانت کریگا
اور جھوٹے کی تصدیق کی جائے گی

ویکذب الصّادق قال سلمان
وان ھذا الکائن یا رسول
اللہ قال ای والّذی نفسی
بیدہٖ فعندھا یکون إمارۃ
النساء ومشاورۃ الاماء
وقعود الصبیان علی
المنابر ویکون الکذب
طرفا والزّکٰوۃ مغرما
والفیئی مغنما ویجفوا
الرجل والدیہ ویبر
صدیقہ ویطلع الکوکب
المذنب قال سلمان
ان ھٰذا الکائن یا رسول
اللہ قال ای والّذی
نفسی بیدہٖ یا سلمان
وعندھا تشارک المرئۃ
زوجھا فی التّجارۃ و
یکون المطر قیظا و
یغیظ الکرام غیظا و

اور سچّے کی تکذیب کی جائے گی سلمانؓ
نے کہا یا رسُول اللہ کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا
اے سلمانؓ! اس خدا کی قسم جس کے
قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس
وقت عورتوں کی حکومت ہوگی اور
کنیزوں سے مشورہ لیا جائے گا اور
لڑکے منبروں پر بیٹھیں گے اور جھوٹ
بولنا ظرافت میں شمار ہوگا اور زکوٰۃ کو
جُرمانہ سمجھا جائے گا اور مال خدا کو غنیمت
سمجھا جائے گا اور انسان اپنے والدین
پر جور و جفا کرے گا اور اپنے دوست
کے ساتھ حسن سلُوک کرے گا اور دُم دار
ستارہ ظاہر ہوگا سلمانؓ نے کہا، یا
یا رسول اللہ! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا
ہاں اے سلمان! اس خدا کی قسم جس
کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے
اس وقت عورت تجارت میں اپنے
شوہر کے ساتھ شریک ہوگی اور
صاحبان عزّت ذلیل ہوں گے اور

يحتقر الرجل المعسر
فعندها تقارب الاسواق
اذ قال هذا الما بع
شيا وقال هذا لم
اربح شياء فلا
ترى الا ذاما لله
فقال سلمان ان هذا
لكائن يا رسول الله!
قال اى والذى
نفسي بيده يا سلمان
فعندها تليهم
اقوام ان تكلموا
قتلوهم وان سكتوا
استباحوهم ليستاثرن
بفيهم وليطون حرمتهم
وليسفكن دائهم
ولتملان قلوبهم دغلا
ودعبا فلا ترهم
الا وجلين خائفين

غریب وفقیر شخص کی توہین کی جائے
گی تو اس وقت بازار قریب ہو جائیں
گے۔ ایک کہے گا کہ میں نے کچھ نہیں
بیچا اور دوسرا کہے گا کہ میں نے کچھ نفع
نہیں کمایا، تم نہیں دیکھو گے مگر اللہ
مذمت کرنے والے کو۔ تو سلمانؓ نے
کہا، یا رسولؐ! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا
ہاں اے سلمان! اس خدا کی قسم
جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔
اس وقت ایسے لوگ حکمران ہونگے
کہ اگر عوام گفتگو کریں گے تو حکمران
قتل کر دیں گے، اور اگر چپ رہیں
گے تو حکمران ان کے مالک بن جائیں
گے اور ان لوگوں کی دولت سے
خود دولت مند بن جائیں گے اور
ان کی حرمت کو پامال کر دیں گے
اور ان کا خون بہائیں گے اور ان
کے دلوں کو اپنے رعب و دبدبہ سے
معمور کر دیں گے اور تم انہیں دیکھو گے

مرعوبين مرهوبين قال
سلمان ان هذا لكائن
يا رسُول الله قال اى
والّذى نفسى بيده
يا سلمان عند ها يوتى
بشى من المشرق و
شيء من المغرب يلون
اُمّتى فالويل لضعفا
اُمّتى منهم و بل
لهم من الله لا يرحمون
صغيرا ولا يوقرون
كبيرا ولا يتجاوزون
عن مُسيئ جثتهم جثة
الادميين وقلوبهم
قلوب الشياطين قال
سلمان وان هذا لكائن
يا رسُول الله قال اى والّذى
نفسى بيده يا سلمان وعندها
يكتفى الرجال بالرّجال والنّساء

مگر ہراساں اور خوف زدہ، مرعوب
اور سہما ہوا۔ سلمان فارسی نے کہا، یا
رسُول اللہ! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا ہاں
اے سلمان! اس خدا کی قسم جس کے قبضۂ
میں میری جان ہے۔ اس وقت کچھ مشرق
سے لایا جائے گا اور کچھ مغرب سے لایا جائے
گا، اور میری اُمت کو اس رنگ میں رنگا
جائے گا۔ پس وائے ہو میری اُمت کے
ضعیفوں پر ان لوگوں سے پس وائے
ہو ان پر خدا کی طرف سے، وہ تو نہ
چھوٹوں پر رحم نہ بڑوں کی عزت کریں گے
نہ بدی کرنے والوں سے درگزر کریں
گے ان کے جسم آدمیوں کے جسم ہونگے
اور ان کے دل شیطانوں کے دل ہونگے
سلمانؓ نے کہا یا رسُول اللہ! کیا ایسا
ہوگا؟ فرمایا ہاں اے سلمان! اس خدا
کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس
وقت مرد مردوں پر اکتفا کریں گے اور
عورتیں عورتوں پر اکتفا کریں گی اور لڑکے

بالنساء ويغار على الغلمان
كما يغار على الجارية
في بيت اهلها وتشبه الرّجال
بالنساء والنساء بالرّجال
ويركبن ذات الفروج
السّروج فعلى من من اُمتى
لعنة الله قال سلمان ان
هذا الكائن يارسُول الله!
قال اى نفسى بيده يا
سلمان وعندها سسرت
المساجد كما تزخرف
البيع والكنايس وتحلى
المصاحف وتطول
المنارات وتكثر الصّفوف
بقلوب متباغضه والسن
مختلفه قال سلمان
وان هذا لكائن
يا رسُول الله! قال اى
والّذى نفسى بيده

لڑکوں پر اس طرح ایک دوسرے
سے حسد کریں گے جس طرح لڑکی پر کیا
جاتا ہے۔ جو اپنے گھر میں ہو، اور مرد
عورتوں سے مشابہ ہونگے اور عورتیں
مردوں کے مشابہ ہونگی اور عورتیں خود
سواری کریں گی۔ میری اُمت کی ان
عورتوں پر خدا کی لعنت ہو۔ سلمان
نے کہا یارسول اللہؐ! کیا ایسا ہوگا؟
فرمایا ہاں سلمان! اس خدا کی قسم جس کے
قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس
وقت مسجدوں کو اس طرح منقش کیا
جائے گا۔ جیسے کلیسا وغیرہ منقش
ہوتے ہیں۔ اور قرآنوں کی طلا کاری
کی جائے گی اور منارے طویل ہونگے
اور صفیں زیادہ ہو جائیں گی، لیکن دلوں
میں بغض ہوگا اور زبانوں پر اختلاف
سلمان نے کہا کہ یارسُول اللہ! کیا
ایسا ہوگا؟ فرمایا ہاں سلمان! اس
خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان

یاسلمان وعندھا تحیس
ذکور اُمّتی مذھب
یلبسون الحریر والدیباج
ریتخذون جلود المنمور
صفا قال سلمان وان
ھذا لکائن یارسُول اللہ
قال ای والّذی نفسی
بیدہٖ یاسلمان وعندھا
یطمص الرّبا ویتعاملون
بالخسیۃ والرشاء و
یوضع وترفع الدُّنیا
قال سلمان وان ھٰذا
یکائن یارسول اللہ قال
ای والّذی نفسی بیدہٖ
یاسلمان وعندھا یکثر
الطلاق فلا یقام للہ
حَدًّا ولن یضر اللہ شیئًا
قال سلمان وإن ھذا
لکائن یارسول اللہ قال ای

ہے۔ اس وقت میری اُمّت کے مرد اپنے
آپ کو سونے کی چیزوں سے آراستہ کریں
گے اور حریر و دیبا کے لباس پہنیں گے۔
اور درندوں کی کھال کا نرم لباس استعمال
کریں گے۔ سلمان نے کہا یارسُول اللہ!
کیا ایسا بھی ہوگا؟ فرمایا اے سلمان!
اس خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں
میری جان ہے۔ اس وقت سُود ظاہر و
آشکار ہوگا اور لوگ غیبت اور رشوت
کے ذریعہ معاملہ کریں گے اور دین پست
ہو جائیگا اور دُنیا بلند ہو جائے گی سلمان
نے کہا کہ یارسُول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟
فرمایا ہاں اے سلمان! اس خدا کی قسم
جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس
وقت طلاق کی کثرت ہو جائے گی اور
اللہ کے لیے حدود جاری نہیں کی جائیں
گی۔ لیکن اللہ کو کوئی شے ضرر نہیں
پہنچا سکتی۔ سلمان نے کہا یارسول اللہ
کیا ایسا بھی ہوگا؟ فرمایا، ہاں اے

والّذی نفسی بیده یا سلمان
وعندها تظهر القنیات
والمعازف ویلیهم شرار
اُمّتی، قال سلمان وان
هذا لکائن یا رسول الله
قال ای والّذی نفسی
بیده یا سلمان وعندها
تحجّ اوّساطها للتجارة
وتحجّ فقراؤها
للرّیاء والسمعة فعندها
یکون اقوام یتعلمون
القرآن لغیر الله
فیتخذونه مزامیر
ویکون اقوام یتفقهون
لغیر الله و تکثر
اولاد الزنا و یتغنون
بالقرآن ویتهافتون
بالدّنیا، قال سلمان
وان هذا لکائن

سلمان! اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں
میری جان ہے۔ اس وقت مختلف
آلاتِ موسیقی اور مختلف ساز ظاہر
ہوں گے انہیں میری اُمّت کے شریر
لوگ پسند کریں گے۔ سلمان نے کہا، کہ
یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟ فرمایا،
ہاں سلمان! اس خدا کی قسم جس کے قبضہ
میں میری جان ہے۔ اس وقت میری اُمّت
کے سرمایہ دار تفریح کے لیے حج کریں گے
اور متوسط طبقہ کے لوگ تجارت کے لیے
اور غریب لوگ ریاکاری اور اپنا احترام
کروانے کے لیے حج کریں گے تو اس وقت
کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو غیر خدا کے لیے
قرآن کی تعلیم حاصل کریں گے اور اسے
آلاتِ موسیقی کی طرح قرار دیں گے۔
اور کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو غیر خدا کے
لیے علم فقہ حاصل کریں گے اور زنازادوں
کی کثرت ہو جائے گی۔ اور قرآن کو گایا
جائے گا اور لوگ دنیا کی طرف شدید

يا رسول الله قال اى
والذى نفسى بيده يا
سلمان ذالك اذا انتهكت
المحارم واكتسبت
المآثم وتسلط الاشرار
على الاخيار ويفشوا
الكذب ويظهر
الحاجة ويغشى
العاقل[1] ويتباهون
في اللباس ويمطر في
غير اوان المطر و
يستحسنون الكوبة
والمعارف وينكرون
الامر بالمعروف و
النهي عن المنكر حتى
يكون المومن في ذالك
الزمان اذل من الامة

میلان رکھتے ہوں گے سلمان نے کہا
یا رسول اللہ! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا ہاں
اے سلمان! اس خدا کی قسم! جس کے
قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ یہ اس
وقت ہوگا۔ جب محارم کی ہتک حرمت
ہو جائے اور گناہ اکتساب کیے جائیں اور
اشرار کا نیک بندوں پر تسلط ہو جائے
اور جھوٹ عام ہو جائے اور ضد ظاہر
ہو جائے۔ عقلمند انسان پوشیدہ اور گوشہ
نشین ہو جائے اور لوگ اچھے لباس پر
فخر و مباہات کریں اور بغیر موسم کے بارش ہونے
لگے اور طبل و ساز کو پسند کرنے لگیں
اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے
نفرت کرنے لگیں یہاں تک کہ اس
زمانے میں مومن کنیز سے بھی بدتر ہو جائے
اور اس زمانے کے قاریوں اور عابدوں
میں ملامت بازی آشکار ہو جائے تو یہ

---

[1] بعض نسخوں میں اس جملہ کی جگہ "ویفشو الفاقة" ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ قحط اور فاقہ عام ہو جائے گا۔

ویظهر قرائهم وعبادهم
فیما بینهم التلاوم
فاولئك یدعون فی
ملکوت السموات الارجاس
الانجاس ۔ قال سلمان
ان هذا لکائن یا رسول
قال ای والذی نفسی
بیده یا سلمان فعندها
لا یغشی الغنی الا الفقر
حتی ان السائل یسل
فیما بین الجمعتین لا
یصیب احد الیضع فی
کفه شیئا قال سلمان
وان هذا لکائن یا
رسول الله قال ای والذی
نفسی بیده یا سلمان وعندها
یتکلم الرّویبضة قال سلمان!
وما الرّویبضة یا رسول الله فداك
ابی واُمّی قال یتکلم فی امر

لوگ آسمان کے فرشتوں میں نجس اور
پلید کے نام سے یاد کیے جاتے ہونگے
سلمان نے کہا یا رسول اللہ! کیا ایسا
ہوگا؟ فرمایا ہاں اے سلمان! اس خدا
کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے
اس وقت سرمایہ دار کو فقط افلاس
سے خوف ہوگا۔ یہاں تک کہ سائل
دو جمعوں کے درمیان سوال کرے گا
لیکن کوئی اسے کچھ دینے والا نہ ہوگا۔
سلمان نے کہا یا رسول اللہ کیا
ایسا بھی ہوگا؟ فرمایا ہاں اے سلمان!
اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان
ہے۔ اس وقت رومیفہ گفتگو
کرے گا۔ سلمان نے پوچھا یا رسول
اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا
ہوں یہ رومیفہ کیا ہے؟ فرمایا ایسا
شخص انسانی مسائل پر گفتگو کرے
گا جسے گفتگو نہیں کرنی چاہیے اور
جو پہلے گفتگو نہیں کرتا تھا، پس یہ

العامة من لم یکن یتکلّم فلم یلبثوا الا قلیلا حتی تخور الارض خورة فلا یظن کل قوم الا انها خارت فی ناحیتهم فیمکثون فی مکثهم فتلقی لهم الارض افلا ذ کبدها قال ذهب و فضّة ثمّ اومی بیده الی الاساطین فقال مثل هذا فی یومئذ لا ینفع ذهب ولا فضة وهذا معنی قوله فقد جاء اشراطها۔[2]

لوگ زمین پر باقی نہیں رہیں گے، مگر بہت کم، یہاں تک کہ زمین اس طرح دھنس جائے گی کہ ہر شخص یہی خیال کرے گا کہ میرے علاقے میں دھنسی ہے[1]۔ پھر وہ لوگ باقی رہیں گے۔ جب تک اللہ چاہے گا، اور پھر ان کی بقا کے دوران زمین اپنے جگر کے ٹکڑے انہیں نکال کر دے گی۔ کہا سونا چاندی۔ پھر اشارہ فرمایا ستونوں کی طرح اور فرمایا کہ وہ جگر کے ٹکڑے اس کے مثل ہوں گے۔ اس دن سونا چاندی سے کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا اور یہی فقط "جاء اشراطها" کا مفہوم ہے۔

---

[1] دوسرا ترجمہ یہ ہے کہ زمین اس شدت سے فریاد کرے گی کہ ہر قوم یہ خیال کرے گی کہ اس کے علاقے میں فریاد کر رہی ہے۔ ممکن ہے جدید ترین جنگی اسلحوں کی آواز کی طرف اشارہ ہو۔

[2] تفسیر علی ابراہیم قمی مطبوعہ نجف اشرف۔

یہ روایت تفسیر قمی کے مطبوعہ نسخہ سے نقل کی گئی ہے، لیکن میرے ذاتی کتب خانے میں اس تفسیر کا ایک قلمی نسخہ (۱۰۷۶ھ) ہے۔ جو علامہ مجلسیؒ کے زیرِ مطالعہ رہا ہے۔ اور اس پر ان کے حواشی موجود ہیں۔ اس نسخہ سے مقابلہ کرنے سے بعض لفظی اور معنوی اختلافات پائے گئے ہیں۔ یہاں ہم نے صرف ان اختلافات کو قلمی نسخے کے مطابق نقل کیا ہے، جن سے معنوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ہے۔



روایت اصبغؓ

ان اصبغ بن نباتہ قال:
سمعت امیر المؤمنین علیہ
السلام یقول للناس: سلونی
قبل ان تفقدونی لانی
بطرق السماء اعلم من
العلماء، وبطرق الارض
اعلم من العالم، انا
یعسوب الدّین انا یعسوب
المؤمنین وامام المتّقین،
ودیان الناس یوم الدّین
انا قاسم النار، وخازن
الجنان، وصاحب الحوض
والمیزان وصاحب الاعراف
فلیس منا امام الا وھو
عارف بجمیع اھل ولایتہ

اصبغ بن نباتہ نے روایت کی
ہے کہ میں نے امیرالمومنینؑ کو لوگوں
سے کہتے ہوئے سُنا کہ مجھ سے جو چاہو
پوچھ لو قبل اس کے کہ مجھے گم کردو
اس لیے کہ سارے علماء سے آسمان کے
راستوں کو اور سارے عالم سے زمین
کے راستوں کو زیادہ بہتر جانتا ہوں۔
میں دین کا سردار ہوں، میں مومنوں
کا آقا اور متقین کا امام ہوں، میں قیامت
کے دن لوگوں کو بدلہ دینے والا ہوں۔
مَیں قاسمِ نار اور خازنِ جنّت ہوں
صاحبِ حوضِ کوثر ہوں اور میزانِ
اعمال اور صاحبِ اعراف ہوں،
ہم میں سے ہر امام اپنے اہلِ ولایت
کے حالات سے آگاہ ہوتا ہے۔

وذالك قولہ عزوجل انما انت منذر ولکلّ قوم هاد۔

اسی کو اللہ نے کہا ہے کہ اے رسولؐ تم منذر ہو اور ہر قوم کے لیے ایک ہادی ہے۔

الا ایّها النّاس سلونی قبل ان تفقدونی (فان بین جوانحی علما جما فسلونی قبل ان) تشغر برجلها فتنه شرقیه وتطأ فی خطامها بعد موتها وحیاتها و تشب النار بالحطب الجزل من غربی الارض رافعة ذیلها، تدعو یا ویلها لرحله ومثلها، فاذا استدار الفلك، قلتم مات او هلك، بای واد سلك فیومئذ تاویل هذه الآیة۔

اے لوگو! مجھ سے جو چاہو پوچھ لو۔ قبل اس کے کہ مجھے گم کر دو۔ پس مشرق کی طرف سے ایک فتنہ برپا ہوگا، جس کے شعلے بھڑک کر بہت بلند ہوں گے اور جب بجھیں گے تو انسانوں کو اپنے ساتھ ہلاکت میں ڈال دیں گے، اور سرزمین مغرب سے آگ کا شعلہ بلند ہوگا جو بہت بلندی تک جائے اور کہے گا وائے ہو ان لوگوں پر جو میری لپیٹ میں آکر ہلاک ہوں تو جب آسمان کی گردش طویل ہو جائے گی تو تم کہو گے کہ وہ (مہدیؑ) مر گیا یا ہلاک ہو گیا اور وہ کسی وادی میں چلا گیا اس وقت اس آیت کی تاویل سامنے آئیگی۔

ثمّ رددنا لکم الکرة

پھر ہم نے تمہیں حملہ کی طاقت

خسف بھم فلا ینجو الا رجل یحول اللہ وجھہ الی قفاہ لینذرھم، ویکون ایۃ لمن خلفھم و یومئذ تاویل ھذہ الایۃ ولو تری اذا فزعوا فلا فوت واخذو من مکان قریب۔	تو زمین میں دھنس جائے گا اور فقط ایک باقی بچے گا۔ اللہ اس کے چہرے کو پشت کی طرف کر دے گا تا کہ لوگ خائف ہوں اور پیروان سفیان کو عبرت حاصل ہو۔ اس وقت اس آیت کی تاویل سامنے آئے گی اور اگر تم اس حالت کو دیکھو گے۔ جب کہ گھبرا جائیں گے اور انہیں بھاگنے کا کوئی راستہ نہ ملے گا اور وہ ایک قریب کے مکان میں پکڑ لیے جائیں گے[1]
ویبعث مائۃ وثلاثین الفا الی الکوفۃ وینزلون الروحاء والفارق فیسیر منھا ستون الفا حتی ینزلوا الکوفۃ موضع قبر ھود علیہ السّلام بالنّخلیۃ فیھجمون	اسی طرح سفیانی ایک لاکھ تیس ہزار کا لشکر کوفہ کی طرف روانہ کرے گا۔ یہ لشکر روحا اور فاروق میں پڑاؤ ڈالے گا۔ اور وہاں کے تیس ہزار اشخاص حرکت کریں گے وہ کوفہ پہنچ کر نخیلہ میں حضرت ہود کی قبر کے پاس فروکش ہوں گے اور عید قربان کے دن لوگوں

---

[1] سورۂ سبا آیت ۵۱۔

الیھم یوم الزینة و امیر النّاس جبّار عنید یقال لہ: الکاھن الساحر فیخرج من مدینة الزوراء الیھم امیر فی خمسة آلاف من الکھنة و یقتل علی جسرھا سبعین الفاء حتی تحمی الناس من الفرات ثلاثة ایام من الدماء ونتن اجساد ویسبی من الکوفة سبعون الف بکر لا یکشف عنھا کف ولا قناع، حتی یوضعن فی المحامل، ویذھب بھن الی الثوبة وھی الغری۔

پر حملہ کریں گے۔ اس وقت کوفہ کا حاکم ایک جبّار اور سرکش انسان ہوگا جسے لوگ کاہن و ساحر کے لقب سے یاد کریں گے۔ اس زوراء (بغداد) کا حاکم پانچ ہزار کاہنوں کے ساتھ جنگ کے ارادے سے حرکت کرے گا اور یہ لوگ ستر ہزار اشخاص کو کوفہ کے پل پر قتل کریں گے۔ یہاں تک کہ خُون اور مردوں کے تعفن کے سبب تین دن تک لوگ فرات سے کنارہ کشی اختیار کریں گے۔ ستّر ہزار باکرہ لڑکیاں جن کی کلائیاں اور چہرے کبھی ظاہر نہیں ہونگے شہر کوفہ سے گرفتار کی جائیں گی انہیں محملوں میں بٹھا کر ثویہ یعنی غری[1] لے جایا جائے گا۔

---

[1] غری اطراف کوفہ کے ایک علاقے کا نام ہے اور ثویہ اس مقام کا نام ہے جہاں اس وقت کمیل ابن زیاد کی قبر ہے۔ یہ علاقہ اب نجف کے محلوں میں شامل ہے اور مسجد حنانہ کے حوالے سے مشہور ہے۔

ثم يخرج من الكوفة
مائة الف ما بين مشرك و
منافق، حتّٰى يقدموا دمشق
لا يصدهم عنها صاد
وهي ارم ذات العماد، و
تقبل رايات من شرقي
الارض غير معلمة ليست
يقطعن ولا كتان ولا
حرير، مختوم في
راس القناة بخاتم
السيّد الاكبر يسوقها
رجل من ال محمد تظهر
بالمشرق، وتوجد ريحها
بالمغرب كالمسك الاذفر
يسير الرّعب امامها بشهر حتى
ينزلوا الكوفة طالبين بدماء آبائهم۔

فبيناهم على ذالك
اذا اقبلت خيل اليماني و
الخراساني يستبقان كانّها

پھر ایک لاکھ مشرک و منافق شہر کوفہ
سے نکل کر دمشق کی طرف جائیں گے
جہاں شداد کا بہشت تھا اور کوئی انہیں
روکنے والا نہ ہوگا اور سرزمین مشرق سے
کچھ پرچم آئیں گے جن میں کوئی علامت
نہیں ہوگی وہ پرچم نہ روئی کے ہوں گے
نہ سُوتی ہوں گے اور نہ ریشمی، ان کے
نیزوں کی نوک پر سیّد اکبر (رسول اللہؐ)
کی مہر ہوگی اور ان کا رہبر خاندانِ رسولؐ
کا ایک شخص ہوگا۔ یہ مشرق میں ظاہر
ہوں گے اور ان کی خوشبو مُشک
کی طرح مغرب تک پہنچے گی، ان کا رعب
ان کی آمد سے ایک ماہ قبل دلوں میں
گھر کر جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ کوفہ
پہنچ کر اپنے آباؤ اجداد کے خون کا
انتقام لیں گے۔

ادھر وہ مشغول ہوں گے اور
ادھر یمانی اور خراسانی گھوڑ دوڑ کے
گھوڑوں کی طرح تیزی سے پہنچیں گے

فرسی ربان شعث غبر جرد	یہ دونوں لشکر پراگندہ حال اور غبار
اصلاب نواطی واقداح	آلود ہوں گے اور کوفہ پہنچنے کے لیے
اذا نظرت احدهم برجله	سواریوں کو اس طرح دوڑائیں گے کہ
باطنه فیقول : لاخیر	گھوڑوں کے سموں سے تیر کی طرح شعلے
فی مجلسنا بعد یومنا	نکلیں گے۔ اگر کوئی ان سموں کو دیکھے گا
هذا الهم فانا التائبون	تو کہے گا آج کے دن کے بعد یہاں رکنے میں
وهم الابدال الذین	خیر نہیں ہے۔ پروردگار! ہم توبہ کرتے
وصفهم الله فی کتابه	ہیں۔ یہ وہی بزرگ اشخاص ہوں گے
العزیز" انّ الله یُحِبّ	جن کا ذکر قرآن میں اس طرح کیا ہے
التوابین ویحب المتطهرین	کہ "اللہ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا
ولظرا ؤهم من آلِ	ہے[1]" اس وقت اہل نجران سے
محمّد ویخرج رجل من	ایک شخص اُٹھے گا اور امام کی دعوت
اهل نجران یستجیب	قبول کرے گا۔ یہ عیسائیوں میں پہلا
للامام، فیکون اوّل النّصاری	شخص ہوگا جو لبیک کہے گا، اپنے
اجابة فیهدم بیعه	معبد کو منہدم کرے گا اور اپنی صلیب
ویدق صلیبه، فیخرج	کو توڑ دے گا، اس وقت (مہدیؑ)
بالموالی وضعفاء النّاس	دوستوں (بظاہر) کمزور انسانوں

---

[1] سورۂ بقرہ ۲۲۲۔

فيسيرون الى النخليه باعلام	کے ساتھ خروج کرے گا۔ یہ لوگ ہدایت
هدى، فيكون مجمع الناس	کے پرچم اُٹھائے ہُوئے نخلیہ تک
جميعا فى الارض كلها	پہنچیں گے اور" فاروق" روئے زمین
بالفاروق فيقتل يومئذ	کے انسانوں کا مرکزِ اجتماع ہوگا، تو
ما بين المشرق والمغرب	اس دن تین ہزار اشخاص مغرب کے
ثلاثة الاف الف يقتل	درمیان قتل ہوں گے۔ اس دن اس
بعضهم بعضا فيومئذ تاويل	آیت کی تاویل ظاہر ہوگی اور "وہ یہی
هذه الآية "فمازالت تلك	بات کہتے رہے، یہاں تک کہ ہم
دعواهم حتى جعلناهم	نے انہیں ایک کٹی ہوئی کھیتی کی طرح
حصيدًا خامدين."	بے رونق کر دیا۔"[1]
وينادى مناد فى شهر	اور ایک منادی ماہِ رمضان میں
رمضان من ناحية المشرق	مشرق سے صبح کے وقت آواز دے گا
عند الفجر: يا اهل الهدى	" اے اہلِ ہدایت جمع ہو جاؤ، اور
اجتمعوا! ينادى مناد من	ایک منادی مغرب کی طرف سے شفق
قبل المغرب بعد ما يغيب	غائب ہونے کے بعد آواز دے گا۔
الشفق يا اهل الباطل اجتمعوا	اے اہلِ باطل جمع ہو جاؤ، اس کے
ومن الغد عند الظهر تتلون	دوسرے دن ظہر کے وقت سُورج رنگ

---

[1] سُورۂ انبیاء ۱۵۔

الشمس وتصفر فتصبر سودًا مظلمة وليوم الثالث يفرق الله بين الحق والباطل، وتخرج دابة الارض، وتقبل الروم الٰی ساحل البحر عند کهف الفتیه، فیبعث الله الفتیة من کهفهم، مع کلبهم منهم رجل یقال لهٗ: ملیخا وآخر خملاها وهما الشاهدان المسلمان للقائم علیه السّلام۔

بدلے گا اور زرد ہو جائے گا اور پھر سیاہ و تاریک ہو جائے گا اور تیسرے دن اللہ حق اور باطل کے درمیان تفریق کر دے گا۔ دابۃ الارض خروج کریگا اور رُومی لشکر سمندر کے کنارے اصحاب کہف کے غار کے نزدیک پہنچے گا۔ اللہ ان اصحاب کو ان کے کتے کے ساتھ اُٹھالے گا۔ ان میں سے ایک ملیخا، دوسرا خملاہا، یہ دونوں قائمؑ کے گواہ اور مطیع ہوں گے۔

توضیح

① مشرق کا فتنہ واضح نہیں ہے اس سے خراسانی کا خروج بھی مراد ہو سکتا ہے اور اس کے علاوہ افغانستان، چین اور بعض رُوسی ریاستوں کی شورشیں بھی مراد ہو سکتی ہیں۔ مغرب کے آگ کے شعلے سے مراد جنگ ہے۔

② آسمان کی گردش سے مراد طویل زمانے کا گزر جانا ہے۔ اس وقت عقیدۂ مہدیؑ کے سلسلے میں حیران و سرگردان ہوں گے اور یہ بھی عقیدہ پیدا ہو جائے گا کہ (نعوذ باللہ) مہدیؑ کا انتقال ہو گیا۔

③ آیت ۶ (بنی اسرائیل) کی تاویل سے مراد یہ ہے کہ اللہ نے آلِ محمد

علیہم السلام سے جو وعدہ فرمایا ہے کہ اُنہیں زمین پر حکومت دے گا اور برکتوں سے نوازے گا، وہ پورا ہوگا۔

(۴) کوفہ کی حصار بندی کی جائے گی اور ایسا نظام قائم کیا جائے گا، جس سے اس کی حفاظت ہو سکے۔ ہو سکتا ہے اس کی شاہراہوں پر سرکاری چوکیاں قائم کر دی جائیں جو گزرنے والوں کی تفتیش کریں یا راڈار کا کوئی نظام قائم کیا جائے۔

(۵) شہر میں دُشمن فوج سے حفاظت کے لیے یا مورچہ بندی کے لیے خندق کھودی جائے۔

(۶) ہم نے یہاں تخریق الزوایا کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ کوفہ کی گلیوں میں پانی گھس آئے گا۔ اس کلمہ کی مزید تفہیم کے لیے خطبۂ افتخاریہ کی توضیح ملاحظہ کی جائے۔

(۷) چالیس شبانہ روز مسجدوں کی تعطیل احتجاج یا کرفیو یا جنگ کے سبب ہو سکتی ہے۔

(۸) ہیکل ہر وہ چیز ہے جو جسامت اور ضخامت رکھتی ہو، بلند عمارات، مجسمہ اور اہلِ کتاب کی عبادت گاہ کو بھی ہیکل کہتے ہیں۔ ہیکل کے ظاہر ہونے سے کسی مجسمہ کی تنصیب بھی مراد ہو سکتی ہے، بلند و بالا عمارت کا قیام بھی مراد لیا جا سکتا ہے۔ یا ایسی عبادت گاہ کا قیام جس میں مجسمے رکھے جاتے ہیں، جیسے عیسائیوں کا گرجا یا ہندوؤں کا مندر۔ کشفِ ہیکل کے ساتھ ایسی کوئی علامت نہیں، جس سے یہ معلوم ہو کہ یہ واقعہ کہاں ہوگا، لیکن اس کے قبل و بعد کی علامتیں اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ اس کا تعلق بھی کوفہ ہی سے ہے، کوفہ اور نجف کے ایک ہو جانے کے سبب لفظ کوفہ کا دونوں پر اطلاق ہوتا۔

⑨ مسجد کوفہ کے اردگرد مختلف پرچموں کا لہرایا جانا شدید ترین جنگوں کا اور خون ریزی کا سبب ہوگا۔

⑩ پشت کوفہ سے مراد نجف ہے اور نفس زکیہ اشارہ ہے کہ قتل ہونے والی شخصیت علم وفضل اور ورع وتقوای میں بلندیوں پر فائز ہوگی۔ ستّر (۷۰) سے عدد بھی مراد ہو سکتا ہے اور کثرت بھی۔ یہ مقتولین بھی غالبًا اہل علم وتقوای ہوں گے۔



روایت نزال ابن سبرہؓ

عن النزال بن سبرة قال:
خطبنا علي بن ابي طالب
عليه السّلام فحمد الله
واثنى عليه، ثمّ قال
سلوني ايّها النّاس
قبل ان تفقدوني. ثلاثا
فقام اليه صعصعة بن
صوحان فقال: يا امير
المؤمنين متى يخرج الدّجال؟
فقال له علي عليه السّلام:
اقعد فقد سمع الله
كلامك وعلم ما اردت
والله ما المسؤول عنه
باعلم من السّائل، ولكن

نزال ابن سبرہؓ سے روایت ہے
کہ ایک دن امیرالمومنینؑ نے ہمارے
سامنے خطبہ دیا، پہلے خداوند عالم
کی حمد وثنا کی اس کے بعد تین مرتبہ
فرمایا اے لوگو! جو کچھ مجھ سے پوچھنا
چاہو پوچھ لو قبل اس کے کہ تم مجھے
گم کردو یہ سن کر صعصعہ بن صوحان
اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یا
امیرالمومنین دجال کا خروج کب ہوگا
فرمایا کہ بیٹھ جاؤ اللہ نے تمہاری
بات سن لی اور اسے تمہارا مقصود
بھی معلوم ہے۔ خدا کی قسم اس مسئلہ
میں مسئول (جس سے سوال کیا گیا ہے)
سائل سے عالم تر نہیں ہے[1] لیکن

---

[1] خروج دجال کے حتمی وقت سے لاعلمی کا اعلان کیا گیا ہے اس لیے کہ وہ حتمی وقت فقط اللہ کے علم میں ہے۔

لذلك علامات وهات
يتبع بعضها بعضا كحذو
النعل بالنعل وان شئت
انبأتك بها قال: نعم
يا امير المومنين. فقال
عليه السلام: احفظ فان
علامة ذالك اذا
اماتت الناس الصلاة،
واضاعوا الامانة واستحلوا
الكذب، واكلوا الربا،
واخذو الرشا، وشيدوا
البنيان، وباعوا الدين
بالدنيا واستعملوا السفهاء،
وشاوروا النساء، وقطعوا
الارحام، واتبعوا الاهواء
واستخفوا بالدماء
وكان الحلم ضعفاء

اس کے خروج کی کچھ علامتیں ہیں۔ جو
لفظ بہ لفظ متواتر پوری ہوتی رہیں
گی۔ اگر تم چاہو تو علامتوں سے تمہیں
آگاہ کر سکتا ہوں۔ صعصعہ نے عرض
کی یا امیرالمومنینؑ! ارشاد فرمائیے
فرمایا جو کہہ رہا ہوں اسے یاد رکھنا۔
اس کی علامات یہ ہیں۔
کہ جب لوگ نماز کو مار ڈالیں اور
امانت کو ضائع کرنے لگیں اور سود
کھانے لگیں اور رشوت لینے لگیں اور
اور مستحکم عمارتیں تعمیر کرنے لگیں اور
دین کو دنیا کے بدلے فروخت کر دیں
اور سفہاء[1] کو عامل بنائیں اور کام پر
معمور کریں، اور عورتوں سے مشورہ کرنے
لگیں اور ہوا و ہوس کی پیروی کرنے
لگیں اور ایک دوسرے کے خون کو
بے قیمت سمجھنے لگیں اور حلم کو انسان

---

[1] اس سے مراد ایسے غیر ذمہ دار اور بے پروا اشخاص ہیں جنہیں اپنے فرائض منصبی سے کوئی دلچسپی نہ ہو۔

ظلم فخراء وكانت الامراء	کی کمزوری سمجھا جانے لگے اور ظلم وستم
فجرة، والوزراء ظلمة	باعثِ فخر ہو، اور جب حکمران فاجر ہوں
والعرفاء خونة والقراء	اور وزراء ظالم ہوں اور عرفاء[۲] خائن
فسقة وظهرت شهادات	ہوں اور قاریانِ قرآن فاسق ہوں۔
الزور، واستعلن الفجور	اور جب جھوٹی گواہیاں ظاہر ہو جائیں
وقول البهتان والاثم	اور فسق و فجور، بہتان تراشی، گناہ و
والطغيان وحليت	سرکشی کا علانیہ رواج ہو جائے اور
المصاحف، وزخرفت	جب قرآن مزین کیے جائیں اور مسجدوں
المساجد، وطولت	میں نقاشی کی جائے، منارے طویل
المنار، واكرام الاشرار	بنائے جانے لگیں اور شریر افراد کی
واذا دحمت الصفوف	تکریم کی جانے لگے اور صف بندیاں
واختلف الاهواء، و	کثرت سے ہونے لگیں، اور خواہشوں
نقضت العقود واقترب	میں اختلاف ہو جائے اور معاہدے
الموعود وشارك	ٹوٹ جائیں اور وقت موعود قریب
النساء ازواجهن	آجائے اور بیویاں حرصِ دنیا
في التجارة حرصا	میں اپنے شوہروں کے ساتھ تجارت

۲؎ بعض لوگوں نے عرفا سے مراد عام دانش وروں کو لیا ہے اور بعض نے اس لفظ کو اہلِ تصوف کے ساتھ مخصوص کیا ہے۔

على الدنيا، وعلت
اصوات الفساق و
واستمع منهم وكان
زعيم القوم ارذلهم
واتقى الفاجر مخافة
شره وصدق الكاذب
واؤتمن الخائن،
واتخذت القيان و
المعازف، ولعن آخر
هذه الامة اولها
وركب ذوات الفروج
السروج وتشبه النسآء
بالرجال والرجال
بالنساء وشهد شاهد
من غير ان يستشهد و
شهد الآخر قضاء لذمام
بغير حقا عرفه وتفقه لغير

میں شریک ہونے لگیں فاسق [1]
انسانوں کی آوازیں بلند ہوں، اور
انہیں سنا جانے لگے اور قوم کا سردار
ان کا رذیل ترین شخص ہو اور فاسق
وفاجر شخص کو اس کے شر کے خوف
سے پرہیزگار کہنے لگیں اور جھوٹے
کی تصدیق کی جانے لگے اور جب
خیانت کار امین بن جائے اور گانے
والی عورتیں آلاتِ موسیقی ہاتھ میں
لے کر گانا گانے لگیں اور جب لوگ
اپنے گزشتہ افراد پر لعنت بھیجنے
لگیں اور عورتیں زین پر سوار ہونے لگیں
اور جب عورتیں مردوں سے اور مرد عورتوں سے
مشابہ ہو جائیں۔ گواہ گواہی طلب
کیے بغیر گواہی دینے لگے اور دوسرا
اپنے دوست کی خاطر خلافِ حق گواہی
دے اور لوگ علم دین کو غیر دین

---

[1] یہ موسیقاروں کی آواز کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے؟ اور سیاستدانوں کے انتخابی نعروں اور تقریروں کی طرف بھی۔ بظاہر اس سے ہر وہ آواز مراد ہے جو خلافِ حق ہو اور غیرِ خدا کے لیے بلند ہو۔

الدين، واثروا عمل الدّنيا	کے لیے حاصل کریں اور دنیا کے کام
على الآخرة، ولبسوا	کو آخرت کے کام پر مقدم قرار دیں
جلود الضان على قلوب	اور جب لوگ بھیڑوں جیسے
الذئاب، وقلوبهم	پر بکری کی کھال پہن لیں۔ اور ان
انتن من الجيف، و	کے دل مردار سے زیادہ متعفن ہونگے
امرمن الصبر، فعند	اور صبر سے زیادہ تلخ ہوں گے (جب
ذلك الوحا الوحا،	ایسا زمانہ آجائے تو) اس وقت
العجل العجل، خير	عجلت اور سرعت سے کام لینا اور
المساكين يومئذ،	بہت جلدی کرنا۔ اس زمانے میں
بيت المقدس	سکونت کے لیے بہترین جگہ بیت
ليأتين على النّاس	المقدس ہو گی، انسانوں پر ایک
زمان يتمنى احدهم	زمانہ ایسا آئے گا۔ جب ہر شخص
انّه من سكانه فقام	وہاں سکونت کی تمنا کرے گا۔ یہ
اليه الاصبغ بن نباتة	سن کر اصبغ بن نباتہ کھڑے ہو گئے
فقال: يا امير المؤمنينؑ	اور عرض کی کہ یا امیر المومنین! دجّال
من الدّجال؟ فقال:	کون ہے؟ فرمایا، آگاہ ہو جاؤ، کہ
الاان الدّجال صائد بن	دجّال صائد بن صید ہے، وہ شقی
الصيد فالشقى من	ہے جو اس کی تصدیق کرے اور وہ
صدقه، والسعيد من كذبه	سعید ہے جو اس کی تکذیب کرے

يخرج من بلده يقال
لها اصبهان من قرية
تعرف اليهودية عينه
اليمنى ممسوحة والاخرى
فى جبهته تضيئ كانها
كوكب الصبح فيها
علقه كانها ممزوجة
بالدّم بين عينيه
مكتوب "كافر" يقراء
كلّ كاتب واُمّى
يخوض البحار، وتسير
معه الشمس، بين
يديه جبل من دخان
وخلفه جبل ابيض
يرى النّاس انه طعام،
يخرج فى قحط شديد تحته
حمارا قمر خطوه حمارة ميل
تطوى له الارض منهلا
منهلا ولا يمر بماء

وہ اصفہان نامی ایک شہر اور
یہودیہ نامی ایک گاؤں سے خروج
کرے گا۔ اس کی داہنی آنکھ نہیں
ہو گی اور دوسری آنکھ پیشانی پر ہو گی
اور صبح کے ستارے کی طرح روشن
ہو گی۔ اس کی آنکھ میں کوئی چیز ہو
گی جو جمے ہوئے خون کی طرح ہو گی۔
اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان
تحریر ہو گا کہ کافر ہے اور ہر پڑھا لکھا
اور جاہل اسے پڑھ سکے گا اور سمندروں
کو پار کرے گا اور سورج اس کے ساتھ
چلے گا۔ اور اس کے سامنے دھوئیں
کا پہاڑ ہو گا اور اس کے پیچھے ایک سفید
پہاڑ ہو گا، جسے لوگ غذا سمجھیں گے
اور وہ شدید قحط کے زمانہ میں خروج
کرے گا اور ایک سفید گدھے پر سوار
ہو گا۔ اس کے گدھے کا ایک قدم
ایک میل ہو گا۔ زمین اس کے قدموں
کے نیچے سمٹتی جائے گی وہ جس پانی

الاغار الی یوم القیامة
ینادی باعلی صوتہ یسمع
ما بین الخافقین، من
الجنّ والانس والشیاطین
یقول: الی اولیائی انا
الّذی خلق فسوّی،
وقدر فھدی، انا ربکم
الاعلیٰ۔ وکذب عدو
اللہ انہ الاعور۔ یطعم
الطعام ویمشی فی
الاسواق، وان ربّکم
عزّ وجلّ لیس باعور۔
ولا یطعم ولا یمشی
ولا یزول رتعالی اللہ عن
ذالک علوا کبیرا)
الا وان اکثر اشیاعہ یومئذ
اولاد الزّنا واصحاب
الطیالسة الخضر، یقتلہ اللہ
عزوجل بالشام علیٰ عقبة، تعرف

کے قریب سے گزرے گا وہ قیامت تک
کے لیے خشک ہو جائے گا، وہ بلند آواز
سے خطاب کرے گا، جسے مشرق و مغرب
تک جن و انس اور شیطان سنیں گے
اور وہ کہے گا کہ اے میرے دوستو!
آؤ میرے پیچھے میں ہی وہ ہوں جس
نے خلق کیا اور توازن و اعتدال بخشا
اور رزق مقرر کیا اور پھر ہدایت کی پس
میں تمہارا خدائے بزرگ و برتر ہوں
وہ دشمن خدا جھوٹا ہوگا اور یک چشم
ہوگا، کھانا کھائے گا اور بازاروں میں
راستہ چلے گا۔ جب کہ تمہارا رب نہ
یک چشم ہے اور نہ کھانا کھاتا نہ بازاروں
میں راستہ چلتا ہے نہ فنا پذیر ہے
اس زمانے میں دجال کے اکثر پیرو
زنا زادے اور سبز ریشمی لباس والے
لوگ ہوں گے۔ خدائے عزوجل شام
کی ایک پہاڑی پر جس کا نام "عقبیٰ
افیق" ہوگا۔ دجال کو قتل کرے گا۔

بعقبة افيق ثلاث ساعات من يوم الجمعة على يدى من يصلى المسيح عيسىٰ بن مريم خلفه۔

یہ قتل اللہ جمعہ کے دن تین ساعت بعد اس شخص کے ہاتھوں کروائے گا۔ جس کے پیچھے عیسیٰ بن مریم نماز پڑھیں گے۔

الا ان بعد ذلك الطامة الكبرىٰ قلنا: وما ذالك يا امير المؤمنين؟ قال: خروج دابة من الارض من عند الصفا، معها خاتم سليمان، وعصا موسىٰ، تضع الخاتم على وجه كل مؤمن، فيطبع فيه هذا مؤمن حقاً، وتضعه على وجه كل كافر حقاً حتى ان المومن لينادى الويل لك يا كافر وان الكافر ينادى طوبى لك يا مؤمن! وددت انى اليوم مثلك فافوز فوزاً ثم

آگاہ ہو جاؤ کہ اس کے بعد ایک بہت بڑا حادثہ رونما ہوگا۔ ہم نے پوچھا کہ "یا امیر المومنین! وہ حادثہ کیا ہے؟" فرمایا صفا کی طرف سے دابۃ الارض کا خروج ہے۔ اس کے ساتھ سلیمانؑ کی انگوٹھی اور موسیٰ کا عصا ہوگا۔ وہ اس انگوٹھی کو جس مومن کے چہرے پر رکھے گا تو اس پر تحریر ہو جائے گا کہ یہ مومن حقیقی ہے اور جس کافر کے چہرے پر رکھے گا تو اس پر نقش ہو جائے گا کہ یہ حقیقی کافر ہے۔ یہاں تک کہ مومن آواز دے گا کہ اے کافر تجھ پر وائے ہو اور کافر کہے گا کہ اے مومن! تیرا حال کتنا اچھا ہے مجھے یہ بہت پسند ہے

خطبۃ البیان

عن عبد الله بن مسعود رفعة الى علی بن ابی طالب علیه السلام لما تولی الخلافة بعد الثلاثة أتی الی البصرة فرقی جامعها وخطب الناس خطبة تذهل منها العقول وتقشعر منها الجلود فلما سمعوا منه ذلك اكثروا البكاء والنحیب وعلا الصراخ قال وكان رسول الله قد اسر الیه السر

حضرت عبد اللہ ابن مسعود[1] نے فرمایا کہ جب علی مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو بصرہ آئے اور شہر کی جامع مسجد کے منبر پر بیٹھ کر آپ نے ایسا خطبہ دیا کہ لوگوں کی عقلیں مدہوش ہوگئیں اور ان کے بدن تھرّا اُٹھے جب انہوں نے آپ کے اس خطبہ کو سُنا تو شدّت سے گریہ کیا اور نالہ و شیون کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔ حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ اسرار مخفیہ جو آپ کے اور خداوند عالم کے درمیان تھے۔ علی کو پوشیدہ طور پر بتلا دیئے

---

[1] یہ مشہور صحابیٔ رسول نہیں ہیں بلکہ ایک راوی ہیں۔

الخفی الّذی بینه وبین الله
عزوجلّ فلاجل ذلك انتقل
النّور الّذی کل فی وجه
رسول اللهؐ الی وجه علی بن
ابی طالب علیه السلام قال:
قال او مات النّبیؐ فی مرضه
الّذی أوصی فیه لعلی امیر
المومنینؑ وکان قد اوصی
امیرالمومنینؑ ان یخطب
النّاس خطبة البیان فیها
علم کان ومایکون الی یوم
القیمة قال فقام امیرالمومنین
علیه السلام بعد موت النبیؐ
صابرا علی ظلم الامة الی أن
قرب أجله وحان وصایة
النبیؐ بالخطبة الّتی
تسمی خطبة البیان
فقام امیرالمومنین
علیه السّلام بالبصرة

تھے۔ یہی سبب ہے کہ وہ نور جو رسُول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک
میں تھا وہ علی ابن ابی طالب کے
چہرے میں منتقل ہو گیا تھا۔ اور پیغمبر
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مرض میں
انتقال فرمایا۔ اس میں امیرالمومنینؑ
کو وصیّت بھی کی تھی اور یہ وصیّت
بھی کی تھی کہ وہ لوگوں کے سامنے
خطبۃ البیان کو بہ طور خطبہ ارشاد فرما
دیں جس میں پورے ماضی اور قیامت
تک کے مستقبل کا علم ہے۔ پھر علیؑ
نے وفاتِ رسُول کے بعد اُمّت
کے مظالم پر صبر کیا اور اس پر قیام
کیے رہے۔ یہاں تک کہ ان کی
زندگی کا پیمانہ چھلک اُٹھا اور
اس خطبہ کے سلسلے میں رسُول اللہ
کی وصیّت پر عمل کرنے کا مرحلہ
آگیا۔ پس امیرالمومنین اُٹھے اور
منبر پر تشریف فرما ہوں۔ یہ آپ

ترفع الدابة راسها فيراها
من بين الخافقين
باذن الله عز وجل بعد
طلوع الشمس من
مغربها فعند ذالك
ترفع التوبة فلا
توبة تقبل، ولا عمل
يرفع" ولا ينفع نفسًا
ايمانها لم تكن امنت
من قبل او كسبت
في ايمانها خيرا ثمّ
قال عليه السّلام: لا
تسألوني عما يكون
بعد ذالك فانّهُ
عهد الى حبيبي عليه
السلام ان لا اخبر به
غير عترتي فقال
النزال بن سبرة لصعصعة
ما عنى امير المؤمنين

کہ کاش میں بھی تیری طرح کامیاب و
کامران ہوتا۔ پھر وہ دابہ اپنے سر کو
بلند کرے گا اور مشرق و مغرب کے لوگو
خدا کے اذن سے اسے اس وقت
دیکھیں گے جب سُورج اپنے مغرب
سے طلوع کرے گا۔ اس وقت درِ توبہ
بند ہو جائے گا نہ توبہ قبول ہوگی اور نہ
کوئی عمل صالح آسمان کی طرف جائے
گا اور نہ کسی کا ایمان اسے فائدہ پہنچائے
گا اگر اس نے پہلے سے ایمان قبول
نہ کیا ہو یا ایمان کی حالت میں خیر
نہ کیا ہو۔ پھر فرمایا اس کے بعد اس
کے واقعات مجھ سے نہ پوچھو، اس
لیے کہ میں نے اپنے حبیب رسُول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ
عہد کیا تھا کہ اپنی عترت کے علاوہ
کسی اور کو اسکی اطلاع نہ دوں گا۔ نزال
ابن سبرہ نے صعصعہ سے پُوچھا
کہ اس بات سے امیر المومنینؑ کی

بهذا القول: فقال صعصعة يا ابن سبرة ان الّذی یصلی خلفه عیسی بن مریم هو الثانی عشر من العترة التّاسع من ولد الحسین بن علی، وهو الشمس الطّالعة من مغربها یظهر عند الرّکن و المقام یطهر الارض و یضع میزان العدل فلا یظلم احد فاخبر امیر المومنین علیه السلام ان حبیبه رسول الله صلّی الله علیه و آله وسلم عهد الیه الا یخبر بما یکون بعد ذٰلک غیر عترته الائمة [1]

(صلوات الله علیهم اجمعین)

کیا مراد ہے؟ صعصعہ نے جواب دیا کہ اے ابن سبرۃ! وہ شخص جس کے پیچھے عیسٰی بن مریم نماز پڑھیں گے وہ عترتِ رسولؐ کا بارہواں اور اولادِ حسینؑ کا نواں امام ہو گا۔ یہ وہی سورج ہے جو اپنے مغرب سے طلوع ہوگا، وہ رکن مقام کے قریب ظاہر ہوگا، زمین کو پاک کرے گا۔ میزانِ عدل کو قائم کرے گا۔ پھر اس کے بعد کوئی کسی پہ کوئی ظلم نہیں کرے گا اور امیر المؤمنین نے یہ بھی کہا ہے کہ ان کے حبیبؐ رسول اللہ نے ان سے عہد لیا تھا کہ اس کے بعد جو کچھ ہوگا وہ ائمہ اہل بیت کے علاوہ کسی اور کو نہ بتلائیں۔

---

[1] بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۱۹۳

ورقى المنبر وهى آخر خطبة
خطبها فحمد الله و أثنى
عليه وذكر النبيؐ، فقال:
ايها الناس أنا وحبيبى محمدؐ
كهاتين وأشار بسبابته
والوسطى ولولا آية فى
كتاب الله لنبأتكم بما
فى السمٰوٰت والارض وما
فى قعر هذا فما يخفى
على منه شئ ولا تعزب
كلمة منه وما اوحى الىٰ
بل هو علم علمنيه
رسول اللهؐ لقد امر لى
الف مسئلة فى كل مسئلة
الف باب فى كل باب
الف نوع فاسئلونى
قبل ان تفقدونى
اسئلونى عما دون
العرش اخبركم ولولا

کی زندگی کا آخری خطبہ تھا۔ آپ نے
پہلے حمد وثنائے الٰہی کی پھر رسولِ اکرمؐ
کا ذکر خیر فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا اے
لوگو! مَیں اور میرے حبیب محمد رسول
اللہ اس طرح ہیں (کلمہ والی انگلی اور درمیان
والی انگلی کو ملا کر دکھلایا) اگر خدا کی
کتاب میں ایک آیت نہ ہوتی تو میں
تمہیں آسمان وزمین میں جو کچھ ہے بتلا
دیتا اور اس کی تہہ میں کیا ہے وہ بھی
بتلا دیتا۔ پس اس کی کوئی شئے مجھ سے
مخفی نہیں ہے اور اس کا کوئی کلمہ مجھ
سے اوجھل نہیں ہے اور (یاد رکھو کہ)
میری طرف وحی نہیں کی گئی ہے۔ بلکہ
یہ وہ علم ہے جسے رسول اللہ نے مجھے
تعلیم کیا ہے۔ انہوں نے پوشیدہ طور
سے مجھے ہزار مسئلے بتائے ہیں اور ہر
مسئلے میں ہزار باب ہیں اور ہر باب
میں ہزار نوع ہیں۔ پس مجھ سے پوچھو
قبل اس کے کہ تم مجھے گم کر دو۔ عرش

ان يقول قائلكم ان علی	کے علاوہ مجھ سے پوچھو میں تمہیں بتلاؤں
ابن ابی طالب علیه السّلام	گا۔ اور اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ تمہارا
ساحر كما قيل فی	کہنے والا کہے گا کہ علی ابن ابی طالب
ابن عمّی لاخبرتكم	جادوگر ہے۔ جیسا کہ میرے ابن عم
بمواضع أصلاً مكم وبما	کے بارے میں کہا گیا تو تمہارے خوابوں
فی غوامض الخزائن	کے موارد بتلا دیتا اور خزانوں
(المسائل) ولاخبرتكم	(یا مسئلوں) کے پوشیدہ راز بتلا
بما فی قرار الارض	دیتا۔ اور میں تمہیں بتلاتا کہ زمین کی تہہ
وهذه هی خطبة	میں کیا ہے۔ اور یہ ہے آپ کا وہ
الّتی خطب وهی	خطبہ جو آپ نے ارشاد فرمایا تھا۔
خطبة البيان۔	اور اس کا نام خطبۃ البیان ہے۔

پہلے آپ نے تفصیل کے ساتھ پروردگارِ عالم کے اوصافِ جمیلہ و جلیلہ کا ذکر فرمایا۔ پھر رسُول اکرمؐ کا انتہائی جامع اور مبارک تذکرہ فرمایا، پھر ارشاد فرمایا: ايها النّاس سار المثل وحقق العمل وكثر الوجل وقرب الاجل ودنا الرّحيل ولم يبق من عمری الا القليل فأسلونی قبل ان تفقدونی۔ اے لوگو! جو نمونہ تھا وہ جا رہا ہے اور موت محقق ہو چکی ہے اور خوف و ترس بڑھ گیا ہے۔ اور کوچ کا وقت قریب آ گیا ہے اور میری عُمر سے ایک قلیل وقفہ کے علاوہ کچھ باقی نہیں ہے، تو مجھ سے پوچھ لو قبل اس کے کہ تم مجھے گم کر دو۔

اس کے بعد آپ نے اپنے سو (۱۰۰) اہم فضائل اَنَا (مَیں) کے ساتھ بیان فرمائے ہیں۔ انہیں اس لیے ذکر نہیں کیا جارہا ہے کہ وہ ہمارے موضوع سے براہ راست مربوط نہیں ہیں۔ مزید یہ کہ بعض جملے قابلِ تشریح ہیں اور بعض قابلِ تاویل، جس کی اس مختصر رسالے میں گنجائش نہیں ہے۔

ایک سو ایک ویں (۱۰۱) فضیلت میں آپ نے ارشاد فرمایا "اَنَا ابُوالمھدی القائم فی آخر الزمان۔ مَیں مہدی کا پدر ہوں جو آخری زمانے میں قیام کرے گا۔ یہ سن کر مالک اشتر اُٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یا امیرالمومنینؑ آپ کی اولاد میں یہ قائم کب قیام کرے گا۔ اس وقت آپ نے جواب میں فرمایا:

فقال علیہ السلام اذا	جب باطل اور نارو امقدم ہو اور
زھق الزاھق وخفت	جب حق و حقیقت خفیف ہوں اور
الحقائق ولحق اللاحق	جب پہنچنے والی چیز پہنچ جائے اور
وثقلت الظھور وتقاربت	جب پشتیں بھاری ہو جائیں اور امور
الامور وحجب النشور و	ایک دوسرے کے قریب آجائیں اور
ارغم المالك وسلك	اظہار سے روک دیا جائے اور مالک
السالك وھلك الھالك	کی ناک رگڑی جائے اور جب قدم
وعمت القنوات و	بڑھانے والا قدم بڑھاتا جائے اور
بغت العشیرات و	جب ہلاک ہونے والا ہلاک ہو جائے
کثرت الغمرات	اور جب نہریں خشک ہو جائیں اور

وقصر الامد ودهش	جب قبیلے باغی ہو جائیں اور جب
العدد وهاجت الوساوس	سختیاں زیادہ ہو جائیں (یا کینے بڑھ
وعيطل العساعس	جائیں) اور عمر کوتاہ ہو جائے اور
(الفسارس) وماجت	(فتنوں کی) تعداد دہشت زدہ کر دے
الامواج وضعف الحاج	اور وسوسے ہیجان انگیز ہوں اور
واشتد الغرام و	جب بھیڑیئے (ساہی) مجتمع ہو جائیں
ازدلف المخصام و	اور جب موجوں میں تموّج آ جائے۔
واختلف العرب	اور جب حج کرنے والا کمزور و ناتواں
واشتد الطلب	ہو جائے اور جب والہانہ پن میں
ونكص الهرب	شدت آ جائے اور جب دشمن ایک
وطلبت الديون	دوسرے کے مقابل صف آرا ہو جائیں
وذرفت العيون	اور قوم عرب کے درمیان اختلاف
وغبن المغبون	پیدا ہو جائے اور طلب شدید ہو
وشاط المتشاط	جائے اور ڈرنے والے پیچھے ہٹ
وهاط الهياط	جائیں اور جب قرضے مانگیں جائیں
وعجز المطاع	اور آنکھوں سے آنسو رواں ہوں،
واظلم الشعاع	اور کم عقل دھوکہ کھا جائے اور جب
وصمت الاسماع	خوش ہونے والا ہلاک ہو جائے۔
وذهب العفاف	اور جب شورش کرنے والے شورش کریں

وسجسج الانصاف	اور جس کی اطاعت کی جاتی ہو وہ عاجز
واستحوذ الشیطان و	درماندہ ہو جائے اور کرن (نورِ شمس) تاریک
عظم العصیان و	ہو جائے اور سماعتیں بہری ہو جائیں
حکمت النسوان	اور پاک دامنی رخصت ہو جائے اور جب
وفدحت الحوادث	عدل و انصاف قابل علامت بن جائے
ونفثت النوافث	اور جب شیطان مسلط ہو جائے
وهجم الوائب	اور جب گناہ بڑے ہو جائیں اور عورتیں
واختلف الاهواء	حکومت کریں اور جب سخت اور دُشوار
وعظمت البلوی	حادثے رونما ہونے لگیں اور جب زہر برسانے
واشتدت الشکوی	والے زہر برسائیں اور جب کودنے والا ہجوم
واستمرت الدعوی	کرے اور خواہشات مختلف ہو جائیں اور
وقرض القارض	بلائیں بزرگ ہو جائیں اور شکوے (شکایتیں)
ولمظ اللامظ	شدت اختیار کرلیں اور دعوے مسلسل جاری
وتلاحم الشداد	رہیں اور تجاوز کرنیوالا اپنی حد سے تجاوز کر
ونقل الملحاد	جائے اور غضبناک ہونے والا غضبناک ہو
وعجت الفلاة	جائے اور جب جنگوں میں سرعت پیدا ہو
ونضل البارح	جائے اور دین پر معترض ہونے والا تیز زبان ہو
وعمل الناسح	جائے اور بیابان دھول سے اٹ جائیں
وزلزلت الارض	اور حکمران فریاد کرنے لگیں اور ایذا رسانی کرنے

وعطل الفرض
وكبت الامانة
وبدت الخيانة
وخشيت الصيانة
واشتد الغيط و
اراع الفيض و
قاموا الادعياء
وقعدوا الاولياء
وخبثت الاغنياء
ونالوا الاشقياء
ومالت الجبال
واشكل الاشكال
وشيع الكربال
ومنع الكمال وساهم
الشحيح ومنع الفليح
وكفكف الترويح و
خدخد البلوع و
وتكلكل الهلوع و
فدفد مذعور وتدند

والا ایذا کے تیر برسائے اور مٹی ڈالنے والا مٹی
ڈالے اور زمین کو زلزلہ آجائے اور فرض (خدا
وندی) معطل ہو جائے اور امانت ضائع ہو جائے
اور خیانت آشکار ہو جائے اور حفاظت رکھنے
والی طاقتیں) خوف زدہ ہو جائیں غیظ و غضب
شدید ہو جائے اور موت لوگوں کو ڈرائے اور
منہ بولے اٹھ کھڑے ہوں اور (سچے) دوست
بیٹھ جائیں اور صاحبانِ دولت خبیث
ہو جائیں اور شقی لوگ (اعلیٰ مقامات تک)
پہنچ جائیں اور معاشرہ کے دانشور حق سے
پھر جائیں اور امور مبہم ہو جائیں اور سستی
اور ناچاری عام ہو جائے اور کمال سے روکا
جائے اور بخیل و حریص قرعہ میں ایک دوسرے
پر غلبہ کی کوشش کریں اور کامیاب انسان
روک دیا جائے اور عافیت لوگوں تک پہنچنے
سے روک لی جائے اور جب بہت کھانیوالا تیزی
دکھلائے اور جب بے صبر اور ڈرپوک انسان اپنے
سروگردن کو جھکائے اور ڈرپوک بہت تیز
دوڑنے لگے اور جب تاریکی بکھرنے لگے

الديجور ونكس	اور جب بدمزاج اپنا چہرہ بگاڑے اور
المنشور وعبس العبوس	شب روی کرنے والا بجیر روک دیا جائے
وكسكس الهموس و	اور دانا نکتہ رس انسان کو قریب کرلیا
اجلب الناموس	جائے اور جب گائے کا بچھڑا سبک روی
ودعدع الشقيق و	سے دوڑنے لگے[1] اور وہ چیز[2] اوپر سے
جرشما لانيق ونور	نیچے گرے جو حیران کن ہو اور افیق[3] کو روشن
الافيق واذاد الزائد	کردے اور دور کرنے والا دور کردے اور
وراد الرايد وجد	جستجو کرنے والا جستجو کرے اور کوشش
المجدود ومد الممدود	کرنے والا کوشش کرے اور رنج دینے
وكد الكلود وحد	والا رنج دے اور غضب ناک ہونے والا
المحدود ونطل	غضب ناک ہوجائے اور جب ناروا خون
الطليل وغلغل	بہنے لگے اور کینہ پرور شخص کہیں پیغام
الغليل وفضل	بھیجے اور اضافہ والے کو مزید اضافہ ہو
الفضيل وشتت	اور جو منتشر ہیں وہ مزید منتشر ہوں اور
الشتات وشمتت	شماتت کرنے والے شماتت کریں اور

---

۱ کم سن بچے اہم امور میں مداخلت کرنے لگیں

۲ یہ چیزیں برق بھی ہوسکتی ہیں اور خطرناک آتشیں اسلحہ بھی جو جہاز سے گرایا جائے یا فضا سے آئے۔

۳ افیق اردن میں ایک گھاٹی ہے۔

الشمات وكد الهرم	بہت بوڑھا شخص رنج وتعب میں
وقصم القصم و	گرفتار ہو اور ٹوٹنے والا ٹوٹ جائے
سدم السدم ونال	اور غضب ناک ہونے والا نادم و
الزاهب وداب الدائب	پشیمان ہو اور قلیل حصہ پائے اور کوشش
ونجم ثاقب وورد	کرنے والا کوشش کرتا ہے اور قسم ہے
القرآن واحمر الديران	نجم ثاقب[1] کی اور قرآن کو زینت دیا
وسدس الشرطان	جائے اور دیبر[2] (یا سرائے) سرخ ہو
وربع الزبرقان و	جائیں۔ اور جب کہ شرطان[3] تسدیس
ثلث الحمل وساهم	میں ہو اور زبرقان[4] حالت تربیع میں ہو
زحل وافل العرار	اور زحل[5] سہم کے خانے میں ہو اور وہ
ومنع الدّبار و	ہر چیز جو دوسری چیز کی طرف پلٹتی ہو ناپید

---

۱ بعض لوگوں نے اس سے ستارۂ زحل کو مراد لیا ہے۔

۲ بعض محققین نے اسے دبران (بجائے دیرانی) پڑھا ہے۔ دبران چاند کی اٹھائیس منزلوں میں سے چوتھی منزل ہے (نوائب الدہور)

۳،۴ یہ علم نجوم کی اصطلاحیں ہیں شرطان برج حمل کے دو ستارے ہیں اور تسدیس چاند کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے۔ زبرقان چاند ہے۔

۵ زحل مقارنیہ کی حالت میں ہوگا (نوائب الدہور) نجوم کی ان اصطلاحوں کو سمجھنے کے لیے اس علم کی کتابوں کی طرف رجوع کیا جائے۔

اثبت الاقدار وكملت	ہو جائے اور بصرہ اور مکہ کے درمیان کے
العشرة وسدس	میدان روک دیئے جائیں اور مقدرات
الزهرة وغمرت	ثابت ہو جائیں اور دس (علامات) مکمل
الغمرة وظهرت	ہو جائیں اور زہرہ[1] تسدیس میں ہو اور
الافاطس وتوهد	منتشر و پراگندہ افراد مختلف جگہوں سے جمع
الكساكس ونقدمهم	ہو جائیں اور ظاہر[2] ہو جائیں چپٹی ناکوں والے
النفايس فيكدحون	اور پست[3] قد چوڑے جسم والے تو ہم میں پڑ
الجزائر ويملكون	جائیں اور ان پر مقدم ہوں ایسے لوگ
الجزائر ويحدثون	جو عالی قدر ہوں اور آزاد عورتوں کو معیوب
كيسان ويخربون	قرار دیں اور جزیروں کے مالک ہو جائیں
خراسان ويصرفون	اور حیلہ و مکر ایجاد کریں اور خراسان کو خراب
الحلسان ويهدمون	کریں اور خانہ نشینوں کو خانہ نشین سے
الحصون ويظهرون	پلٹا دیں اور قلعوں کو مسمار کر دیں اور پوشیدہ
المصون ويقتطفون	چیزوں کو ظاہر کر دیں اور شاخوں کو کاٹ

---

[1] زحل مقارنیہ کی حالت میں ہوگا (نوائب الدہور) نجوم کی ان اصطلاحوں کو سمجھنے کے لیے اس علم کی کتابوں کی طرف رجوع کیا جائے۔

[2] یہ ترک ہیں جو قنطورہ کی نسل سے ہیں۔

[3] غالباً اس سے مراد چینی ہیں۔

الغصون و یفتحون
العراق و یحجون
الشقاق بدم مراق
فعند ذالك ترقبوا
خروج صاحب الزمان
ثمّ انه جلس علی
اعلا مرقاة من
المنبر وقال آه!
ثم آه لتعریض الشفاة
وذبول الافواه قال
فالتفت یمینا وشمالا
ونظر الی بطون العرب و
سادتهم ووجوه اهل
الکوفة وکبار القبائل
بین یدیه وهم صموت
کان علی رؤسهم
الطیر فتنفس الصعداء
وان کمدا وتململ حزینًا
وسکت هنیئة فقام

ڈالیں اور عراق کو فتح کرلیں اور دشمنی
کرنے میں تیزی دکھلائیں اس خون کے
سبب جو بہایا گیا ہو۔ پس اس وقت
صاحب الزمان کے خروج کے منتظر
رہو۔ پھر آپ منبر کے بلند ترین زینے
پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر فرمایا کہ ہونٹوں
کے کنایہ میں یہ بات کرنے پر اور دہنوں
کی پژمردگی پر آہ ہے۔ پھر آہ ہے۔
راوی کا بیان ہے کہ آپ نے داہنے
اور بائیں نظر کی اور آپ نے عرب کے
عشیروں اور ان کے سرداروں اور شرفائے
اہل کوفہ اور بزرگان قبائل جو آپ کے
سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان پر نگاہ
ڈالی اور وہ لوگ اس طرح دم سادھے
ہوئے تھے جیسے ان کے سروں پر پرندے
بیٹھے ہوں۔ پھر آپ نے ایک ٹھنڈی
سانس لی اور ایک غمناک چیخ ماری اور
حزن واندوہ کا اظہار کیا اور کچھ دیر ساکت
رہے۔ اتنے میں سوید ابن نوفل جو خوارج

الیہ سوید بن نوفل و	کے سرداروں میں تھا۔ ایک تمسخر کرنے والے
ھو کالمستھزئ وھو	کی طرح اُٹھ کے کھڑا ہوگیا اور کہنے لگا
من سادات الخوارج فقال	کہ اے امیرالمومنین جو چیزیں آپ نے
یا امیرالمؤمنینؑ انت	ذکر کی ہیں کیا آپ ان کے سامنے حاضر
حاضر ما ذکرت وعالم	ہیں اور جو بھی آپ نے خبر دی ہے۔ کیا
بما اخبرت قال فالتفت	آپ اسے جانتے ہیں؟ راوی کہتا ہے
الیہ الامام علیہ السّلام	کہ امام اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اسے
ورمقہ بعینہ رمقۃ	نگاہِ غضب سے گھور کے دیکھا، جس
الغضب فصاح سوید بن	پر سوید ابن نوفل نے ایک بڑی چیخ
نوفل صیحۃ عظیمۃ	ماری اس عذاب کے سبب جو اس
من عظم نازلۃ نزلت	پر نازل ہوا تھا۔ اور اسی وقت مر گیا
بہ فمات من	اور لوگ اسے اُٹھا کر اس حالت میں
وقتہ وساعتہ فاخرجوہ	مسجد سے باہر لے گئے کہ اس کا جسم
من المسجد وقد تقطع	ٹکڑے ٹکڑے ہو چکا تھا۔ پھر آپؑ
اربا اربا فقال علیہ السّلام	نے فرمایا کہ کیا استہزاء کرنے والے
ابمثلی یستھزئ	یا مجھ جیسے شخص کا استہزاء کرنے والے
المستھزءون ام علی	اعتراض کرتے ہیں۔ کیا مجھ جیسے شخص
یعترض المتعرضون	کے لائق ہے یہ بات کہ وہ اس
او یلیق لمثلی أن یتکلم	بات کو بیان کرے۔ جسے نہیں جانتا

بما لا یعلم ویدعی
مالیس لہ بحق هلك
واللّٰہ المبطلون وایم
اللّٰہ لو شئت ما ترکت
علیها من کافر
باللّٰہ ولا منافق
برسولہ ولا مکذب
بوصیہ وانّما اشکو
بثّی وحزنی الی اللّٰہ
واعلم من اللّٰہ ما
لا تعلمون قال فقام
الیہ صعصعہ ابن
صوحان ومیثم وابراهیم
بن مالك الاشتر وعمرو
بن صالح فقالوا یا
امیر المؤمنین لنا ما یجری
فی آخر الزّمان فان قولك
یحیی قلوبنا و یزید فی
ایماننا فقال حبا وکرامۃ

اور اس چیز کا دعوای کرے جس کا اسے
حق نہیں ہے۔ خدا کی قسم باطل (کام) انجام
دینے والے ہلاک ہوں گے اور میں خدا کی قسم
کھاتا ہوں کہ اگر میں چاہوں تو روئے زمین
پر خدا کے منکر کو رسُول کے منافق کو اور
وصیِ رسول کے مکذب کو زندہ نہ چھوڑوں
میں اپنے حزن و اندوہ اور شکوہ کو فقط اور
فقط خدا پر چھوڑ رہا ہُوں اور وہ کچھ خدا
کی طرف سے جانتا ہُوں جو تم نہیں جانتے
ہو۔ اس موقع پر صعصعہ ابن صوحان اور
میثم اور ابراہیم ابن مالک اشتر اور عمرو
بن صالح اُٹھ کر کھڑے ہو گئے اور کہنے
لگے کہ یا امیر المومنین زمانے کے آخر
میں جو ہونے والا ہے وہ ہمارے لیے
بیان فرمائیں۔ اس لیے کہ آپ کا بیان
ہمارے دلوں کی حیات کا باعث ہے
اور ہماری ایمان میں اضافے کا سبب
ہے آپ نے فرمایا ضرور تمہاری خوشی
پوری کروں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ

ثمّ نهض علیه السّلام
قائما وخطب خطبة
بلیغة تشوق الی الجنّة
ونعیمها وتحذر من النّار
وجحیمها ثمّ قال علیه
السّلام ایّها النّاس انّی
سمعت اخی رسول اللهؐ
یقول تجتمع فی اُمّتی
مأة خصلة لم تجتمع
فی غیرها فقامت العلماء
والفضلاء یقبلون بواطن
قدیمه وقالوا یا امیر المومنین!
نقسم علیك بابن عمّك
رسول اللهؐ ان تبیّن لنا
مایجری فی طول الزمان
بکلام یفهمه العاقل و
الجاهل قال علیه السّلام
ثمّ انه حمد الله واثنی
علیه وذکر النّبیؐ فصلی علیه

پھر آپ کھڑے ہُوئے اور ایک بلیغ
خطبہ ارشاد فرمایا جس میں جنت کی
تشویق اور آتشِ جہنّم سے تحذیر تھی۔
پھر فرمایا اے لوگو! مَیں نے اپنے بھائی
رسول اللہؐ سے سُنا ہے کہ فرمایا کہ
میری اُمّت میں سو (۱۰۰) خصلتیں جمع
ہوں گی جو کسی اور قوم میں جمع نہیں ہوئیں
یہ سُن کر علماء و فضلاء اُٹھ کھڑے
ہُوئے اور آپ کے تلووں کو چومنے
لگے اور کہنے لگے یا امیر المومنین! ہم
آپ کو آپ کے ابنِ عم رسُول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ کی قسم دیتے ہیں کہ زمانے
کے طول میں جو ہونے والا ہے اُسے
اس طرح ہمارے لیے بیان فرمائیں
کہ عاقل اور جاہل دونوں سمجھ لیں۔
راوی کا بیان ہے کہ آپ نے حمد و
ثنائے الٰہی بیان کی پھر رسُول اللہ کا ذکر
مبارک فرمایا اور کہا کہ میری موت
کے بعد سے جو کچھ وقوع پذیر ہوگا،

وقال أنا مخبركم بما
يجري من بعد موتي وبما
يكون الى خروج صاحب
الزمان القائم بالامر من
ذرية ولد الحسين والى
مايكون في آخر الزمان
حتّى تكونوا على حقيقة
من البيان فقالوا متى
يكون ذلك يا امير المؤمنين
فقال عليه السّلام اذا
وقع الموت في الفقهاء
وضيعت امة محمّد
المصطفى الصّلاة واتبعوا
الشهوات وقلت الامانات و
كثرت الخيانات وشربوا
القهوات واستشعروا شتم
الاباء والامهات ورفعت الصلاة
من المساجد بالخصومات و
جعلوها مجالس الطعامات و

اور میرے بیٹے حسینؑ کی ذریّت سے
قیام کرنے والے صاحب الزمان کے
خروج تک جو کچھ ہوگا وہ بتلا رہا ہوں
تاکہ تم اس بیان کی حقیقت سے آگاہ
ہوجاؤ۔ انہوں نے پوچھا یا امیرالمومنینؑ
یہ کب ہوگا؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا
کہ جب فقہا میں موت واقع ہوجائے
اور محمد مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وآلہ) کی
اُمّت نمازوں کو ضائع کردے اور
لوگ خواہشوں کی پیروی کرنے لگیں۔
اور جب امانتیں ضائع ہوجائیں اور
خیانتیں بڑھ جائیں اور لوگ مختلف قسم
کے نشہ آور مشروبات (قہوات) پینے
لگیں اور ماں باپ کو گالی دینا اپنا شعار
بنالیں اور جھگڑوں کے سبب مسجدوں
سے نمازیں اُٹھ جائیں اور وہاں کھانوں
کی نشستیں ہونے لگیں۔ برائیاں بڑھ
جائیں اچھائیاں کم ہوجائیں اور آسمانوں
کو نچوڑا جانے لگے اس وقت سال

اکثرو من السيّئات و قالوا
من الحسنات وعوصرت
السمٰوات فحينئذ تكون
السنّة كالشهر والشهر
كالاسبوع والاسبوع كاليوم
واليوم كالساعة ويكون
المطر قيظًا والولد غيضًا و
يكون اهل ذلك الزمان لهم
وجوه جميلة وضمائر رديّة من
رآهم اعجبوه ومن عاملهم
ظلموه وجوههم وجوه الآدمين
وقلوبهم قلوب الشياطين
فهم امرّ من الصبر وانتن
من الجيفة وانجس من
الكلب وأروغ من الثعلب واطمع
من الاشعب والزق من
الجرب لا يتناهون
عن منكر فعلوه ان
حدثتهم كذّبوك

مہینوں کی طرح اور مہینہ ہفتہ کی طرح
اور ہفتہ ایک دن کی طرح اور دن ایک
گھنٹے کی طرح ہو جائے گا۔ اس وقت
بغیر موسم کے بارش ہو گی۔ اور بیٹا
ماں باپ سے دل میں کینہ رکھے گا
اس زمانے کے لوگوں کے چہرے
خوبصورت اور ضمیر مُردہ ہوں گے۔
جو انہیں دیکھے گا پسند کرے گا اور
جو ان سے معاملہ کرے گا وہ اس پر
ظلم کریں گے ان کے چہرے آدمیوں
کے اور قلوب شیطانوں کے ہوں گے۔
وہ لوگ صبر سے زیادہ کڑوے،
مردار سے زیادہ بدبودار، کتے سے زیادہ
نجس اور لومڑی سے زیادہ چالاک
اور اشعب سے زیادہ حریص اور جرب
سے زیادہ چپکنے والے ہوں گے
جن برائیوں پر عامل ہوں گے اُن سے
باز نہیں آئیں گے اگر تم ان سے گفتگو
کرو گے تو تم سے جھوٹ بولیں گے۔

وان امنتهم خانوك
وان وليت عنهم اغتابوك
وان كان لك مال
حسدوك وان بخلت
عنهم: بغضوك وان
وضحتهم شتموك
سماعون للكذب
أكالون للسحت يستحلون
الزنا والخمر و
لمقالات والطرب
والغناء والفقير بينهم
ذليل حقير والمؤمن
ضعيف صغير والعالم
عندهم وضيع الفاسق
عندهم مكرم والظالم
عندهم معظم والضعيف
عندهم هالك والقوى
عندهم مالك لا يأمرون
بالمعروف ولا ينهون عن

اگر انہیں امانت دار بناؤ تو خیانت
کریں گے اور اگر ان سے روگردانی
کروگے تو تمہارے پیٹ پیچھے غیبت
کریں گے اور اگر تمہارے پاس مال ہوگا
تو حسد کریں گے۔ اگر ان سے بخل
کروگے تو دشمنی کریں گے اور اگر تم
ان کی تعریف کروگے تو تم کو گالیاں دیں
گے۔ وہ جھوٹ سننے اور حرام کھانے
کے عادی ہوں گے، وہ زنا، شراب،
آلات موسیقی اور ساز و آواز کو جائز
جان کر استعمال کریں گے۔ فقر ان کے
درمیان ذلیل و حقیر ہوگا اور مومن کمزور
اور کم حیثیت ہوگا اور عالم ان کے
نزدیک پست درجہ اور فاسق ان کے
نزدیک عالی مرتبت ہوگا اور ظالم ان
کے نزدیک قابل تعظیم ہوگا اور کمزور
انسان قابل ہلاکت ہوگا اور طاقت
رکھنے والا ان کا مالک ہوگا۔ اور وہ
امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کریں

المنکر الغنی عندهم
دولة الامانة مغنمة
والزکاة مغرمة ویطیع
الرّجال زوجته ویعصی
والدیه ویجفوهما و
یسعی فی هلاک اخیه
وترفع أصوات الفجّار
و یحیون الفساد والغناء
والزناء ویتعاملون بالسحت
والرّباء ویجار علی العلماء
ویکثر مابینهم سفك
الدماء وقضاتهم یقبلون
الرّشوة وتتزوّج الامرأة
بالامرأة وتزف کما
تزف العروس الی زوجها
وتظهر دولة الصبیان
فی کلّ مکان ویستحل
الفتیان المغانی وشرب
الخمر وتکتفی الرّجال بالرجال

گے۔ ان کے نزدیک استغنا دولت
اور امانت مال غنیمت اور زکات
اور جرمانہ ہوگی۔ مرد اپنی بیوی کی اطاعت
اور والدین کے ساتھ نافرمانی اور جفا
کرے گا اور اپنے بھائی کو ہلاک کرنے
کی کوشش کرے گا۔ فاجروں کی آوازیں
بلند ہوں گی اور لوگ فساد، گانا اور
زناکاری کو پسند کریں گے۔ لوگ مال
حرام اور سُود سے کاروبار کریں گے۔
اور علماء کو سرزنش کی جائے گی۔ آپس
میں بہت خون ریزیاں ہوں گی۔ ان
کے قاضی رشوتیں قبول کریں گے اور
عورت عورت سے شادی کرے گی
اور اس طرح آمادہ ہوگی جس طرح اپنے
شوہر کے لیے آراستہ و آمادہ ہوتی ہے
اور ہر جگہ لڑکوں کی حکومت وسلطنت
ہوگی اور نوجوان گانے اور شراب نوشی
کو حلال کرلیں گے اور مرد مرد پر اکتفاء
کریں گے اور عورتیں عورتوں پر اکتفا کریں گی

والنّساء بالنّساء وتركب	اور عورتیں زینوں پر سواری کریں گی۔اس
السروج الفروج فتكون	وقت عورت ہر چیز میں اپنے شوہر
الامرأة مستولية على زوجها	پر مسلط ہو جائے گی اور لوگ تین ارادوں
في جميع الاشياء ونحج	سے حج کے لیے جائیں گے۔ دولت مند
النّاس ثلاثه وجوه الاغنياء	تفریح کے لیے متوسط طبقہ والا تجارت
للنزهة والاوساط للتجارة	کے لیے اور فقیر بھیک مانگنے کے
والفقراء للمسألة وتبطل	لیے اور احکام (شریعت) باطل و معطل
الاحكام وتحبط الاسلام	ہو جائیں گے اور اسلام پست ہو جائے
وتظهر دولة الاشرار	گا اور شریر لوگوں کی حکومت ظاہر ہوگی
ويحل الظلم في جميع	اور دنیا کے ہر حصہ میں ظلم سرایت کر
الامصار فعند ذالك	جائے گا اس وقت تاجر اپنی تجارت
يكذب التّاجر في	میں اور سنار اپنے کام میں اور ہر پیشہ والا
تجارته والصايغ في صياغته	اپنے پیشے میں جھوٹ بولے گا۔ اس
وصاحب كلّ صنعة في	وقت منافع کم ہو جائے گا۔ خواہشیں
صناعته فتقل المكاسب	ضیق میں ہونگی۔ نظریات میں اختلافات
وتضيق المطالب وتختلف	ہوں گے اور فساد بڑھ جائے گا اور
المذاهب ويكثر الفساد	نیکی کم ہو جائے گی۔ اس وقت لوگوں
ويقل الرشاد فعندها تسود	کے ضمیر سیاہ ہو جائیں گے۔ لوگوں
الضمائر ويحكم عليهم سلطان	پر ظالم و جابر بادشاہ حکومت کریگا

استقبلوه ومن اساءهم
يعظموه وتكثر اولاد الزنا
والاباء فرحون بمايرون
من اولادهم القبيح فلا
ينهوهم ولا يردونهم
عنه ويرى الرّجل من زوجته
القبيح فلا ينهاها ولا يردها
عنه ويأخذ ما تأتي به
من كد فرجها ومن
مفسد خدرها حتى لو
نكحت طولا وعرضا
لم تهمه ولا يسمع ما
قيل فيها من الكلام
الردي فذالك هو الديوث
الّذي لا يقبل الله له قولا
ولا عدلا ولا عذرا فاكله
حرام ومنكحه حرام فالوا
اجب قتله في شرع الاسلام
وفضيحته بين الانام

گے تو اس کا استقبال کریں گے۔ جو ان کی
برائی کرے گا اس کی تعظیم کریں گے۔ غیر حلال
زادوں کی کثرت ہو جائے گی اور باپ اپنی
اولاد کے اعمال قبیحہ کو دیکھ کر خوش ہونگے
نہ انہیں منع کریں گے نہ باز رکھیں گے مرد
اپنی زوجہ کو قبیح حالت میں دیکھے گا نہ اسے
منع کرے گا نہ اسے باز رکھے گا۔ بلکہ اس
کے حاصل کردہ مال کو خرچ کرے گا یہاں
تک کہ اگر وہ عورت طول وعرض میں مناکحت
کرتی پھرے تو وہ اسے متہم نہ کرے گا۔
اور اگر لوگ اس عورت کے بارے میں کچھ
کہیں گے تو کان نہیں دھرے گا تو یہی وہ
دیوث ہے خدا جس کا کوئی قول اور عذر
قبول نہیں فرمائے گا۔ اس کی غذا اور نکاح
حرام ہے اور شریعت اسلام میں اس کا
قتل اور لوگوں کے درمیان اس کی تذلیل
واجب ہے اور قیامت کے دن وہ جہنم
میں پھینک دیا جائے گا اس وقت کے
لوگ ماں باپ کو علانیہ گالیاں دیں گے

ويصلى سعيرا في يوم القيام
وفي ذلك يعلنون بشتم الآباء
والأمهات وتذل السادات
وتعلوا الانباط ويكثر الاختياط
فما أقل الاخوة في الله
تعالى وتقل الدراهم
الحلال وترجع الناس الى أشر
حال فعندها تدور دول
الشياطين وتتواثب على اضعف
المساكين وثوب الفهد
الى فريسته ويشح الغني بما
في يديه ويبيع الفقير آخرته
بدنياه فياويل للفقير وما
يحل به من الخسران والذل
والهوان في ذالك الزمان
المستضعف باهله و
سيطلبون ما لايحل لهم
فاذا كان كذالك
أقبلت عليهم فتن

اور بزرگان قوم ذلیل ہوں گے اور کم درجہ
عوام بلندی پائیں گے اور بے شعوری اور
اعصاب زدگی بڑھ جائے گی۔ اخوت
فی اللہ نایاب ہو جائے گی۔ حلال پیسے
کم ہو جائیں گے۔ لوگ بدترین حالت
کی طرف پلٹ جائیں گے۔ اس وقت
شیاطین کی حکومت کا دور دورہ ہوگا
اور سلاطین کمزور انسان اور عوام پر اس
طرح جست کریں گے جیسے چیتا اپنے
شکار پر جست کرتا ہے۔ مال دار اپنی
دولت میں بخل کریں گے اور فقیر اپنی
آخرت کو دنیا کے عوض فروخت کردیگا
افسوس ہے فقیر پر کہ زمانہ اسے خسارہ
ذلت اور بے کسی میں مبتلا کردے گا وہ اپنے
اہل و عیال میں ضعیف و حقیر ہوگا۔ اور
یہ فقیر لوگ ان چیزوں کی خواہش کریں
گے جو حلال نہیں ہیں تو جب ایسا ہوگا
تو ان پر ایسے فتنے وارد ہوں گے کہ ان
سے مقابلہ کی طاقت نہ ہوگی۔

لا قبل لهم بها الا وان
اولها الهجري القطيري في
(الهجري والرقطي) وآخرها
السفياني والشامي و أتم سبع
طبقات فالطبقة الاولى (و
فيها مزيد التقوى الى سبعين
سنة من الهجرة) أهل تنكيد
وقسوة الى السبعين سنة من
الهجرة والطبقة الثانية
أهل تباذل وتعاطف الى
الماتين والثلاثين سنة من
الهجرة والطبقة الثالثة اهل
تزاور وتقاطع الى الخمس
مأة وخمسين سنة من الهجرة
والطبقة الرّابعة اهل تكالب
وتحاسد الى السبعماة سنة

آگاہ ہو جاؤ کہ فتنہ کا آغاز ہجری[1] اور رقطی ہیں
اور اس کا اختتام سفیانی اور شامی ہیں۔ اور
اور تم سات طبقوں میں منقسم ہو۔ پس پہلا طبقہ
سختی سے زندگی گزارنے والوں کا اور قساوت
والوں کا ہے (دوسرے نسخہ کے مطابق
پہلا طبقہ تقوٰی کی افزونی کا ہے) اور یہ
۷۰ھ ہجری تک ہے۔ اور دوسرا طبقہ
مروّت اور مہربانی والوں کا طبقہ ہے۔
(یہ سنہ ۲۳۰ ہجری تک ہے) اور تیسرا طبقہ
روگردانی کرنے والوں اور روابط
کاٹنے والوں کا ہے۔ یہ ۵۵۰ھ
تک ہے اور چوتھا طبقہ
سنگ نظروں اور حاسدوں کا ہے۔ یہ
۷۰۰ھ تک ہے اور پانچواں طبقہ تکبر
کرنے والوں اور بہتان لگانے والوں
کا ہے۔ یہ ۸۲۰ھ تک ہے اور چھٹا

---

[1] "ھَجَر" بحرین کی نواحی بستی ہے۔ ہجری وہاں کا رہنے والا ہوگا اور رقطی اُس شخص کو کہتے ہیں جسے برص کا مرض یا کوئی ایسا مرض ہو جس میں جلد پر داغ ہو جائیں۔

من الهجرة والطبقة الخامسة
اهل تشامخ وبهتان الى الثمانمأة
وعشرين سنة من الهجرة و
الطبقة السادسة اهل الهرج و
المرج وتكالب الاعداء وظهور
اهل الفسوق والخيانة الى
التسمأة والاربعين سنة من
الهجرة والطبقة والسابعة
فهم أهل حيل وغدر وحرب
ومكر وخدع وفسوق وتدابر
وتقاطع وتباغض والملاهي
العظام والمغاني الحرام و
الامور المشكلات فى ارتكاب
الشهوات وخرب المدائن و
والدور وانهدام العمارات و
القصور وفيها يظهر الملعون من
الواد الميشوم وفيها انكشاف

طبقہ فساد اور قتل اور دشمنوں سے
سنگ فطری کرنے والوں کا اور فاسقوں
اور خائنوں کے ظاہر ہونے کا ہے۔ یہ
۹۴۰ھ تک ہے اور ساتواں طبقہ حیلہ
جوئیوں، فریب کاروں، جنگ آزماؤں
مکاروں، دھوکہ بازوں، فاسقوں، روگرداں رہنے والوں اور ایک دوسرے
سے دشمنی کرنے والوں کا ہے۔ یہ طبقہ
لہو ولعب کے لیے عظیم الشان مکانات
بنوانے والوں کا، غذائے حرام کے
شائقین کا، مشکل امور میں گرفتاروں
کا، شہوت والوں کا، شہروں اور
گھروں کی تباہی کا اور عمارات اور
محلات کے انہدام کا ہے۔ اس طبقہ
میں منحوس وادی سے ملعون[1] ظاہر ہوگا
اس وقت پردے چاک اور بروج
منکشف ہوں گے اور یہی حالات رہیں

---

[1] سفیانی شام میں وادی یابس سے خروج کرے گا۔

جابر و كلامهم امر من	ان کی گفتگو بہت کڑوی ہوگی اور
الصبر وقلوبهم انتن	ان کے دل مردار سے زیادہ بدبودار
من الجيفة فاذا كان كذلك	ہوں گے۔ تو جب ایسا ہو جائے
ماتت العلماء وفسدت	تو علماء مر جائیں گے۔ دل فاسد ہو
القلوب وكثرات الذنوب	جائیں گے۔ گناہ بکثرت ہوں گے۔
وتهجر المصاحف وتخرب	قرآن متروک ہو جائیں گے اور مسجدیں
المساجد وتطول الامال	خراب ہو جائیں گی۔ آرزوئیں طویل
وتقل الاعمال وتبنى	ہوں گی اور اعمال قلیل ہوں گے اور
الاسوار فى البلد ان مخصوصة	شہروں میں نازل ہونے والے عظیم حادثوں
لوقع العظائم النازلات	کے لیے فصیلیں بنائی جائیں گی۔ اس
فعندها لو صلى أحدهم	وقت ان میں سے اگر کوئی شخص دن
يومه وليلته فلا يكتب	رات میں نماز پڑھے تو نامۂ اعمال میں
له منها شئ ولا تقبل صلاة	کچھ نہیں لکھا جائے گا اور نہ اس کی
لان نيته وهو قائم	نماز قبول ہوگی۔ اس لیے کہ وہ نماز
يصلى يفكر فى نفسه	میں کھڑا ہوا ہوگا اور دل میں سوچ رہا
كيف يظلم الناس و	ہوگا کہ کیسے لوگوں پر ظلم کرے اور کیسے

لہ بعید نہیں ہے کہ ان فصیلوں سے راڈار سسٹم مراد ہو۔ اس لیے آج فضائی اور آسمانی حملوں کے عہد میں ماضی کی فصیلوں یا شہر پناہوں کی افادیت صفر ہے۔

منهم الرؤس ويحمى منهم
القلوب التى فى الصدور
اكلهم سمان الطيور و
الطاهيج ولبسهم الخز
اليمانى والحرير يستحلون
الرّباء والشبهات ويتعارضون
للشهادات يراءون بالاعمال
قصراء الاجال لا يمضى
عندهم الامن كان نماما
يجعلون الحلال حراما
أفعالهم منكرات وقلوبهم
مختلفات يتدارسون فيما بينهم
بالباطل ولا يتناهون عن منكر
فعلوه يخاف أخيارهم اشرارهم
يتوازرون فى غير ذكر الله تعالىٰ
يهتكون فيما بينهم بالمحارم
ولا يتعاطفون بل يتدابرون ان
رأوا صالح ردوه وان
رأوا نماما (آثما)

دے گا۔ ان کی غذا چرب پرندے اور
تیہو کی اقسام ہوں گی) اور ان کا لباس
حریر و ریشم کا ہوگا۔ وہ سُود اور مال شبہ
کو حلال سمجھیں گے۔ سچی گواہیوں کے
متعارض ہوں گے اپنے اعمال میں
ریا کاری کریں گے۔ ان کی عمریں کم ہونگی
چغل خور اُن سے فائدہ اٹھائیں گے۔
یہ حلال کو حرام قرار دیں گے۔ ان کے افعال
منکرات پر مبنی ہوں گے اور قلوب
مختلف ہوں گے۔ ایک دوسرے کو
باطل کا سبق پڑھائیں گے اور اعمال
بد کو ترک نہیں کریں گے۔ ان کے اچھے
لوگ ان کے بُروں سے خوف کھائیں
گے۔ لوگ خدا کے ذکر کے علاوہ کاموں
میں ایک دوسرے کے محارم کی ہتک
حرمت کریں گے۔ اور ایک دوسرے
کی مدد کی بجائے روگردانی کریں گے۔
اگر کسی صالح کو دیکھیں گے تو اسے واپس
کر دیں گے۔ اور اگر گنہگار کو دیکھیں

جابر وكلامهم امر من	ان کی گفتگو بہت کڑوی ہوگی اور
الصبر وقلوبهم انتن	ان کے دل مردار سے زیادہ بدبودار
من الجيفة فاذا كان كذلك	ہوں گے۔ تو جب ایسا ہو جائے
ماتت العلماء وفسدت	تو علماء مر جائیں گے۔ دل فاسد ہو
القلوب وكثرات الذنوب	جائیں گے۔ گناہ بکثرت ہوں گے۔
وتهجر المصاحف وتخرب	قرآن متروک ہو جائیں گے اور مسجدیں
المساجد وتطول الامال	خراب ہو جائیں گی۔ آرزوئیں طویل
وتقل الاعمال وتبنى	ہوں گی اور اعمال قلیل ہوں گے اور
الاسوار فى البلد ان مخصوصة	شہروں میں نازل ہونے والے عظیم حادثوں
لوقع العظائم النازلات	کے لیے فصیلیں بنائی جائیں گی۔ اس
فعندها لوصلى أحدهم	وقت ان میں سے اگر کوئی شخص دن
يومه وليلته فلا يكتب	رات میں نماز پڑھے تو نامۂ اعمال میں
له منها شئ ولا تقبل صلاة	کچھ نہیں لکھا جائے گا اور نہ اس کی
لان نيته وهو قائم	نماز قبول ہوگی۔ اس لیے کہ وہ نماز
يصلى يفكر فى نفسه	میں کھڑا ہوا ہوگا اور دل میں سوچ رہا
كيف يظلم الناس و	ہوگا کہ کیسے لوگوں پر ظلم کرے اور کیسے

لہ بعید نہیں ہے کہ ان فصیلوں سے راڈار سسٹم مراد ہو۔ اس لیے آج فضائی اور آسمانی حملوں کے عہد میں ماضی کی فصیلوں یا شہر پناہوں کی افادیت صفر ہے۔

منهم الرؤس ویحمی منهم
القلوب الّتی فی الصدور
اکلهم سمان الطیور و
الطاهیج ولبسهم الخز
الیمانی والحریر یستحلون
الربا والشبهات ویتعارضون
للشهادات یراءون بالاعمال
قصراء الاجال لا یمضی
عندهم الامن کان نماما
یجعلون الحلال حراما
أفعالهم منکرات وقلوبهم
مختلفات یتدارسون فیما بینهم
بالباطل ولا یتناهون عن منکر
فعلوه یخاف أخیارهم اشرارهم
یتوازرون فی غیر ذکر الله تعالیٰ
یهتکون فیما بینهم بالمحارم
ولا یتعاطفون بل یتدابرون ان
رأوا صالح ردوه وان

دے گا۔ ان کی غذا چرب پرندے اور
تیہو کی اقسام ہوں گی) اور ان کا لباس
حریر و ریشم کا ہوگا۔ وہ سُود اور مال شبہہ
کو حلال سمجھیں گے۔ سچی گواہیوں کے
متعارض ہوں گے اپنے اعمال میں
ریاکاری کریں گے۔ ان کی عمریں کم ہونگی
چغل خور اُن سے فائدہ اٹھائیں گے۔
یہ حلال کو حرام قرار دیں گے۔ ان کے افعال
منکرات پر مبنی ہوں گے اور قلوب
مختلف ہوں گے۔ ایک دوسرے کو
باطل کا سبق پڑھائیں گے اور اعمال
بد کو ترک نہیں کریں گے۔ ان کے اچھے
لوگ ان کے بُروں سے خوف کھائیں
گے۔ لوگ خدا کے ذکر کے علاوہ کاموں
میں ایک دوسرے کے محارم کی ہتک
حرمت کریں گے۔ اور ایک دوسرے
کی مدد کی بجائے روگردانی کریں گے۔
اگر کسی صالح کو دیکھیں گے تو اسے واپس

والذین فسقوا فی دین
اللہ تعالیٰ وبلادہ ولبسوا
الباطل علیٰ جادۃ عیادۃ
فکانی بھم قد قتلوا
اقواما تخاف الناس
أصواتھم وتخاف
شرھم فکم من رجل
مقتول وبطل مجدول
یھابھم الناظر الیھم
قد تظھر الطامۃ الکبریٰ
فیلحقُوا اولھا آخرھا
الا وان لکوفانکم ھذہ
ایات وعلامات وعبرۃ
لمن اعتبر الا وان
السفیانی یدخل بصرۃ
ثلاثۃ دخلات
یذل العزیز ویسبی
فیھا الحریم الا
یا ویل المتفکۃ

دینِ خدا میں اور خدا کی بستیوں میں فساد
کرنے والے اور بندوں کی راہ میں باطل کا
لباس پہننے والے ہلاک ہو جائیں گے۔
اور گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ لوگ ایسی
قوم کو قتل کر رہے ہیں، جب سے لوگ
ڈرتے تھے اور جس کی آواز سے
خوف کھاتے تھے، کتنے ایسے مقتول
بہادر ہوں گے جن کی طرف دیکھنے سے
بھی ہیبت ہوگی۔ پس ایک عظیم بلا
نازل ہوگی، جس کے سبب اُن کے
آخری لوگ اُن کے اوّل سے ملحق ہو
جائیں گے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ تمہارے
اس شہر کے لیے علامات اور نشانیاں
ہیں اور عبرت حاصل کرنے
والوں کے لیے عبرت ہے
آگاہ ہو جاؤ کہ سفیانی بصرہ
میں تین بار داخل ہوگا۔ عزت
دار کو ذلیل کرے گا۔ اور
عورتوں کو اسیر کرے گا وائے

وما يحل بها من	ہو شہر بصرہ[1] پر کھنچی ہوئی تلوار سے
سيف مسلول وقتيل	زمین پر پڑے ہوئے مقتول سے اور
مجدول وحرمة	بے عزت عورت سے، پھر وہ
مهتوكة ثم ياتي	بغداد کی طرف آئے گا کہ وہاں کے
الى المزوراء الظالم اهلها	باشندے ظالم ہیں پس اللہ اس
فيحول الله بينها و	کے اور اس کے باشندوں
بين اهلها فما اشد	کے درمیان حائل ہو جائے گا اور
اهلها بنيه وبنيها	کس قدر بغداد اور اہل بغداد پر شدت
واكثر طغيانها و	اور سختی ہوگی اور سرکشی بڑھ جائے گی
اغلب سلطانها ثم	اور بادشاہ مغلوب ہو جائے گا۔ پس
قال الويل للديلم و	وائے ہو دیلم اور شاہون[2] والوں پر
اهل شاهون وعجم لا	اور عجمیوں پر کہ صاحب فہم نہیں ہیں

---

[1] مؤتفکہ شہر بصرہ کا قدیم نام ہے اور یہ نام مناسبت کے سبب ہے۔ یہ شہر قوم لوط کے شہروں میں سے تھا جس کا طبقہ الٹ دیا گیا اسی مناسبت سے بصرہ کو موتفکہ کہا گیا ہے۔

[2] اسے شادان بھی پڑھا گیا ہے۔ شادان مرو (خراسان) کا ایک دیہات ہے اور شاہون مازندران کے علاقے میں ہے۔ جب کہ شاہی قادسیہ کی ایک بستی ہے۔ دیلم گیسون، ومازندران کے سلسلۂ کوہ کو کہتے ہیں، جس کے شمال میں قزوین ہے اور الموت اسی کا ایک شہر ہے۔

الستر والبروج وهي على ذلك
الى أن يّظهر قائمنا المهدي
صلوات الله وسلامه عليه
قال فقامت اليه سادات اهل
الكوفة واكابر العرب و
قالوا يا امير المؤمنين بين لنا
أوان هذه الفتن والعظائم
التي ذكرتها لنا لقد كادت
قلوبنا أن تنفطر وأرواحنا
أن تفارق أبداننا من قولك
هذا فوا أسفاه على فراقنا
اياك فلا ارانا الله فيك سوءً
ولا مكروها فقال علي عليه
السلام قضى الامر الذي فيه
تستفتيان كل نفس ذائقة
الموت قال فلم يبق احد
الا وبكى لذالك قال ثم أن
علي وقال ألا وان تدارك
الفتن بعد ما انبئكم به من

گے۔ یہاں تک کہ ہمارا قائم مہدی،
(صلوات اللہ وسلامہ علیہ) ظاہر
ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ سن
کر کوفہ کے سردار اور عرب کے اکابر
اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور بولے کہ یا
امیر المومنینؑ یہ فتنے اور عظیم حادثے
جن کا آپ نے ذکر کیا ہمیں ان کے
اوقات بھی بتلا دیں۔ قریب ہے کہ
آپ کی باتوں سے ہمارے دل پھٹ
جائیں اور ہماری روحیں ہمارے
جسموں کو چھوڑ دیں۔ ہمارا آپ سے
جدا ہونا کس قدر افسوس ناک ہے
خدا ہمیں آپ کے سلسلے میں کوئی
بدی اور مکروہ نہ دکھلائے۔ پس
علی علیہ السلام نے فرمایا کہ جس چیز
کے بارے میں تم پوچھ رہے ہو اس
پر حکم قضا جاری ہو چکا ہے۔ ہر نفس
موت کا ذائقہ چکھنے والا ہے۔
پس علی علیہ السلام کے اس قول پر کوئی

امر مكّة والحرمين من جوع أغبر وموت احمر الا يا ويل لاهل بيت نبيكم وشرائكم من غلاء وجوع وفقر ووجل حتىٰ يكونوا في أسواء حال بين النّاس الا وان مساجدكم في ذلك الزمان لا يسمع لهم صوت فيها ولا تلبى فيها دعوة ثمّ لا خير في الحياة بعد ذلك وانّه ستولى عليهم ملوك كفرة من عصاهم قتلوه ومن اطاعهم أحبوه الا ان اول من يلي امركم بنو امية ثمّ

ایسا نہ تھا جس نے گریہ نہ کیا ہو۔ پھر آپ نے صدائے کرب بلند کی اور فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ کہ فتنوں کا آنا اس چیز کے بعد ہے، جس کی میں خبر دے رہا ہوں۔ مکہ اور مدینہ کے بارے میں کہ وہاں غبار آلود بھوک اور سرخ موت ہوگی۔ افسوس ہے۔ کہ تمہارے نبی کے اہلِ بیت پر اور تمہارے شریفوں پر گرانی، بھوک، فقر، اور خوف کے سبب یہاں تک کہ وہ لوگوں کے درمیان بدترین حال میں ہوں گے اور اس زمانے میں تمہاری مسجدوں میں اُن کے حق میں کوئی آواز سنائی نہ دے گی اور نہ کسی پکار پر کوئی لبیک کہے گا۔ پھر اس کے بعد زندہ رہنے میں کوئی خیر نہیں ہے۔ اس وقت تم پر کافر بادشاہ حکومت کریں گے۔ جو شخص ان کی نافرمانی کرے گا اسے قتل کر دیں گے اور جو اطاعت کرے گا، اسے دوست رکھیں گے۔ آگاہ ہو جاؤ،

يفقهون تراهم بيض
الوجوه سود القلوب
ثائرة الحروب قاسية
قلوبهم سود ضمايرهم
الويل ثم الويل لبلد
يدخلونها وارض يسكونها
خيرهم طامس وشرهم
لامس صغيرهم اكثر
هما من كبيرهم تلتقيهم
الاحزاب ويكثر فيما
بينهم الضراب وتصحبهم
الاكراد اهل الجبال
وساير البلدان وتضاف
اليهم (اكراد همدان)
الكرد وهمدان وحمزة
وعدوان حتى يلحقوا
بارض الاعجام من

تم انہیں سفید چہروں اور سیاہ دلوں والا
دیکھوگے یہ آتش جنگ بھڑکانے والے
ان کے دل سخت اور ان کے ضمیر سیاہ
ہیں۔ وائے ہو پھر وائے ہو اس شہر
پر جس میں یہ داخل ہوں اور اس زمین پر
جس پر یہ سکونت کریں۔ ان کا خیر معدوم
اور ان کا شر غالب ہوگا۔ ان کے چھوٹے
ہمت میں ان کے بڑوں سے زیادہ
ہوں گے۔ گروہ ان تک پہنچیں گے۔
اور ان کے درمیان کثرت سے لڑائیاں
ہوں گی اور اہل جبال کے کُرد ان کے
دوست ہو جائیں گے اور سارے
شہروں کے بھی اور ہمدان کے کُرد بھی
ان میں اضافہ کا سبب ہوں گے اور
ہمدان[1] حمزہ اور عدوان بھی ان کے
ساتھ ہوں گے یہاں تک کہ وہ خراسان
کے علاقے میں عجمیوں کی زمین پر ملحق

---

[1] ہمدان، حمزہ اور عدوان عرب کے قبیلوں کے نام ہیں۔

للكنيس وذكوان ومايحل بها
من الذّلّ والهوان من الجوع
والغلاء والويل لاهل خراسان
وما يحل بها من القتل العظيم
وسبى الحريم وذبح الاطفال
وعدم الرّجال ويا ويل
لبلدان الافرنج ومايحل
بها من الاعراب ويا ويل
لبلدان السند والهند وما
يحل بها من القتل والذبح و
الخراب فى ذلك الزمان
فيا ويل لجزيرة قيس من
رجل مخيف ينزل بها وهو
ومن فيقتل جميع من فيها
ويفتك باهلها وانى لاعرف

سے باہر ہوگی اور وائے ہو سے پر کہ
واں قتل عظیم ہوگا، عورتیں اسیر ہوں گی
اور بچے ذبح ہوں گے اور مرد ختم ہو جائیں
گے اور وائے ہو فرنگ کے شہروں
پر کہ قتل و غارت اور ہلاکت و تباہی
ہوگی اور وائے ہو سندھ[1] اور ہندوستان
کے شہروں پر کہ اس زمانے میں وہاں قتل
ذبح اور خرابی ہوگی اور وائے ہو جزیرہ
قیس[2] پر ایک ڈرانے والے شخص سے
جو اپنے ساتھیوں کے ساتھ آئے گا
تو وہاں کے سارے باشندوں کو قتل
کر دے گا۔ اور یہ اچانک ہوگا۔ میں
وہاں پانچ بڑے واقعے جانتا ہوں
پہلا ساحل بحر پر ہوگا جو میدان کے
قریب ہے۔ دوسرا کوشا[3] کے بالمقابل

---

[1] قدیم جغرافیہ میں سندھ ہندوستان سے علیحدہ ایک علاقہ تھا۔

[2] جزیرہ قیس خلیج فارس میں ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے جو موتی نکالنے کے سبب معروف ہے۔

[3] کوشا جزیرۂ قیس کے قریب ایک علاقہ ہے۔

تملك من بعدهم ملوك	کہ پہلے تم پر بنی امیہ حکمران ہوں گے پھر
بنی عباس فكم فيهم	بنی عباس کے بادشاہ ہوں گے۔ ان میں
من مقتول ومسلوب	سے بہت سے قتل ہوں گے اور لوٹے
ثم انه عليه السلام	جائیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا ہائے ہائے
قال هاى هاى الا ياويل	وائے ہو تمہارے اس شہر کوفہ پر اور جو
لكوفتكم هذه وما	کچھ سفیانی کے ہاتھوں اُس زمانے میں
يحل فيها من السفياني فى	اس شہر پر ہونے والا ہے۔ جب کہ وہ
ذلك الزمان ياتى اليها	ہجر[1] کی طرف سے آئے گا۔ ایسے گھوڑوں
من ناحية هجر نخيل	پر جنہیں شیروں جیسے طاقتور بہادر اور
سباق تقودها اسود ضراغمة	شکاری ہنکار رہے ہوں گے۔ ان کے
ولیوث قشاعمة اوّل اسمهٗ	سردار کے نام کا پہلا حرف شین ہے۔ یہ
ش (اذا خرج الغلام الاشتر)	اس وقت ہوگا۔ جب جوان اشتر[2] خروج
اذ جلوج الغلام وعالم باسمه	کرے گا اور میں اس کے نام سے واقف
فياتى الى البصرة فيقتل	ہوں۔ وہ بصرہ آئے گا اور وہاں کے
سادا تها ويسبى حريمها	سرداروں کو قتل کرے گا اور عورتوں کو

---

[1] ہجر بحرین کا ایک شہر ہے اور دوسرے قول کے مطابق یمامہ سے دس روز اور بصرہ سے پندرہ دن کے فاصلہ پر ایک علاقہ ہے۔

[2] اشتر نام بھی ہوسکتا ہے اور صفت بھی۔ گندم گوں چہرہ والے کو بھی کہتے ہیں اور اٹھی ہوئی پلکوں والے کو بھی۔

فانی لاعرف بها کم
وقعة تحدث بها و
وبغيرها وتكون بها
وقعات بين تلول واكام
فيقتل بها اسمر و
يستعبد بها صتم
ثم يسير فلا يرجع
الا بالجرم فعندها
يعلو الصياح ويقتحم
بعضها بعضًا فيا ويل
لكوفانكم من نزوله
بداركم يملك حريكم
ويذبح أطفالكم و
يهتك نساءكم عمره
طويل وشره وغزير
ورجاله ضراغمة و
تكون له وقعة عظيمة
الا وانها فتن يهلك
فيها المنافقون والقاسطون

اسیر کرے گا۔ اور میں بہت سی جنگوں سے
واقف ہوں۔ جو وہاں اور دوسری جگہوں
پر ہوں گی۔ وہاں ٹیلوں اور پشتوں
کے درمیان کئی جنگیں ہوں گی۔ پس وہاں
گندمی رنگ کا ایک شخص قتل کیا جائے
گا اور وہاں بُت پوجا جائے گا۔ پھر
وہ حرکت کرے گا اور اسیر عورتوں کو لے
جائے گا۔ اس وقت چیخیں بلند ہونگی
اور بعض بعض پر حملہ آور ہوں گے۔
پھر وائے ہو تمہارے کوفہ پر کہ وہ تمہارے
گھروں میں اُتر جائے گا، تمہاری عورتوں
کا مالک بن جائے گا اور تمہارے
بچوں کو ذبح کر دے گا اور تمہاری عورتوں
کی ہتک حرمت کرے گا اس کی عُمر
طویل ہے اور اس کا شر کثیر ہے اور
اس کے مرد شیر ہیں وہ وہاں ایک
بڑی جنگ لڑے گا۔ آگاہ ہو جاؤ
کہ اس میں فتنے ہیں۔ اس میں
منافقین، حق سے روگردانی کرنے والے

وليكم الله ورسوله و
الذين آمنوا الذين
يقيمون الصلاة ويؤتون
الزكاة وهم راكعون معاشر
الناس كأني بطائفة منهم
يقولون ان علي ابن ابي طالب
يعلم الغيب وهو الرب الذي
يحيي الموتى ويميت
الاحياء وهو على كل شيء قدير
كذبوا ورب الكعبة ايها
الناس قولوا فينا ماشئتم و
اجعلونا مربوبين ألا وانكم
ستختلفون وتتفرقون الا
وان اول السنين اذا انقضت
سنة مأة وثلاثة وستون
سنة توقعوا أول الفتن
فانها نازلة عليكم ثم
يأتيكم في عقبها الدهماء
تدهم الفتن فيها و

صرف اور صرف اللہ، رسُول اور وہ
مؤمن ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں
اور حالتِ رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔
اے لوگو! میں گویا دیکھ رہا ہوں کہ ان
میں کا ایک گروہ کہے گا کہ علی ابن ابی
طالب غیب جانتے ہیں اور وہ رب
ہیں۔ مُردوں کو زندہ کرتے ہیں اور زندوں
کو مارتے ہیں اور وہ ہر شئے پر قادر ہیں
یہ جھوٹے ہیں رب کعبہ کی قسم اے
لوگو! ہمارے بارے میں جو چاہو کہو
لیکن ہمیں بندہ رکھو (خدا نہ بناؤ ہم
بندے ہیں خدا نہیں ہیں) آگاہ ہو جاؤ
کہ تم میں عنقریب اختلاف اور تفرقہ
ہوگا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ جب سن ایک سو
ترسیٹھ ہجری گزر جائے تو یہ مصیبتوں
والے سنوں کا آغاز اور فتنوں کا شروع
ہوگا جو تم پر نازل ہوگا۔ اس کے بعد
اس کے عقب میں دہمار ہے۔ یہ
فتنوں کے ہجوم کا سال ہے۔ پھر

الغزو تغزو باهلها و
السقطاء تسقط الاولاد
من بطون امهاتهم و
الكسحاء تكسح فيها
الناس من القحط و
المحن و الفتناء تفتن
بها من اهل الارض و
النازحة تنزح باهلها
الى الظلم والغمراء
تغمر فيها الظلم و
المنفية نفت منهم
الايمان والكراء كرت
عليهم الخيل من كل
جهة والبرشاء يخرج
فيها الابرش من خراسان
والسؤلاء يخرج فيها
ملك الجبال الى جزائر
البحر يقهرهم ثم يؤيدهم
الله بالنصر عليه ثم تخرج

غزوہ کا سال ہے جو اپنے زمانے والوں
سے جنگ کرے گا، پھر سقطاء ہے۔
جس میں بچے ماؤں کے پیٹ سے ساقط
ہو جائیں گے، پھر کسحاء ہے، جس میں
لوگ قحط اور رنج و محن سے درماندہ ہو
جائیں گے۔ پھر فتناء ہے جو اہلِ زمین
کو فتنوں میں ڈال دے گا اور نازحہ ہے
جو لوگوں کو ظلم کی طرف دھکیلے گا اور
غمراء ہے جو لوگوں کو ظلم سے گھیرے گا
اور منفیہ ہے جو دلوں سے ایمان کو لے
جائے گا۔ اور کراء ہے جس میں جنگی سوار
حملہ آور ہوں گے ہر طرف سے۔ اور
برشاء ہے جس میں برص شخص خراسان
سے خروج کرے گا۔ اور سؤلاء ہے۔
جس میں پہاڑوں کا حکمران خروج کریگا
اور سمندری جزیروں تک آکر لوگوں کو
مقہور کرے گا، پھر خدا ان جزیروں کے
باشندوں کو نصرت عطا کرے گا۔
پھر اس کے بعد عرب خروج کریں گے

بعد ذلك العرب ويخرج
صاحب علم اسود على البصرة
فتقصده الفتيان الى الشام
ثمّ العناء عنت الخيل
بأعنتها فى ديار البصرة و
والطحناء الاقوات من
كل مكان والفاتنة تفتن
اهل العراق والمرحاء
تمرح الناس الى اليمن
والسكتا تسكت الفتن
بالشام والحدراء
انحدرت الفتن الى
الجزيرة المعروفة
اوال قبال البحرين
والطموع تطمح الفتن
فى خراسان والجوراء
جارت الفتن بأرض
فارس والهوجاء هاجت
الفتن بارض الخطّ والطولاء

اور سیاہ پرچم والا بصرہ پر خروج کرے
گا، پس جوان (گروہ) اُس کی طرف
قصد کرے گا اور شام تک اس کا
تعاقب کرے گا اور عنّا ہے، جس
میں سوار بصرہ کے علاقے میں شدت
کے ساتھ داخل ہوں گے اور طحنار
ہے جو لوگوں کے رزق کو ہر علاقے میں
پیس کے رکھ دے گا اور فاتنہ ہے
جو عراقیوں کو فتنہ میں ڈال دے گا اور
مرحاء ہے جو لوگوں کو غریب کر کے
یمن لے جائے گا اور سکتا ہے جس
میں شام میں فتنے بند ہوں گے اور
حدراء ہے جب فتنے رواں میں اتریں
گے جو بحرین کے بالمقابل مشہور جزیرہ
ہے اور طموح ہے، جب خراسان میں
شدید فتنے ہوں گے اور جوراء ہے۔
جب فتنے زمین فارس پر ستمگری کریں
گے اور ہوجاء ہے جب سرزمین خط
پر فتنوں کا ہیجان ہوگا اور طولاء ہے

طالت الخيل على الشام
والمنزلة نزلت الفتن
بارض العراق والطائرة
تطايرت الفتن بارض
الرّوم والمتصلة اتصلت
الفتن بارض الرّوم والمحربة
(والمهيجة) هاجت الاكراد
من شهر زور والمرملة
ارملت النساء من العراق
والكاسرة تكسرت
الخيل على اهل الجزيرة و
والنّاحرة نحرت النّاس با
الشام والطامة طمحت الفتنة
بالبصرة والقتالة قتلت
النّاس على المقنطرة برأس
العين والمقبلة أقبلت
الفتنة الى ارض اليمن والحجاز

جب جنگیں شام میں طویل ہوں گی
اور منزلہ ہے۔ جب فتنے عراق میں
نازل ہوں گے اور طائرہ ہے جب
فتنے سرزمین رُوم پر پرواز کریں گے۔
اور متصلہ ہے۔ جب فتنے سرزمینِ روم سے
متصل ہو جائیں گے اور محربہ ہے جب
شہر زور میں کرد ہیجان میں آئیں گے
اور مرملہ ہے کہ عراق کی عورتیں بیوہ
ہو جائیں گی اور کاسرہ ہے کہ فوجی اہلِ
جزیرہ کو توڑ کر رکھ دیں گے اور ناحرہ
ہے کہ لوگ شام میں نحر ہوں گے اور
طامحہ ہے کہ بصرہ میں فتنہ شدید ہو
گا اور قتالہ ہے کہ جب لوگ راس
العین[1] میں پُل کے اُوپر قتل ہوں گے
اور مقبلہ ہے کہ فتنے یمن و حجاز کی طرف
متوجہ ہوں گے اور صردخ ہے جو
عراقیوں پر اس طرح چیخے گا، کہ انھیں

---

[1] راس العین حرّان اور نصیبین کے درمیان مشہور شہر ہے۔

وقعة بالبطحاء ووقعة	بطحاء[1] میں دوسرا دیورہ میں، ایک واقعہ
بالديورة ووقعة بالصفصف	صفصف میں ایک ساحل پر ایک
ووقعة على الساحل ووقعة	دارین میں ایک اونٹ کا گوشت
بدارين ووقعة بسوق	بیچنے والوں کے بازار میں ایک گلی
الجرارين ووقعة بين السكك	کوچوں میں ایک لوگوں کے ہجوم میں
ووقعة بين الزارقة ووقعة	ایک جرارہ میں ایک مدارس میں اور
بالجرار ووقعه بالمدارس	ایک تاروت میں اور وائے ہو ہجر
ووقعة بتاروت ألا يا ويل	پر کہ کرخ کی طرف سے اس کی شہر
لهجر ومايحل بها ممايلي	پناہ پر جو کچھ ہوگا اور عظیم واقعہ قطر[2]
سورها من ناحية الكرخ	میں ہوگا جو ایک ٹیلے کے نیچے ہوگا
ووقعة عظيمة بالعطرتحت	جس کا نام حسینی ہے۔ پھر اس کے
التليل المعروف بالحسيني	بعد ایک واقعہ فرج[3] میں ہوگا۔ پھر
ثم بالفرحة ثم بالقزوين	قزوین میں ہوگا۔ پھر اراکہ میں پھر
ثم بالاراكة ثم بأم خنور	امّ خنور میں۔ وائے ہو نجد پر کہ قحط
ألا ياويل نجد ومايحل بها	اور مہنگائی ہوگی میں وہاں کے بڑے

---

[1] سنگریزدں والی زمین کا نام ہے۔ دیورہ کو دبیرہ پڑھا گیا ہے اور یہ بحرین کا ایک گاؤں ہے۔ صفصف انہی علاقے کا ایک شہر ہے۔

[2] قطر بحرین کے قریب عمان اور عقیر کے درمیان واقع ہے

[3] فرج فارس کا ایک شہر ہے اور اراک قزدین کے قریب ایک شہر ہے۔

من القحط والغلاء ولانی لاعرف بها وقعات عظام بین المسلمین الا یا ویل البصرة وما یحل بها من الطاعون ومن الفتن یتبع بعضها بعضا وانی لاعرف وقعات عظام بواسط ووقعات مختلفات بین الشطّ والمجینبة ووقعات بین الحونیات الا یا ویل بغداد من الری من موت وقتل وخوف یشمل اهل العراق اذا حل فیها بینهم السیف فیقتل ماشاء الله وعلامة ذلك اذا ضعف سلطان الرّوم وتسلطت العرب ودبت النّاس الی الفتن كدبیب النّمل فعند ذلك

بڑے واقع جانتا ہوں جو مسلمانوں کے درمیان ہوں گے۔ وائے ہو بصرہ پر کہ وہاں طاعون ہوگا اور پے در پے فتنے ہونگے اور میں وہ عظیم واقعات جانتا ہوں جو واسط میں ہوں گے اور مختلف واقعات جو شطِ فرات اور مجینبہ[1] کے درمیان ہوں گے اور وہ واقعے جو حونیات[2] میں ہوں گے اور وائے ہو بغداد پر رے کی طرف سے کہ موت ہوگی قتل ہوگا۔ اور خوف ہوگا جو اہل عراق پر محیط ہوگا اس وقت ہوگا جب ان کے درمیان تلوار چلے گی۔ پس اتنے قتل ہوں گے جتنے خدا چاہے گا اور اس کی علامت یہ ہے کہ جب رُوم کا بادشاہ کمزور ہو جائے گا اور عرب مسلط ہو جائیں گے اور لوگ فتنوں کی طرف چلنے لگیں چیونٹیو

---

[1] مجینبہ عراق و یمن کے درمیان واقع ہے۔

[2] حونیہ یمامہ کا ایک گاؤں ہے۔

بها خمس وقعات عظام فأول
وقعة منها على ساحل بحرها
قريب من برها والثانية مقابلة
كوشا والثالثة من قربها الغربي
والرابعة بين الزولتين والخامسة
مقابلة برها الا يا ويل لاهل البحرين
من وقعات تترادف عليها من
كُلّ ناحيه ومكان فتؤخذ
كبارها وتسبى صغارها و
لاني لاعرف بها سبعة وقعات
عظام فأول وقعة فيها في
الجزيرة المنفردة عنها من قربها
الشمالي الغربي وبين الابله
والمسجد وبين الجبل العالي
وبين التلتين المعرف بجبل
حبوة ثم يقبل الكرخ بين
التل والجادة وبين شجرات

تیسرا مغربی علاقے میں چوتھا زولتین[له]
کے درمیان پانچواں میدانی علاقے کے
بالمقابل ہوگا، وائے ہو اہل بحرین پر
کہ ان پر پے درپے تباہیاں آئینگی
ہر جانب سے ان کے بڑے اچک
لیے جائیں گے اور چھوٹے اسیر ہوں
گے۔ میں وہاں سات واقعے جانتا
ہوں۔ پہلا اس جزیرہ میں جو شمال
کی طرف الگ واقع ہے۔ جس کا نام
سماہیج ہے، دوسرا قاطع میں چشمہ
شہر کی نہر کے درمیان، شمال مغربی
حصّہ میں، ابلہ اور مسجد کے درمیان
بلند پہاڑ کے درمیان، دو ٹیلوں کے
درمیان جو جبل حبوہ کے نام سے
مشہور ہیں۔ پھر وہ کرخ کی طرف
آئے گا ٹیلہ اور راستہ کے درمیان
اور بیر کے درختوں کے درمیان

له کوشا کے قریب کے دو چھوٹے دیہات ہیں اور سماہیج عمان اور بحرین کے درمیان ایک جزیرہ ہے

النيق المعروفة بالبديرات
(بالسديرات) بجانب سطر
الماجي ثمّ الحورتين وهي
سابعة الطامة الكبرى و
علامة ذلك يقتل فيها
رجل من اكابر العرب في
بيته وهو قريب من
ساحل البحر فيقطع رأسه
بامر حاكمها فتغير العرب
عليه فتقتل الرجال وتنهب
الاموال فتخرج بعد ذلك
العجم على العرب ويتبعونهم
الى بلاد الخط الا يا ويل
لاهل الخط من وقعات
مختلفات يتبع بعضا فأولها

جو بدیرات یا سدیرات کہلاتے ہیں
ماجی کی نہر کی طرف پھر حورتین کی طرف[1]
اور یہ ساتویں بڑی مصیبت ہے اور
اس کی علامت یہ ہے کہ ایک سرکردہ
عرب جو اکابر میں ہوگا اپنے گھر میں
قتل کیا جائے گا اور اس کا گھر ساحلِ
بحر کے قریب ہوگا۔ وہاں کے حاکم
کے حکم سے اس کا سر قلم کیا جائے گا
تو عرب اس پر مشتعل ہو جائیں گے
پس بہت مرد قتل ہوں گے اور مال
لوٹا جائے گا اس کے بعد عجم عرب
پر خروج کریں گے اور خط[2] کے شہروں
تک ان کا پیچھا کریں گے۔ وائے
ہو خط والوں پر کہ ان پر پے در پے
مختلف واقعے وارد ہوں گے پہلا

---

[1] حورتین مذکورہ علاقے کی دو وادیوں کا نام ہے۔

[2] خط وہ علاقہ ہے جہاں کے خطی نیزے مشہور ہیں قطر اور قطیف وغیرہ اس کے قریبی علاقے ہیں۔

تخرج العجم على العرب
ويملكون البصرة الا يا ويل
لقسطنطين (لفلسطين) ومايحل
بها من الفتن التي لا تطاق
الا يا ويل لاهل الدّنيا
وما يحل بها من الفتن
في ذلك الزمان وجميع
البلدان الغرب والشرق
والجنوب والشمال ألا
وانه تركب النّاس بعضهم
علىٰ بعضٍ وتتوائب عليهم
الحروب الدائمة وذٰلك
بما قدمت ايديهم وما
ربّك بظلام للعبيد ثُمّ
انه عليه السلام قال لاتفرحوا
بالمخلوع من ولد العباس يعني
المقتدر فانه أول علامة
التغير الاوانى أعرف ملوكهم
من هذا الوقت الىٰ ذلك الزمان

کی طرح تو اس وقت عجم عرب پر خروج
کریں گے اور بصرہ پر غالب آجائیں گے
وائے ہو فلسطین پر کہ ناقابلِ برداشت
فتنے وہاں وارد ہوں گے۔ اہلِ دُنیا پر
وائے ہو کہ اس زمانے میں فتنے وارد
ہوں گے۔ تمام شہروں میں مغرب میں
مشرق میں جنوب میں شمال میں آگاہ ہو
جاؤ کہ لوگ ایک دوسرے پر سوار
ہو جائیں گے اور مسلسل جنگیں ان پر
جست کرتی رہیں گی اور یہ سب کچھ
ان کے اپنے ہاتھوں کا کیا ہو گا اور
تمہارا پروردگار بندوں پر ظلم نہیں کرتا
پھر آپ نے فرمایا کہ بنی عباس میں
جو خلافت سے خلع ہوا یعنی مقتدر باللہ
اس پر خوشی نہ منانا وہ تو تغیّر کی علامت
ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ میں ان کے
بادشاہوں کو اس وقت سے اُس
زمانے تک پہچانتا ہوں۔ اتنے میں
قعقاع نامی ایک شخص کھڑا ہو گیا

اغنیاءکم وقلة وفاکم	تمہارے سرمایہ دار متکبّر ہوں گے اور
اِنَّا للہ وَاِنَّا الیہ راجعون"	تمہاری وفا کم ہوگی" انا للہ وانّا
من اھل ذلك الزّمان	الیہ راجعون" پڑھتا ہوں۔
تحل فیھم المصائب ولا	اس زمانے کے لوگوں کے لیے، کہ
یتعظون بالنوائب ولقد	ان پر مصیبتیں ٹوٹ کر آئیں گی اور
خالط الشیطان أبدانھم	وہ ان آفات سے عبرت حاصل
وربع فی ابدانھم	نہیں کریں گے۔ شیطان ان کے
وولج فی دمائھم و	جسموں میں مخلوط ہوگا، ان کے بدنوں
یوسوس لھم بالافك	کے اندر داخل ہو جائے گا۔ ان کے
حتی ترکب الفتن	خون میں دوڑے گا اور انہیں جھوٹ
الامصار ویقول المؤمن	بولنے کا وسوسہ کرے گا۔ یہاں تک
المسکین المحب لنا	کہ فتنے شہروں پر سواری کریں گے
انی من المستضعفین و	اور مسکین مومن ہمارا چاہنے والا کہے گا
وخیر النّاس یومئذٍ	کہ میں کمزوروں میں سے ہوں۔ اس
من یلزم نفسه	زمانے میں بہترین انسان وہ ہوگا
ویختفی فی بیته عن	جو اپنے نفس کی حفاظت کرے اور
مخالطة النّاس نفسه	لوگوں سے معاشرت چھوڑ کر اپنے
والّذی یسکن قریبًا	گھر میں مخفی رہے اور وہ جو بیت
من بیت المقدس	المقدس میں اس لیے سکونت کرے

طالبا الانبیاء (ع) معاشر
الناس لایستوی الظالم
والمظلوم ولا الجاهل والعالم
ولا الحق والباطل ولا العدل
والجور الا وان له شرایع
معلومة غیر مجهولة
ولا یکون نبی الا وله اهل
بیت ولا یعیش اهل بیت
نبی الا ولهم أضداد یریدون
اطفاء نورهم ونحن اهل
نبیکم ألا وان دعوکم
الی سبنا فسبونا وان دعوکم
الی شتمنا فاشتمونا وان دعوکم
الی لعننا فالعنونا وان دعوکم
الی البراءة منا فلا تتبرأوا
منا ومدوا اعناقکم
للسیف واحفظوا
یقینکم فانه من
تبرأ منا بقبله تبرأ

کہ وہ آثار انبیاء کا خواہشمند ہو۔ اے
لوگو! برابر نہیں ہو سکتے۔ ظالم اور مظلوم
اور نہ جاہل اور عالم اور نہ حق و باطل اور
نہ عدل و ظلم برابر ہو سکتے ہیں۔ آگاہ ہو
جاؤ کہ اللہ کی شریعتیں آشکارا ہیں۔
مجہول نہیں ہیں اور کوئی نبی ایسا نہیں
جس کے اہلِ بیت نہ ہوں اور اہلِ بیت
زندگی نہیں کرتے۔ مگر یہ کہ ان کے
مخالفین اور دشمن ان کے نور کو
بجھانے کی کوشش کرتے ہیں اور ہم
تمہارے نبیؐ کے اہلِ بیت ہیں۔ دیکھو!
اگر وہ کہیں کہ تم ہمیں دشنام دو تو دشنام
دے دینا اور اگر وہ کہیں کہ ہم پر ناروا
کہو تو کہہ دینا اور اگر وہ کہیں کہ ہم اہلِ
بیت کو رحمتِ خدا سے دور کہو تو کہہ
دینا اور اگر وہ کہیں کہ ہم اہلِ بیت
سے برائت کا اظہار کرو تو نہ کرنا اور
اپنی گردنوں کو تلوار کے نیچے رکھ دینا
اور اپنے یقین کی حفاظت کرنا اس

الله منه ورسوله الا وانه لا لمحقنا سب ولا شتم ولا لعن ثم قال فیا ویل مساکین هذا الامة وهم شیعتنا ومحبونا وهم عند الناس کفار وعند الله ابرار وعند الناس کاذبین وعند الله صادقین وعند الناس ظالمین وعند الله مظلومین وعند الناس جائرین وعند الله عادلین وعند الناس خاسرین وعند الله رابحین فازوا والله بالایمان وخسر المنافقون معاشر الناس انما

لیے کہ جو شخص بھی دل سے ہم لوگوں سے برارت کرے اس سے خدا و رسولؐ برارت کرتے ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ کوئی دشنام اور حرفِ ناروا ہم تک نہیں پہنچتا نہ رحمتِ خدا سے دوری پہنچتی ہے۔ پھر فرمایا کہ افسوس ہے اس امت کے مسکینوں پر اور یہ لوگ ہماری پیروی کرنے والے اور ہمارے چاہنے والے ہیں۔ یہ لوگ لوگوں کے نزدیک کافر ہیں اور خدا کے نزدیک نیک ہیں لوگوں کے نزدیک جھوٹے ہیں اور خدا کے نزدیک سچے ہیں اور لوگوں کے نزدیک ظالم ہیں اور خدا کے نزدیک مظلوم ہیں۔ لوگوں کے نزدیک جور کرنے والے اور خدا کے نزدیک عادل ہیں اور لوگوں کے نزدیک خسارہ میں ہیں اور خدا کے نزدیک فائدے میں ہیں یہ لوگ خدا کی قسم کامیاب ہیں اور منافق خسارے میں ہیں۔ اے لوگو! تمہارے ولی

والصروخ مصرخة اهل العراق
فلا تأمن لهم والمستمعة
اسمعت اهل الايمان في
منامهم والسابحة سبحت
الخيل في القتل الى أرض الجزيرة
والاكراد يقتل فيها رجل من
ولد العباس على فراشه والكرباء
امات المؤمنين بكربهم
وحسراتهم والغامرة غمرت
الناس بالقحط والسائلة سال
النفاق في قلوبهم والغرقاء
تغرقت اهل الخط والحرباء
تنزل القحط بارض الخط و
هجر كل ناحية حتى ان
السائل يدور ويسأل فلا
أحد يعطيه ولا يرحمه احد
والغالية تغلو طائفة من
شيعتي حتى يتخذوني ربا واني
بری مما يقولون والمكشاء

امن نہیں ہوگا اور مسمعہ ہے جو اہلِ ایمان
کو خواب میں بات سنائے گا اور سابحہ
ہے جب فوجیں اہلِ جزیرہ اور کردوں
کو قتل کرنے کے لیے سمندروں پر تیرتی
ہوئی جائیں گی۔ اس سال بنی عباس
کا ایک مرد اپنی خواب گاہ میں قتل
ہوگا اور کربار کہ مومنین کرب و حسرت
سے مر جائیں گے اور غامرہ ہے کہ قحط
لوگوں کو گھیر لے گا اور سائلہ ہے کہ نفاق
دلوں میں جاری ہوگا اور غرقاء ہے کہ اس
سال اہلِ خط غرق ہو جائیں گے اور حرباء
ہے کہ خط والوں اور ہجر والوں پر قحط وارد
ہوگا۔ ہر علاقے میں یہاں تک کہ مانگنے
والا چکر لگائے گا۔ نہ کوئی اسے کچھ دے
گا اور نہ رحم کھائے گا اور غالیہ ہے کہ
میرے متبعین میں سے ایک گروہ غلو
کرے گا اور مجھے خدا بنا لے گا اور یقینی
طور پر ان کے قول سے بری اور بیزار
ہوں۔ اور مکشاء ہے کہ لوگ رُک

قریبا ینادی فیها الصارخ
مرتین الا وان الملک
فی آلِ علی ابن ابی طالب فیکون
ذلک الصوت من جبریل
ویصرخ ابلیس لعنه الله الا
وان الملک فی آلِ ابی سفیان
فعند ذلک یخرج السفیانی
فیتبعه ماة الف رجل ثم
ینزل بأرض العراق فیقطع مابین
جلولا وخانقین فیقتل فیها
الفجفاج فیذبح کما یذبح
الکبش ثم یخرج شعیب بن
صالح من بین قصب واجام
فهو اعور المخلد فالعجب
کل العجب مابین جمادی
ورجب مما یحل بارض
الجزائر وعندها یظهر

جائیں گے۔ پس قریب ہے کہ منادی
آواز دے سال میں دو بار کہ ملک آلِ
علی ابن ابی طالب میں ہے وہ آواز
جبرئیل کی ہوگی اور ابلیس ملعون آواز دیگا
کہ ملک آلِ ابوسفیان میں ہے۔ پس
اس وقت سفیانی خروج کرے گا اور
ایک لاکھ افراد اس کی پیروی کریں گے
پھر وہ عراق میں وارد ہوگا۔ پھر جلولا[1]
اور خانقین کے درمیان راہ منقطع کر
دے گا۔ اور خانقین میں ایک نبان
آور شخص کو قتل کرے گا۔ وہ شخص مینڈھے
کی طرح ذبح ہو جائے گا۔ پھر شعیب
ابن صالح سیستان اور سرکنڈوں
کے علاقے سے خروج کرے گا۔ وہ ایک
کانا شخص ہوگا پس تعجب ہے اور
سارا تعجب ہے ماہ جمادی
اور ماہ رجب میں جو کچھ کہ ارضِ

---

[1] جلولا بغداد کے قریب ایک قصبہ ہے اور خانقین ایران کی سرحد پر واقع عراقی شہر ہے

المفقود من بين التل يكون صاحب النصر فيواقعه في ذلك اليوم ثم يظهر برأس العين رجل اصفر اللون على راس القنطرة فيقتل عليها سبعين الف صاحب محلا وترجع الفتنة الى العراق وتظهر فتنة شهر زور وهي الفتنة الصماء والداهية العظمى والطامة الدهما المسماة يا الهلهم قال الراوي فقامت جماعة وقالُوا يا امير المومنين بين لنا مَنْ اين يخرج هذا الاصفر وصف لنا صفته فقال عليه السلام اصفه لكم مديد الظهر قصير

جزائر میں ہوگا۔ اس وقت گم شدہ ظاہر ہوگا ٹیلے کے درمیان سے وہ صاحب نصرت ہوگا اور وہ اس دن کانے سے جنگ کرے گا۔ پھر راس العین میں زرد رنگ کا ایک شخص پل پر ظاہر ہوگا اور ستر ہزار ایسے اشخاص کو قتل کرے گا جو اسلحوں سے لیس ہونگے اور فتنہ عراق کی طرف پلٹے گا اور فتنہ شہر[1] زور میں ظاہر ہوگا یہ عظیم ترین آفت اور بھیانک بلا ہوگی جس کا نام ہلہم یا ہلیم ہوگا۔ راوی نے کہا پھر ایک جماعت اُٹھ کر کھڑی ہوگئ اور کہنے لگی یا امیر المومنین! یہ بھی بتلادیں کہ یہ اصفر (زرد رنگ والا) کہاں سے خروج کرے گا اور اس کے وصف ہمیں بتلاویں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں اس کا وصف بتلاتا ہوں۔ اس کی پیٹھ چوڑی ہے

---

[1] شہر زور ہمدان کے گردوں کا پہاڑی علاقہ ہے۔

الساقين سريع الغضب يواقع
اثنتين وعشرين (اثنی عشرة)
وقعة وهو شيخ كردی
بهی طويل العمر تدين له
ملوك الروم ويجعلون
خدودهم وطاءهم على
سلامة من دينه وحسن يقينه
وعلامة خروجه بنيان
مدينة الروم على ثلاثة
من الثغور تجدد على يده
ثم يخرب ذلك الوادی
الشيخ صاحب السّراق
المستولی على الثغور ثم
يملك رقاب المسلمين
وتنضاف اليه رجال الزوراء
وتقع الواقعة ببابل

پنڈلیاں چھوٹی ہیں، جلد غصہ کرنے والا
ہے۔ بائیس یا بارہ[1] جنگیں لڑے گا۔ وہ
وہ ایک کردی بوڑھا ہے، خوش شکل
اور طویل العمر ہے۔ رُوم کے حکمران
اس کے عقیدے پر آجائیں گے اور
اپنی عورتوں کو اپنے پیروں کے نیچے
قرار دیں گے۔ وہ اپنے دین کی سلامتی
رکھتا ہے۔ اس کا یقین اچھا ہے۔ اس
اس کے خروج کی نشانی یہ ہے۔ کہ شہر
روم کی بنیاد تین سرحدوں پر اس کے
ہاتھوں تجدید پائے گی۔ پھر اس
وروی کو ایک بوڑھا صاحب سّراق
تباہ کردے گا جو سرحدوں پر غالب
آجائے گا۔ پھر وہ مسلمانوں کا مالک بن
جائے گا اور بغداد کے لوگ اس کے
لیے مزید اضافہ ہوں گے۔ پھر

له یہ تردید یا تو لوح محو و اثبات کی روشنی میں خود امام کی طرف سے اور اگر آپ کی طرف سے نہیں ہے تو پھر راوی کا سہو ہے۔ واللہ اعلم۔

فیهلك فیها خلق كثیر و	بابل[1] میں شدید جنگ ہوگی جس میں خلق
یکون خسف كثیر و	کثیر ہلاک ہوگی اور بکثرت زمینیں دھنس
و تقع الفتنة بالزوراء	جائیں گی اور بغداد میں فتنہ واقع ہوگا
و یصیح صائح الحقوا	اور پکارنے والا پکارے گا کہ فرات کے
باخوانكم بشاطی الفرات	کنارے اپنے بھائیوں کے ساتھ ملحق ہو
و تخرج اهل الزوراء كدبیب	جاؤ۔ پھر اہل بغداد چیونٹیوں کی طرح
النمل فیقتل بینهم خمسون	اپنے گھروں سے نکلیں گے۔ ان میں
الف قتیل وتقع الهزیمة	سے پچاس ہزار افراد قتل ہوں گے
علیهم ویلحقون الجبال	پھر شکست کھا کر پہاڑوں میں پناہ
ویقع باقیهم الی الزوراء ثم	لیں گے اور باقی ماندہ بغداد آ جائیں گے
یصیح صیحة ثانیة فیخرجون	پھر پکارنے والا دوسری بار پکارے گا
فیقتل منهم كذالك	وہ پھر باہر آئیں گے اور اُسی طرح قتل
فیصل الخبر الی الارض الجزائر	ہوں گے پھر سرزمین جزائر تک خبر
فیقولون الحقوا باخوانكم	پہنچے گی تو وہ کہیں گے اپنے بھائیوں
فیخرج منهم رجل اصفر	تک پہنچو تو ان کے درمیان سے ایک
اللون و یسیر فی عصائب	زرد رنگ کا شخص خروج کرے گا اور

[1] حلہ شہر عراق میں ہے۔ اس کے قریب ہی بابل کے کھنڈرات موجود ہیں اب حلہ کا جدید نام بھی بابل ہے۔

الی ارض الخط وتلحقه اهل
هجر واهل نجد ثم
يدخلون البصرة فتحلق
به رجالها ولم يزل يدخل
من بلد الى بلد حتى
يدخل مدينة حلب وتكون
بها وقعة عظيمة فيمكثون
فيها مأة يوم ثم انه
يدخل الاصفر الجزيرة و
يطلب الشام فيواقعه وقعة
عظيمة خمسة وعشرون
يوما ويقتل فيما بينهم
خلق كثير ويصعد جيش
العراق الى بلاد الجبل
وينحدر الاصفر الى الكوفة
فيبقى فيها فيأتي خبر من الشام
انه قد قطع على الحاج فعند

بہت سے گروہوں کے ساتھ سرزمینِ خط
پر آئے گا اور اہلِ ہجر اور اہلِ نجد بھی اس
سے ملحق ہو جائیں گے۔ پھر یہ لوگ بصرہ میں
داخل ہوں گے تو اہلِ بصرہ ان کے ساتھ
ہو جائیں گے۔ پھر ایک شہر سے دوسرے
میں داخل ہوتے ہوئے حلب پہنچیں
گے اور وہاں بڑی ہولناک جنگ ہوگی
وہاں وہ سو دنوں تک رہیں گے پھر
اصفر (زرد رنگ والا) جزیرہ میں داخل
ہوگا اور شام کو حاصل کرنے کے لیے
بڑی بھیانک جنگ کرے گا۔ جو پچیس
دن رہے گی اور خلق کثیر قتل ہوگی۔ پھر
عراق کی فوج بلادِ جبل[1] پر چڑھائی کرے
گی اور اصفر کوفہ آئے گا اور وہیں رہے
گا کہ شام سے خبر آئے گی کہ حاجیوں کے
لیے رستہ بند ہو گیا اس وقت حاجی مکہ
جانے سے روک دیئے جائیں گے اور

---

[1] بلادِ جبل کردوں کے علاقے کا نام ہے۔

ذلك يمنع الحاج جانبه فلا يحج
أحد من الشام ولا من العراق
ويكون الحج من مصر ثم
ينقطع بعد ذلك ويصرخ
صارخ من بلد الروم انه قد
قتل الاصفر فيخرج الى
الجيش بالروم في الف سلطان
وتحت كل سلطان مأة الف
مقاتل صاحب سيف محلاة و
ينزلون بارض ارجون قريب
مدينة السوداء ثم ينتهي الى جيش
المدينة الهالكة المعرفة بأم
الثغور الذي نزلها سام بن نوح
فتقع الواقعة على بابها فلا يرحل
جيش الروم عنها حتى يخرج عليهم

شام اور عراق سے کوئی بھی حج نہ کر سکے
گا۔ البتہ مصر سے حج ہوگا۔ پھر اس کے
بعد حج کا راستہ بند ہو جائے گا اور ایک
چیخنے والا روم کی طرف چیخے گا کہ اصفر
(زرد رنگ والا) مارا گیا۔ پھر وہ خروج
کرے گا اور روم کی فوج کی طرف جو ہزار[1]
سالاروں پر مشتمل ہوگی اور ہر سالار کے
تحت ایک لاکھ اسلحہ والے سپاہی ہوں
گے یہ لوگ سرزمین ارجون[2] اور شہر سودا[3]
کے قریب اتریں گے۔ پھر یہ تباہ شدہ
شہر ام الثغور تک پہنچیں گے۔ یہ وہ شہر
ہے کہ سام بن نوح نے یہاں قیام کیا
تھا۔ پھر اس شہر کے دروازے پر
بہت بڑی جنگ ہوگی اور روم کی
فوج وہاں سے کوچ نہیں کرے گی۔

---

[1] عبارت کا ایک دوسرا مفہوم یہ ہے کہ اصفر (زرد رنگ والا) ہزار سالاروں کے ساتھ خروج کرے گا۔

[2][3] مدینہ السودا اندلس میں ہے اور اس کے قریب ہی شہر ارجون ہے۔

رجل من حیث لا یعلمون و معه جیش فیقتل منهم مقتلة عظیمة وترجع الفتنه الی الزوراء فیقتل بعضهم بعضاً ثمّ تنتهی الفتنة فلا یبقی غیر خلیفتین یهلکان فی یوم واحد فیقتل احدهما فی الجانب الغربی والاخر فی الجانب الشرقی فیکون ذلک فیما یسمعونه اهل الطبقة السابعة فیکون فی ذلک خسف کثیر و کسوف واضح فلا ینهیهم ذلک عمّا یفعلون من المعاصی قال فقام الیه ابن یقطین وجماعة من وجوه اصحابه وقالوا یا امیرالمومنینؑ انک ذکرت لنا السفیانی

پھر ان کے خلاف ایک مرد ایسی جگہ سے خروج کرے گا جس کا فوجیوں کو علم نہیں ہوگا۔ اس کے ساتھ لشکر ہوگا۔ پھر بڑی قتل و غارت ہوگی۔ پھر فتنہ بغداد کی طرف پلٹے گا اور لوگ ایک دوسرے کو قتل کریں گے۔ پھر فتنہ اپنے انجام تک آ جائے گا اور صرف دو خلیفہ باقی رہ جائیں گے اور وہ دونوں ایک ہی دن قتل ہو جائیں گے ایک بغداد کے مغرب میں اور دوسرا مشرقی علاقے میں۔ یہ اُس میں ہوگا جسے ساتویں طبقہ کے لوگ سنیں گے۔ اس وقت بکثرت خسف (زمین کا دھنسنا)، واقع ہوگا اور واضح سُورج گہن واقع ہوگا۔ کوئی اس عہد کے گناہگاروں کو گناہ سے منع کرنے والا نہ ہوگا۔ پھر ابن یقطین اور سرکردہ اصحاب میں سے کچھ لوگ کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ یا امیر المومنین! آپ نے ہمیں سفیانی شامی

الشامی وتریه ان تبین لنا أمره قال قد ذکرت خروجه لکم آخر السنة الکائنة فقالوا اشرحه لنا فان قلوبنا قد ارتاعت حتی تکون علی بصیرة من البیان قال علیه السلام علامة خروجه تختلف ثلاث رایات رایة من العرب فیاویل المصر وما یحل بها منهم ورایة من البحرین من جزیرة أوال من أرض فارس ورایة من الشام فتدوم الفتنة بینهم سنة ثم یخرج رجل من ولد العباس فیقولون أهل العراق قد جاءکم قوم حفات

کے بارے میں بتلایا۔ اب ہماری خواہش ہے کہ آپ اس کے عمل کے بارے میں کچھ بتلائیں۔ فرمایا کہ میں نے تمھیں بتلا دیا کہ اس کا خروج فتنوں کا آخری سال میں ہے۔ لوگوں نے کہا کہ آپ تفصیل بتلایئے، ہمارے دل خوف زدہ ہیں۔ ہم آپ کے بیان سے بصیرت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اس کے خروج کی نشانی تین پرچموں کا اختلاف ہے ایک پرچم عرب کا ہے وائے ہو مصر والوں پر جو عرب کے ہاتھوں انہیں پہنچے گا۔ اور ایک پرچم بحرین کے جزیرۂ اوال سے بلند ہوگا۔ جو سرزمین فارس سے ہے اور ایک پرچم شام سے بلند ہوگا۔ پس ان کے درمیان ایک سال تک فتنہ رہے گا پھر بنی عباس سے ایک مرد خروج کرے گا تو اہل عراق کہیں گے کہ تمہارے پاس ایسی قوم آئی ہے جو پا برہنہ

اصحاب أهواء مختلفة	ہے اور مختلف خواہشات رکھنے والی
فتضطرب اهل الشام و	ہے تو شام و فلسطین کے لوگ ان کی
فلسطين ويرجعون الى رؤساء	آمد کی خبر سے مضطرب ہوں گے اور شام
الشام ومصر ويقولون	و مصر کے بڑوں سے رجوع کریں گے
اطلبوا ولد الملك فيطلبوه	تو وہ کہیں گے کہ حکمران کے بیٹے کو بلاؤ
ثم يوافقوه بغوطة دمشق	وہ اسے بلائیں گے اور غوطۂ دمشق کے
بموضع يقال له حرستا فاذا	علاقہ حرستا[1] میں اس سے ملاقات
حل بهم اخرج اخواله بنى	کریں گے پس جب وہ ملاقات
كلاب وبنى دهانة ويكون	کرے گا تو وہ اپنے نانیہالیوں کو جو
له بالواد اليابس عدة	بنی کلاب اور بنی دھانہ سے ہوں
عديد ويقولون له	گے، نکال دے گا اور اس کے لیے
يا هذا ما يحل لك	وادیٔ یابس میں ایک معتد بہ تعداد
أن تضيع الاسلام اماترى	ہو گی۔ وہ لوگ اس سے کہیں گے۔
الى الناس فيه من الاهوال	کہ اے شخص تیرے لیے جائز نہیں ہے،
والفتن فاتق الله واخرج	کو تو اسلام کو ضائع کر دے، تو لوگوں کو
لنصر دينك فيقول	نہیں دیکھتا کہ کتنے ہول اور فتنہ میں
أنا لست بصاحبكم	ہیں تو اللہ کا تقویٰ اختیار کر اور اپنے

---

[1] حرستا دمشق کے قریب ایک آباد قصبہ ہے۔

فيقولون له ألست
من قريش ومن
اهل بيت الملك
القائم اما تتحصب
لاهل بيت نبيك
وما قد نزل بهم من
الذل والهوان منذ زمان
طويل فانك ماتخرج
راغبا بالاموال ورغيد
العيش بل محاميا
لدينك فلا يزال القوم
يختلفون وهو اول
منبر يصعده ثم يخطب
و يامرهم بالجهاد و
يبايعهم على انهم لا
يخالفون اليه واحدا
بعد واحد فعندها يقول
اذهبوا الى خلفائكم الذين
كنتم لهم أمره رضوه ام كرهوه

دین کی نصرت کے لیے باہر نکل وہ کہے
گا کہ میں تمہارا صاحب نہیں ہوں وہ
کہیں گے کیا تو قریش سے نہیں ہے؟
اور قیام کرنے والے بادشاہ کے اہل
بیت سے نہیں ہے؟ تجھے اپنے نبی کے
اہلِ بیتؑ پر غیرت نہیں آتی کہ ان طویل
مدت میں کتنی ذلت و خواری وارد ہوئی
ہے۔ تم جو خروج کروگے وہ مال کی طلب
میں یا عیش کی خاطر نہیں ہوگا بلکہ تم اپنے
دین کی حمایت کروگے لوگ اسی طرح پے
درپے اس کے پاس آتے جاتے رہیں
اور وہ پہلی مرتبہ منبر پر چڑھے گا اور
خطبہ دے گا اور انہیں حکم جہاد دے گا
اور بیعت لے گا کہ وہ کہ وہ اس
کی مخالفت نہیں کریں گے۔ اس وقت
کہے گا کہ جاؤ اپنے خلفاء کے پاس
جن کے امر مانتے رہے ہو رضا سے
یا کراہت سے۔ پھر وہ غوطہ کی طرف
خروج کرے گا اور ابھی داخل نہیں

بلد بعد بلد الا واقع
أهلها فأول وقعة
تكون بحمص ثم
بالرقة ثم بقرية
سبأ وهي اعظم وقعة
يواقعها بحمص ثم
ترجع الى دمشق وقد
دانت له الخلق فيجيش
جيشا الى المدينة
وجيشا الى المشرق
فيقتل بالزوراء سبعين
الفا ويبقر بطون ثلاثمأة
امرأة حامل ويخرج الجيش
الى كوفانكم هذه فكم
من باك وباكية فيقتل بها
خلق كثير واما جيش المدينة
فانه اذا توسط البيداء صاح
به جبرائيل صيحة عظيمة
فلا يبقى منهم أحد الا وخسف

خوف و دہشت طاری ہو گی۔ اسی طرح
وہ شہر بہ شہر داخل ہو کر جنگ کرتا رہے
گا تو پہلی جنگ حمص میں ہو گی دوسری رقہ
میں پھر قریہ سبا میں اور یہ حمص میں
ہونے والی سب سے بڑی جنگ ہو گی
پھر وہ دمشق واپس آجائے گا اور لوگ
اس سے قریب ہو جائیں گے۔ پھر ایک
لشکر مدینہ بھیجے گا اور ایک لشکر مشرق
(عراق) کی طرف بھیجے گا تو بغداد میں
ستر ہزار افراد مارے جائیں گے اور
وہ تین سو حاملہ عورتوں کے پیٹ چاک
کرے گا۔ پھر اس کا لشکر تمہارے کوفہ
کی طرف روانہ ہو گا۔ تو کتنے مرد و زن
گریہ کناں ہوں گے اور وہاں بڑی
خلقت قتل ہو گی اور مدینہ جانے
والا لشکر جب سرزمین بیداء پر پہنچے
گا تو جبرئیل ان پر عظیم صیحہ کریں گے تو
پورے لشکر کو اللہ زمین میں دھنسا
دے گا اور لشکر کے عقب میں دو شخص

الله به الارض ویکون فی اثر
الجیش رجلان أحدهما بشیر
والآخر نذیر فینظرون الی ما
نزل بهم فلا یرون الا رؤساء
من الارض فیقولان
بما أصاب الجیش فیصیح بهما
جبرائیل فیحول الله وجوههما
الی قهقری فیمضی احدهما
الی المدینة وهو البشیر
فیبشرهم بما سلمهم الله
تعالیٰ والآخر نذیر فیرجع
الی السفیانی ویخبره بما
أصاب الجیش قال وعند
جهینة الخبر الصحیح
لانهما من جهینة
بشیر ونذیر فیهرب قوم
من أولاد رسول الله وهم

ہوں گے ایک خوشخبری دینے والا اور
ایک ڈرانے والا۔ تو یہ دونوں لشکر
پر وارد ہونے والی صورتِ حال کو دیکھیں
گے کہ اہلِ لشکر کے سرزمین سے باہر
ہیں اور دھڑ دھنسے ہوئے ہیں تو اپنا
مشاہدہ بیان کریں گے۔ پھر جبرئیل ان
دونوں پر صیحہ کریں گے تو ان کے چہرے
کو اللہ پشت کی طرف کر دے گا اُن
میں کا خوشخبری دینے والا مدینہ آئے
گا اور مدینہ والوں کو خوشخبری دے گا
کہ اللہ نے انہیں بچا لیا اور دوسرا
ڈرانے والا سفیانی کے پاس پلٹ
کر جائے گا اور اسے فوج کی حالت
کی خبر دیگا۔ آپ نے فرمایا کہ صحیح خبر
جہنیہ[1] کے پاس ہے۔ اس لیے کہ یہ
بشیر و نذیر جہنیہ سے ہیں۔ پھر اولادِ
رسول میں سے ایک گروہ جو اشراف

---

[1] جہنیہ بنی قضاعہ کے ایک قبیلے کا نام ہے

اشراف الى بلد الروم فيقول
السفياني لملك الرّوم ترد
على عبيدي فيردهم اليه
فيضرب أعناقهم على الدرج
الشرقي لجامع بدمشق
فلا ينكر ذلك عليه احد
الا وان علامة ذلك تجديد
الاسوار بالمدائن فقيل
يا امير المومنين (ع) اذكر
لنا الاسوار فقال تجدد
سور بالشام والعجوز
والحران يبنى عليهما
سوران وعلى واسط سور
والبيضاء يبنى عليها سور
والكوفة يبنى عليها
سوران وعلى شوشتر
سور وعلى أرمنية سور

ہوں گے شہر روم کی طرف فرار کریں گے
تو سفیانی روم کے حکمران سے کہے گا۔
تاکہ ہمارے غلاموں کو ہمیں واپس دے
دو تو وہ انہیں واپس بھیج دے گا سفیانی
مسجد دمشق کے مشرقی حصہ میں ان کی
گردنیں کاٹ دے گا اور کوئی اس
عمل پر ٹوکنے والا نہ ہوگا اور اس کی نشانی
یہ ہوگی کہ شہروں میں شہر پناہیں بنائی
جائیں گی۔ آپ سے کہا گیا یا امیر
المومنین! وہ شہر پناہیں بھی ہم سے بیان
کردیں آپ نے فرمایا ایک شہر پناہ[1]
کی شام میں تجدید کی جائے گی اور دو
عجوز میں اور حرّان میں اور ایک واسط
میں اور ایک بیضا میں اور دو کوفہ میں
اور ایک شوستر میں اور ایک آرمینیہ
میں اور ایک موصل میں اور ایک ہمدان
میں اور ایک ورقہ میں اور ایک دیار پر

---

[1] شہر پناہ یا فصیل سے مراد غالباً راڈار کا نظام ہے۔

وعلى موصل سور وعلى همدان
سور وعلى ورقة سور وعلى ديار
يونس سور وعلى حمص سور
وعلى مطردين سور وعلى الرقطاء
سور وعلى الزهبة سور وعلى
دير هند سور وعلى القلعة
سور معاشر الناس الا و
انّه اذا ظهر السفياني
تكون له وقايع عظام فأول
وقعة بحمص ثم بحلب ثم
بالرّقة ثم بقرية سبا ثم
برأس العين ثم بنصيبين ثم
بالموصل وهي وقعة عظيمة
ثم تجتمع الى الموصل رجال
الزوراء ومن ديار يونس الى اللحمة
وتكون وقعة عظيمة يقتل فيها
سبعين الفا ويجري على الموصل
قتال شديد يحل بها ثم ينزل
الى السفياني ويقتل منهم ستين

یونس میں اور ایک حمص میں اور ایک مطر
دین میں اور ایک رقطا میں اور ایک
رہبہ میں اور ایک دیر ہند میں اور ایک
قلعہ میں بنائی جائے گی۔ لوگو! آگاہ ہو
جاؤ کہ جب سفیانی ظاہر ہوگا تو بڑی
بڑی جنگیں ہوں گی۔ اس کی پہلی جنگ
حمص میں ہوگی۔ پھر حلب میں۔ پھر
رقہ میں پھر قریہ سبا میں پھر راس العین
میں پھر نصیبین میں پھر موصل میں اور
یہ بڑی بھیانک جنگ ہوگی۔ پھر
موصل میں بغداد کے مرد جمع ہو جائیں
گے اور دیار یونس سے لحمہ تک بڑی
ہولناک جنگ ہوگی، جس میں ستر ہزار
مارے جائیں گے اور موصل میں شدید
ترین قتال ہوگا تو سفیانی وہاں پہنچے
گا اور ساٹھ ہزار افراد کو قتل کرے گا
اور وہاں قارون کے خزانے ہیں اور
وہاں عظیم حالات رونما ہوں گے جبکہ
زمین دھنس چکی ہوگی سنگباری اور

الغاوان فيها كنوز قارون ولها
أحوال عظيمة بعد الخسف و
القذف والمسخ وتكون أسرع
ذهابا في الارض من الوتد الحديد
في ارض الرجف قال ولا يزال
السفياني يقتل كل من اسمه
محمد وعلي وحسن وحسين
وفاطمة وجعفر وموسىٰ وزينب
وخديجة ورقية بغضا وحنقا
لال محمد (ص) ثمّ يبعث في
جميع البلدان فيجمع له
الاطفال ويغلي لهم الزيت
فيقول له الاطفال ان كان
آباؤنا عصوك نحن فما ذنبنا
فيأخذ كل من اسمه على ما
ذكرت فيغليهم في الزيت ثمّ
يسير الى كوفانكم هذه
فيدور فيها كما تدور الدوامة
فيفعل بالرجال كما يفعل

مسخ رونما ہو چکے گا اور دوسری زمینوں
کی نسبت جلد دھنسے گی اس لوہے
کی میخ سے جو لرزنے والی زمین میں
ہے اور سفیانی مسلسل ان لوگوں کو
قتل کرے گا، جن کے نام محمد، علی، حسن
حسین، فاطمہ، جعفر، موسیٰ، زینب
خدیجہ اور رقیہ ہوں گے۔ یہ اس
بغض و کینہ کے سبب ہوگا جو اسے
آل محمدؐ سے ہوگا۔ پھر سارے شہروں
میں لوگ بھیجے گا اور بچوں کو جمع کروائے
گا اور ان کے لیے تیل جمع کروائے گا
تو بچے اس سے کہیں گے کہ اگر ہمارے
باپوں نے تیری نافرمانی کی ہے تو ہم
نے کیا کیا ہے؟ تو ان بچوں میں سے
جس کا نام مذکورہ ناموں میں سے ہوگا
اسے تیل میں ڈلوا دے گا۔ پھر وہ تمہارے
اس شہر کوفہ کی طرف آئے گا اور اس
کی گلیوں میں حجام کی طرح چکر لگائے
گا اور مردوں کے ساتھ وہی کرے گا

بالاطفال ويصلب على بابها
كل من اسمه حسن
وحسين ثم يسير الى
المدينة فينهبها فى ثلاثة
أيام ويقتل فيها خلق كثير
ويصلب على مسجدها كلّ
من اسمه حسن وحسين
فعند ذلك يغلى دمائهم كما
غلى دم يحيى بن زكريا فاذا
رأى ذلك الامر أيقن
بالهلاك فيولى هاربا و
يرجع منهزما الى الشام فلا
يرى فى طريقة احد يخالف
عليه اذا دخل عليه فاذا دخل
الى بلدة اعتكف على شرب
الخمر والمعاصى ويامر
اصحابه بذلك فيخرج
السفيانى وبيده حربه
ويامر بالامراة فيدفعها

جو بچوں کے ساتھ کیا تھا اور کوفہ کے
دروازہ پر ان لوگوں کو پھانسی دے دیگا
جن کے نام حسن وحسین ہوں گے۔ پھر وہ
مدینہ جائے گا اور وہاں تین دن تک
لوٹ مار کرے گا اور خلق کثیر کو قتل
کر دے گا اور مدینہ کی مسجد پر حسن وحسین
نامی لوگوں کو پھانسی دے گا۔ اس وقت
اس کا خون جوش مارے گا۔ جیسا کہ
یحییٰ بن زکریا کے خون نے جوش مارا
تھا۔ جب وہ دیکھے گا تو اسے اپنی ہلاکت
کا یقین ہو جائے گا اور وہ واپس
شام کی طرف فرار اختیار کرے گا۔
تو وہ پورے راستے اپنا کوئی مخالف
کرنے والا نہیں دیکھے گا۔ یہاں تک کہ
شام میں داخل ہوگا۔ جب وہ شہر
میں داخل ہو جائے گا تو وہ شراب نوشی
اور دیگر گناہوں میں اپنے آپ کو معتکف
کرے گا اور اپنے ساتھیوں کو انہیں
کاموں کا حکم دے گا۔ پھر سفیانی اس

الی بعض اصحابه فیقول له افجر بها فی وسط الطریق فیفعل بها ثم یبقر ببطنها و یسقط الجنین من بطن امه فلا یقدر احد ینکر علیه ذلک قال فعندها تضطرب الملائکة فی السماوات ویاذن الله بخروج القائم من ذریتی وهو صاحب الزمان ثم یشیع خبره فی کل مکان فینزل حینئذ جبرائیل علی صخرة بیت المقدس فیصیح فی اهل الدنیا قد جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا

حالت میں باہر آئے گا کہ اس کے ہاتھ میں ایک حربہ ہوگا اور ایک عورت کو لانے کا حکم دے گا کہ راستے کے بیچ وہ اس عورت سے بدکاری کرے وہ بدکاری کرے گا۔ پھر اس کے بعد اس عورت کا شکم چاک کر دے گا اور اس کے پیٹ سے بچہ نکل کر زمین پر گر جائے گا اس وقت کوئی یہ جرأت نہ رکھتا ہوگا کہ اس عمل سے اظہارِ نفرت کرے۔ اس وقت آسمانوں میں فرشتے مضطرب ہو جائیں گے اور اللہ قائم کو جو میری ذریّت سے ہے خروج کا اذن دے گا اور وہی صاحب الزمان ہے۔ پھر اس کی خبر ہر جگہ مشہور ہو جائے گی اس وقت جبریل صخرۂ بیت المقدس پر اتریں گے اور اہلِ دنیا کے لیے آواز بلند کریں گے کہ حق آگیا اور باطل بھاگ گیا یقیناً باطل بھاگنے والا

ثم انه علیه السلام	ہے۔ پھر امیر المومنین علیہ السّلام نے
تنفس الصعداء فان کمدا	ٹھنڈی سانس بھری اور نالہ و زاری
وجعل یقول:	کی اور فرمانے لگے: (اشعار)

بنی اذا ما جاشت الترك فانتظر
ولایة مهدی یقوم ویعدل

وذل ملوك الظلم من آل هاشم
وبویع منهم من یذل ویهزل

صبی من الصبیان لا رأی عنده
ولا عنده جد ولا هو یعقل

وثم یقوم القائم الحق منکم
وبالحق یأتیکم وبالحق یعمل

سمی رسول الله نفسی فداؤه
فلا تخذلوه یا بنی وعجلوا

اشعار کا ترجمہ

(۱) میرے بیٹے جب ترک ہیجان میں آجائیں اور صف آرائی کریں تو مہدیؑ کی ولایت کا انتظار کرو جو عدل کے ساتھ قیام کرے گا۔

(۲) اور آلِ ہاشم کے بادشاہ جو روئے زمین پر ہوں گے وہ ذلیل ہو جائیں گے اور ان کی بیعت ان میں سے کی جائے گی جو لذّت کے خواہاں اور بے ہودہ بات کرنے والے ہوں گے۔

(۳) اور وہ بچوں میں سے ایک بچہ ہے جس کی اپنی کوئی رائے نہ ہوگی نہ ذمہ دار ہوگا نہ عقلمند۔

(۴) پھر تم میں سے قائم حق قیام کرے گا حق کے ساتھ آئے گا اور حق پر عمل کریگا

(۵) وہ رسول اللہ کا ہم نام ہے۔ میری جان اس پر فدا ہے تو اے میرے بیٹو! اسے رسوا نہ کرنا اور اس کی طرف عجلت کے ساتھ جانا۔

اس کے بعد ظہور مہدی کا بیان ہے۔ آپ کی جنگوں اور فتوحات کا تذکرہ ہے آپ کے تین سو تیرہ اصحاب کا بہ قید نام و مقام ذکر ہے۔ آپ کی حکومت کے استحکام کا بیان ہے اور آخر میں قیامت کے قائم ہونے کا بیان ہے۔ ہم نے اس پورے خطبہ سے فقط وہ حصہ نقل کیا ہے جو ہمارے موضوع یعنی واقعات وحوادث قبل ظہور سے متعلق ہے۔ اگر اس مختصر رسالہ میں گنجائش ہوتی تو ازدیاد بصیرت کے لیے پورا خطبہ مع ترجمہ نقل کیا جاتا۔

خطبہ کے بارے میں

میرے سامنے اس خطبہ کے مندرجہ ذیل نسخے ہیں

(۱) الزام الناصب شیخ علی یزدی حائری جزو دوم تین خطبے۔

(۲) الشیعہ والرجعۃ جزو اول محمد رضا طبلسی

(۳) نوائب الدہور حسن میر جہانی جزو دوم

(۴) ینابیع المودۃ شیخ سلیمان قندوزی

(۵) خطبۃ البیان طبع بحرین۔

الزام الناصب اور الشیعہ والرجعۃ میں خطبہ کی سند یہ ہے۔ محمد ابن احمد انباری ۔ محمد ابن احمد جرجانی قاضی رے ۔ طوق ابن مالک ۔ عن ابیہ ۔ عبداللہ بن مسعود ۔ رفعہ الی علی ابن ابی طالب ۔ محمد رضا طلبی نے اس خطبہ کو دوحۃ الانوار، شیخ محمد یزدی سے نقل کیا ہے اور نوائب الدہور میں یہ خطبہ عجائب الاخبار سیّد حسین توبلی سے نقل کیا گیا ہے۔ اس میں بھی یہی سلسلۂ سند ہے۔ طلبی اور میر جہانی دونوں بزرگوں نے الذریعہ جلد ہفتم صفحہ ۲۰۰ سے اس خطبہ کے متعلق معلومات اخذ کی ہیں۔ الذریعہ (طبع دوم صفحہ ۲۰۱/۲۰۰) کے مطابق اس خطبہ کے نسخوں میں بہت اختلاف ہے شیخ علی یزدی نے الزام الناصب میں اس کے تین نسخے نقل کیے ہیں۔ ایک میں اصحاب قائم کا تذکرہ ہے دوسرے میں ان والیوں کا تذکرہ ہے، جنہیں آپ اپنی طرف سے معین فرمائیں گے اور تیسرا نسخہ اور المنتظم فی اسرار الاعظم تالیف محمد بن طلح شافعی متوفی ۶۵۲ سے نقل کیا ہے، شیخ سراجدین حسن نے اس کے بعض اجزا الدر المنظم سے اپنی کتاب میں نقل کیے ہیں۔ اس کا ایک نسخہ خطبہ اقالیم کے ساتھ مکتبہ آستانِ قدس میں موجود ہے، جس کا سن کتابت ۶۲۹ ہے۔ دوسرا نسخہ درویش علی ابن جمال الدین کی تحریر میں ہے، جس کا سن کتابت ۹۲۲ ہے۔ سیّد شبّر نے اس پورے خطبہ کو اپنی کتاب علامات الظہور میں نقل کیا ہے۔ حافظ رجب برسی کی مشارق الانوار میں بھی اس کے کچھ جملے ملتے ہیں۔ لیکن انہوں نے اسے خطبۃ البیان کے نام سے نقل کیا ہے۔ قاضی سعید قمی متوفیٰ ۱۱۰۳ نے شرح حدیث غمامہ میں اسے مختصراً نقل کیا ہے۔ محقق قمی متوفیٰ ۱۲۳۱ نے جامع الشتات (جلد ۵

صفحہ ۹۵) میں قاضی سعید کے نسخے کے کچھ فقروں کی شرح لکھی ہے۔ اس خطبہ کی اور بھی شرحیں ہیں، جن کا تذکرہ الذریعہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۱ / ۲۱۰ پر موجود ہے۔ اس کی ایک شرح خلاصۃ الترجمان کے نام سے اور دوسری معالم التنزیل کے نام سے بھی ہے۔ نور علی شاہ متوفی ۱۲۱۲ نے اس خطبہ کا فارسی ترجمہ کیا ہے، جس کا ایک جزء ان کے دیوان کے ساتھ مکتبہ سپہ سالار تہران میں موجود ہے۔ کاشان کے حاکم شمس شمس الدین محمد کے حکم سے سن ۸۴۴ میں اس کا منظوم ترجمہ کیا گیا۔ البتہ یہ خطبہ نہ نہج البلاغہ میں ہے نہ مناقب ابن شہر آشوب میں نہ بحار الانوار میں۔ اس خطبہ کے سلسلہ میں دو قول ہیں بعض کے خیال میں یہ کوفہ کا خطبہ ہے اور بعض کی رائے کے مطابق یہ بصرہ میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔ ممکن ہے کہ دو ہوں۔

اس خطبہ کے سلسلہ میں یہ بات بہت مشہور ہے کہ اس کے نسخوں میں شدید اختلاف ہے۔ کسی نسخہ میں کچھ کم ہے کسی میں کچھ زیادہ ہے اور کسی نسخہ میں ایک فقرہ کی جگہ دوسرا ہے۔ اس کے علاوہ استنساخ کے مسائل کی وجہ سے بھی لفظوں اور جملوں میں اختلافات پیدا ہوئے ہیں۔ محمد رضا اور میر جہانی کی رائے اس خطبہ کے سلسلہ میں معتدل ترین رائے ہے۔ بعض نسخوں میں بعض فقرے قرآن مجید کی آیات و نصوص کے خلاف ہیں، لہٰذا یہ باور کیا جاتا ہے کہ مختلف ادوار میں صاحبانِ غرض نے اس میں کچھ ایسے اضافے کر دیئے ہیں جو اُن کے مفیدِ مطلب تھے۔ لہٰذا اس خطبہ کے سلسلہ میں محتاط رائے یہ ہے جو جملے بالکل ہی کتاب و سنت سے متصادم ہیں وہ الحاقی ہیں اور کلامِ امام نہیں ہیں۔ البتہ جن فقروں کی تاویل ممکن ہے ان کی تاویل کی جانی چاہیئے، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ چند فقروں

کے سبب پورا خطبہ مشکوک قرار دے دیا جائے، محقق قمی نے تحریر کیا ہے کہ اگر خطبۃ البیان جیسی باتیں ان کی طرف منسوب کی جائیں تو ان کے ظاہر پر حکم نہیں لگانا چاہیے اور نہ سرے سے ان کو باطل قرار دے دینا چاہیے۔

اس خطبہ کو پڑھنے والا میری اس بات کی تائید کرے گا کہ اس خطبہ میں بہت مقامات پر خطیب منبر سلونی کا اسلوب بھی ہے، لب ولہجہ بھی ہے اور تیور بھی ہے یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ اختلاف رائے بھی فقط ان جملوں میں ہے جن میں امیرالمومنینؑ نے اپنی ذات پر افتخار کیا ہے۔ وہ جملے اَنَا (میں) سے شروع ہوتے ہیں۔ اس اختلاف کا پیشگوئیوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لہذا میں نے وہ اختلافی حصہ اس رسالے میں نقل نہیں کیا ہے، خطبہ میں نامانوس اور اجنبی الفاظ کی کثرت ہے اور بعض ایسے فقرے ہیں جو بہت عجیب غریب اور ناقابل فہم معموں جیسے ہیں۔ ایسا شاید اس لیے ہے کہ پیش گوئیوں کے موضوع پر لپٹ لہجہ میں ابہام اور اجمال دونوں ضروری تھے تاکہ باتیں اپنے اپنے وقت پر کھلتی چلی جائیں۔ ایسے فقروں کو اگر متشابہات قرار دیا جائے تو مناسب ہوگا۔



روایت جابر جعفیؒ

عن جابر الجعفی، عن ابی جعفر علیہ السلام یقول: الزم الارض لا تحرکن یدك ولا رجلك ابداً حتّٰی تری علامات اذکرها لك فی سنة وتری منادیا ینادی بدمشق، وخسف بقریة من قراها، ویسقط طائفة من مسجدها، فاذا رایت الترك جازوها فاقبلت الترك حتی نزلت الجزیرة، واقبلت الروم حتی نزلت الرملة وهی سنة

جابر جعفی روایت کرتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا، کہ اپنی جگہ پر جم کر بیٹھ جاؤ اور ہاتھ پیروں کو حرکت مت دو یہاں تک کہ وہ علامتیں ظاہر ہو جائیں جو میں بیان کر رہا ہوں۔ ایک منادی دمشق سے آواز دے گا اور اس کے دیہاتوں میں سے ایک دیہات دھنس جائے گا اور مسجد دمشق کا ایک حصہ منہدم ہو جائے گا تو تم جب یہ دیکھو کہ ترک دمشق سے گزر گئے اور جزیرہ[1] میں وارد ہو گئے تو یہ سال وہ سال ہوگا، جس میں سرزمین عرب کے چپہ چپہ پر اختلاف ہوگا۔

---

[1] بعض علماء کے نزدیک اس سے مراد جزیرۂ موصل ہے۔

اختلاف فی کل ارض من ارض	اس وقت اہلِ شام تین مختلف پرچموں
العرب - وان اهل الشام یختلفون	کے تلے جمع ہوں گے، ایک زرد اور
عند ذلك علی ثلاث رایات: الا	سفید ہوگا، دوسرا سُرخ اور سفید ہوگا
صهب والابقع والسفیانی مع	اور تیسرا سفیانی کا پرچم ہوگا، سفیانی اپنے
ذنب الحمار مضر، ومع	نانہالی رشتہ داروں کے ساتھ جو بنی
السفیانی اخواله من	کلب سے ہوں گے، خروج کرے
کلب فیظهر السفیانی	گا اور .... بنی ذنب الحمار پر جو
ومن معه علی بنی ذنب	کہ قبیلہ مضر کی شاخ ہے۔ حملہ کرے
الحمار، حتی یقتلو قتلا لم	گا اور ایسی جنگ کرے گا کہ ویسی
یقتله شیٔ قط۔	ماضی میں کبھی نہیں ہوئی ہوگی۔
ویحضر رجل بدمشق	پھر قبیلہ بنی ذنب الحمار کا ایک
فیقتل هو ومن معه قتلا	شخص دمشق آئے گا۔ وہ اور اس
لم یقتله شیٔ قط وهو	کے ساتھی اس طرح قتل ہوں گے
من بنی ذنب الحمار و	جیسے کوئی قتل نہ ہُوا ہوگا اور یہی اس
وهی الآیة التی یقول الله	آیت کا اشارہ ہے جس میں اللہ نے
تبارك وتعالیٰ: فاختلف الا	فرمایا ہے " پھر گروہ نے باہم اختلاف
حزاب من بینهم فویل	کیا تو جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ہے
للّذین کفروا من مشهد یوم	کہ ان پر وائے ہو کہ وہ اس بڑے
عظیم (مریم، ۳۷)	دن کو دیکھیں گے۔ (مریم، ۳۷)

ويظهر السفياني ومن معه حتى لا يكون له همة الا آل محمد صلى الله عليه وآله وسلم وشيعتهم فيبعث بعثا الى الكوفة فيصاب باناس من شيعة آل محمد بالكوفة قتلا وصلبا، ويقبل راية من خراسان حتى ينزل ساحل الدجلة يخرج رجل من الموالي ضعيف ومن تبعه فيصاب بظهر الكوفة ويبعث بعثا الى المدينة فيقتل بها رجلا ويهرب.

المهدي والمنصور منها ويوخذ آل محمد صغيرهم وكبيرهم لا يترك منهم احد الا حبس ويخرج الجيش

سفیانی اور اس کے ساتھی خروج کریں گے اور ان کا مقصد اولاد رسولؐ اور شیعیان آلِ محمدؐ کو قتل کے سوا کچھ اور نہ ہوگا۔ اور وہ ایک لشکر کوفہ کی طرف بھیجے گا، جو شیعوں میں سے کچھ کو قتل کرے گا اور کچھ کو سولی دے گا۔ اور ایک پرچم خراسان کی طرف سے آئے گا، اور اس پرچم والے دوسرے ساحل پر پڑاؤ ڈالیں گے اور شیعوں میں سے ایک کمزور شخص سفیانی کے مقابلہ کے لیے اپنے ساتھیوں کے ساتھ خروج کرے گا اور کوفہ کی پشت پر اس سے جنگ کر کے مغلوب ہو جانے کا یا قتل ہو جائے گا)

پھر سفیانی ایک دوسرا لشکر مدینہ کی طرف بھیجے گا اور مہدیؑ و منصور نکل جائیں گے اور لشکر سادات کے ہر چھوٹے بڑے کو قید کر دے گا۔ اور وقت ایک لشکر دونوں

فی طلب الرّجلین	شخصوں (مہدی اور منصور) کی تلاش میں روانہ ہوگا۔
ویخرج المهدی منها علی سُنّة مُوسیٰ خائفا یترقب حتیٰ یقدم مکّة و یقبل الجیش حتیٰ اذا نزلوا البیداء وهو جیش الهلاک خسف بهم فلا یفلت منهم الا مخبر، فیقوم القائم بین الرکن والمقام فیصلی و ینصرف و معه وزیره، فیقول یا ایها الناس انا نستنصر الله علی من ظلمنا وسلب حقنا، من یحاجنا فی الله فانا اولی بالله ومن یحاجنا	اور مہدیؑ سنت مُوسیٰ کے مطابق مدینہ سے ہراساں ہوکر نکلے گا اور اسی حال میں مکّہ میں وارد ہوگا اور وہ لشکر بھی اُس کے تعاقب میں ہوگا، جب وہ لشکر مکّہ و مدینہ کے درمیان واقع بیابان (مقام بیداء) میں پہنچے گا۔ تو سارے فوجی زمین میں دھنس کر ہلاک ہو جائیں گے، فقط ایک شخص زندہ بچے گا جو ان کی ہلاکت کی خبر لے کر جائے گا۔ پھر قائمؑ رکن و مقام کے درمیان کھڑے ہو کر نماز پڑھے گا اور اس کا وزیر اس کے ساتھ ہوگا۔ پھر وہ پلٹے گا اور لوگوں سے خطاب کرے گا، کہ اے لوگو! ہم اللہ سے مدد چاہتے ہیں کہ جن لوگوں نے ہم آلِ محمدؐ پر ظلم کیا اور ہمارے حق کو چھین لیا اللہ ہمیں ان پر کامیاب کرے جو اللہ کے بارے

فی آدم فانا اولی	میں کوئی بحث کرنا چاہتا ہے وہ آئے
الناس بآدم، ومن	اس لیے کہ میں اللہ کے نزدیک
حاجنا فی نوح	تر ہوں اور جو آدمؑ کے بارے میں
فانا اولی الناس	گفتگو کرنا چاہتا ہے وہ آئے اس
بنوح ، ومن حاجنا	لیے کہ میں سب کی نسبت آدمؑ سے
فی ابراهیم فانا	نزدیک تر ہوں اور جو نوح کے بارے
اولی للناس بابراهیم	میں بحث کرنا چاہتا ہے۔ وہ آئے
ومن حاجنا بمحمد	اس لیے کہ میں نوح سے نزدیک
فانا اولی الناس	ہوں اور جو ابراہیم کے بارے میں بحث
بمحمد، ومن	کرنا چاہتا ہے وہ آئے اس لیے کہ میں
حاجنا فی النبیین	ابراہیمؑ کے نزدیک تر ہوں اور جو محمدؐ
فنحن اولی الناس	کے بارے میں بحث کرنا چاہتا ہے
بالنبیین ومن	وہ آئے اس لیے کہ میں سب کی نسبت
حاجنا فی کتاب	محمدؐ سے نزدیک تر ہوں اور جو ہم سے
الله فنحن اولی	انبیاء کے بارے میں بحث کرنا چاہتا
الناس بکتاب الله	ہے وہ آئے اس لیے کہ ہم انبیاء کے
انا نشهد وکل	نزدیک تر ہیں اور جو کتاب خدا
مسلم الیوم انا	کے بارے میں ہم سے بحث کرنا
قد ظلمنا ، وطردنا،	چاہتا ہے وہ آئے اس لیے کہ

و بغی علینا، واخرجنا من
دیارنا وامولانا و
اهالینا وقهرنا الا
انا نستنصر الله
الیوم وکل مسلم
ویجی والله ثلاث
مائة و بضعة عشر رجلا
فیهم خمسون امراه
تیجتمعون بمکة
علی غیر معیاد قزعا
کقزع الخریف، یتبع
بعضهم بعضا وهی
الایة التی قال الله
اینما تکونوا یات
بکم الله جمیعا ان
الله علی کل شئ قدیر فیقول
رجل من آل محمد صلی
الله علیه وآله وسلم و
هی القریة الظالمة

کتاب خدا سے سب سے زیادہ نزدیک ہم
ہیں ہم گواہی دیتے ہیں اور ہر مسلمان گواہی
دے گا کہ ہم پر ظلم کیا گیا ہمیں نکالا گیا اور
ہم پر تعدی کی گئی، ہمیں ہمارے وطن سے
ہمارے مال سے اور ہمارے گھروں سے
بے دخل کر دیا گیا، آج ہم اللہ سے
نصرت کے طلب گار ہیں اور ہر مسلمان
سے مدد چاہتے ہیں۔
(امام محمد باقر فرماتے ہیں) خدا کی قسم
اس وقت تین سو تیرہ اشخاص جن میں
پچاس عورتیں بھی ہوں گی۔ یہ سب فصل
خزاں کے لکہ ہائے ابر کی طرح غیر موسم
حج میں مکے میں جمع ہو جائیں گے۔ یہ سب
ایک دوسرے کے پیچھے آئیں گے اسی
کو پروردگار عالم نے فرمایا ہے۔ تم
جہاں کہیں بھی ہو اللہ تم سب کو ایک
جگہ جمع کر دے گا، یقیناً اللہ ہر شے
پر قادر ہے۔ اس وقت اولاد رسولؐ میں
سے ایک شخص کہے گا کہ اس شہر مکہ کے لوگ

اهلها.
ثم يخرج من مكة
هو و من معه
الثلاثمائة وبضعة
عشر يبايعونه بين
الركن والمقام معه
عهد نبي الله صلى الله
عليه واله ورايته، و
سلاحه، ووزيره معه
فينادي المنادي بمكة
باسمه وامره من
السماء حتى يسمعه
اهل الارض كلهم اسمه
اسمه نبيؐ - ما اشكل عليكم
فلم يشكل عليكم عهد نبي
الله صلى الله عليه واله وسلم
ورايه وسلاحه والنّفس
الذكية من ولد الحسين
فان اشكل عليكم هذا فلا

ظالم ہیں۔
پھر وہ تین سو تیرہ اشخاص رسولؐ
کا عہد نامہ، ان کا پرچم اور ان کا اسلحہ
قائمؑ کے پاس دیکھ کر رکن و مقام کے
درمیان اس کی بیعت کریں گے، پھر
سب شہر مکہ سے باہر نکل آئیں گے
اور اس کا وزیر اس کے ساتھ ہوگا
اس وقت ایک منادی آسمان سے
اس کا نام لے کر آواز دے گا اور اس
کے ظہور کی اطلاع دے گا۔ اس آواز
کو دنیا کے سارے لوگ سنیں گے،
اس کا نام نبیؐ کا نام ہے۔ اگر یہ بات
تمہارے لیے مشتبہ ہو جائے تو رسول
اللہؐ کا عہد نامہ، ان کا پرچم، ان کا
اسلحہ اور نفسِ ذکیہ جو اولادِ حسینؑ سے
ہے یہ تمہارے لیے مشتبہ نہیں ہونگے
اور اگر یہ بھی مشتبہ ہو جائے تو وہ آسمانی
آواز تمہارے لیے مشتبہ نہ ہوگی جس میں
اس کا نام لے کر ظہور کی خبر دی جائیگی

بشكل عليكم الصوت من السماء باسمه وامره واياك وشذاذ من آل محمد عليه السلام فان لآل محمد وعلي راية ولغيرهم رايات فالزم الارض ولا تتبع منهم رجلا ابدا حتى ترى رجلا من ولد الحسين معه عهد نبي الله ورايته وسلاحه، فان عهد نبي الله صار عند علي بن الحسين ثم صار عند محمد بن علي ويفعل الله ما يشاء۔

(پھر جابر جعفی) سے ارشاد فرمایا کہ خبردار سادات میں سے معدودے چند لوگ مدعی ہوں گے۔ ان کی طرف اعتنا نہ کرنا۔ اس لیے کہ محمدؐ و علیؑ کی حکومت ایک بار ہے اور ان کے غیروں کی حکومت بار بار رہا ہے۔ لہذا گھر بیٹھو اور ان دعویداروں میں سے کسی کی پیروی نہ کرو۔ یہاں تک کہ اولاد حسینؑ میں سے ایک مرد کو دیکھو جس کے پاس رسولؐ کا عہدنامہ پرچم اور اسلحہ ہے اس لیے کہ وہ عہدنامہ علی بن الحسینؑ تک پہنچا اور ان کے بعد محمدؐ بن علی (خود اپنی طرف اشارہ کیا) تک پہنچا اس کے بعد جو خدا چاہے کرے گا۔

فالزم هؤلاء ابدا واياك ومن ذكرت لك فاذا خرج رجل منهم معه ثلاث مائة وبضعة عشر رجلا ومعه راية رسول

تو ہمیشہ ان لوگوں کے ساتھ رہو اور اشخاص مذکورہ (مدعیان) سے بچتے رہو، تو جب خاندانِ رسولؐ سے ایک شخص تین سو تیرہ اشخاص کے ساتھ خروج کرے اور اس کے

اللہ صلی اللہ علیہ والہ	پاس رسولؐ کا علم بھی ہو اور مدینہ کا قصد
عامدا الی المدینۃ	کرے۔ یہاں تک کہ جب مقام
حتی یمر بالبیدا حتی	بیدا، (مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک
یقول: ھذا مکان	مقام) سے گزرے تو کہے کہ یہ اس
القوم الّذین یخسف	قوم کی جگہ ہے جو اللہ کے حکم سے دھنسنے
بھم وھی الایۃ التی	والی ہے۔ جیسا کہ اللہ نے کہا ہے۔
قال اللہ افا من الّذین	کہ "تو کیا وہ لوگ جو مکر سے گناہ
مکروا السّیئات ان	کرتے تھے انہیں اطمینان ہو گیا ہے
یخسف اللہ بھم	(اور خائف نہیں ہیں) کہ اللہ نے
الارض اویاتیھم	انہیں زمین میں دھنسا دے یا ایسی
العذاب من حیث	طرف سے ان پر عذاب آجائے۔
لا یشعرون اویاخذھم	جس کا انہیں گمان بھی نہ ہو یا انہیں
فی تقلبھم فما	مشغولیت کی حالت میں عذاب الٰہی
ھم بمعجزین۔	گرفتار کرے تو وہ لوگ اسے زیر
	نہیں کر سکتے [1]
فاذا قدم المدینۃ	پھر جب وہ مدینہ پہنچے گا، تو
اخرج محمد بن الشجری	محمد بن شجری کو یوسفؑ کی طرح زندان

---

[1] سورۂ نحل آیت ۴۵-۴۶۔

على سنة يوسف ثم يأتي
الكوفه فيطيل بها
المكث ماشاء الله ان
يمكث حتى يظهر عليها
ثم يسير حتى يأتي
العذراء هو ومن معه
وقد الحق به ناس
كثير والسفياني يومئذ
بوادي الرملة حتى اذا التقوا
وهم يوم الابدال يخرج
اناس كانوا مع السفياني
من شيعة آلِ محمد
عليهم السلام ويخرج
ناس كانوا مع آلِ محمد الى
السفياني فهم من شيعته
حتى يلحقوا بهم و
يخرج كل ناس الى رايتهم

سے نکالے گا۔ پھر کوفہ آئے گا اور ایک
طویل مدّت تک وہاں قیام کرے گا
اس کے بعد وہ حکمِ خدا سے کوفہ پر
غالب آئے گا۔ پھر اپنے ساتھیوں
کے ساتھ عذرا[1] پہنچے گا اور یہاں پر
بہت سے لوگ اس کے ساتھ ہو
جائیں گے۔ اس وقت سفیانی وادیِ
رملہ میں ہوگا، پھر دونوں لشکر ایک
دوسرے سے ملاقات کریں گے۔
اور وہ تبدیلی کا دن ہوگا۔ اس لیے
کہ شیعیانِ آلِ محمدؐ میں سے جو سفیانی
کے ساتھ ہوں گے وہ قائم کے ساتھیوں
سے ملحق ہوں گے اور دوستانِ آلِ
ابوسفیان جو قائم کے ساتھ ہوں گے
وہ سفیانی کے لشکر میں چلے جائیں
گے، اس وقت ہر شخص اپنے حقیقی
پرچم کے زیر سایہ چلا جائے گا اور

---

[1] دمشق کے قریب گاؤں۔

وهو یوم الابدال — وہ تبدیلی کا دن ہوگا۔

قال امیرالمؤمنین علیہ السلام: ویقتل یومئذ السفیانی ومن معھم حتی لا یدرك منھم مخبر والخائب یومئذ من خاب من غنیمة کلب، ثم یقبل الی الکوفه فیکون منزله بھا۔ — امیرالمومنینؑ نے فرمایا کہ اس دن سفیانی اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ قتل ہوجائے گا، یہاں تک کہ ایک شخص بھی زندہ نہ بچے گا کہ ان کی خبر لی جا سکے۔ وہ شخص بدنصیب ہے جو اس دن قبیلہ کلب[1] کے مالِ غنیمت کے حصّہ نہ لے سکے۔ پھر قائم کوفہ آئے گا اور وہی سکونت پذیر ہوگا۔

فلا یترك عبدا مسلما الا اشتراه واعتقه ولا غارما الا قضی دینه، ولا مظلمة لاحد من الناس الا ردھا، — پھر ہر مسلمان غلام کو خرید کر آزاد کردے گا، ہر مقروض کے قرض کو ادا کرے گا۔ اگر کسی کی گردن پر کوئی مظلمہ ہوگا تو اسے ادا کرے گا۔ ہر

---

[1] اس روایت میں سابقاً کہا جاچکا ہے کہ سفیانی کے ننہالی رشتہ دار قبیلہ کلب سے ہونگے سفیانی ابوسفیانی، ابوسفیان کی اولاد سے ہوگا۔ معاویہ ابن ابوسفیان کی بیوی میسون ایک عیسائی قبیلہ بنی کلب سے تعلق رکھتی تھی اس لحاظ سے یزید بن معاویہ اور اس کی اولاد احفاد کی ننہالی

ولا يقتل منهم عبد الا ادى ثمنه دية مسلمة الى اهلها ولا يقتل قتيل الا قضى عنه دينه والحق عياله في العطاء حتى يملأ الارض قسطاً عدلا كما ملئت ظلما وجورا وعدوانا ويسكنه هو واهل بيته الرحبة والرحبة انما كانت مسكن نوح وهي ارض طيبة ولا يسكن رجل من آل محمد عليه السلام ولا يقتل الا بارض طيبة زاكية، فهم الا وصيا الطيبون۔

(بحار الانوار ج ۵۲ ص ۲۲۲)

مقتول کی دیت اس کے وارث تک پہنچائے گا۔ اگر مقتول مقروض ہوگا تو اس کا قرض ادا کرے گا۔ اس کے ورثاء کی مدد کرے گا۔ یہاں تک کہ زمین عدل وداد سے پُر ہو جائے گی، جیسا کہ اس سے قبل ظلم و جور سے پُر تھی، وہ اور اس کے اہل بیت رحبہ[1] میں سکونت پذیر ہوں گے، وہاں حضرت نوح کا مسکن تھا اور وہ زمین ہمیشہ پاک و پاکیزہ رہی آلِ محمدؐ کی سکونت و شہادت کی جگہیں ہمیشہ پاک و پاکیزہ رہی ہیں۔



---

[1] رحبہ قادسیہ کے قریب کوفہ سے ایک دن کی مسافت پر واقع تھا، بعض علماء کے نزدیک اس سے مراد مسجد سہلہ اور نجف اشرف کے اطراف و مضافات ہیں۔

روایت ابوبصیر

عن ابی بصیر عن الباقر علیہ السلام انہ قال اذا رایتم نارًا من المشرق شبہ الھروی العظیم تطلع ثلثۃ ایام او سبعۃ فتوقعوا فرج آل محمد علیہم السلام انشاء اللہ عز وجل ان اللہ عزیز حکیم۔

غیبت نعمانی میں ابو بصیر نے امام باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ کہ آپ نے فرمایا کہ جب تم مشرق میں آگ دیکھو جو عظیم ہراتی سے بہت مشابہ ہو اور وہ تین دن یا سات دن روشن رہے تو اس وقت انشاء اللہ آلِ محمدؐ کی حکومت کے منتظر رہو، یقیناً اللہ عزیز و حکیم ہے۔

ثم قال الصیحۃ لا تکون الا فی شھر رمضان شھر اللہ وھی صیحۃ جبریل الی ھذا الخلق۔

پھر فرمایا کہ صدائے آسمانی فقط ماہ رمضان یعنی خدا کے مہینہ میں ظاہر ہو گی، اور وہ لوگوں کے لیے جبریل کی صدا ہو گی۔

ثم قال ینادی منادٍ من السماء باسم القائم فیسمع من بالمشرق ومن بالمغرب۔

پھر فرمایا کہ آسمان پر ایک منادی قائم کے نام سے ندا دے گا، اور اسے مشرق و مغرب کے سارے

لا يبقى راقد الا استيقظ ولا قائم الا قعد ولا قاعد الا قام على رجليه فزعا من ذالك الصوت فرحم الله من اعتبر بذلك الصوت فاجاب فان الصوت الاوّل هو صوت جبريل الروح الامين۔

لوگ سُن لیں گے۔ ہر سویا ہوا، بیدار ہو جائے گا، کھڑا ہوا بیٹھ جائے گا اور بیٹھا ہوا کھڑا ہو جائے گا۔ اللہ اس پر رحم کرے جو اس صدا سے عبرت حاصل کرے، اس لیے کہ پہلی صدا جبریل امینؑ کی ہوگی۔

وقال عليه السلام لابد من هذين الصوتين قبل خروج القائم عليه السلام صوت من السماء وهو صوت جبريل وصوت من الارض فهو صوت ابليس اللعين ينادي باسم فلان انه قتل مظلوما يريد الفتنة فاتبعوا الصوت الاوّل واياكم والاخيران تفتنوا به

آپ نے فرمایا کہ خروج قائمؑ سے قبل یہ دونوں آوازیں حتمی ہیں۔ ایک آسمان کی آواز جو جبریل کی ہوگی اور دوسری زمین کی آواز ہوگی جو ابلیس لعین کی ہوگی۔ جو فلاں شخص کے نام سے دے گا کہ وہ مظلوم قتل ہوا ہے اس آواز کے ذریعہ فتنہ پھیلانا چاہے گا، تو پہلی آواز کی پیروی کرنا، اور خبردار دوسری آواز کے فتنہ میں نہ پھنسنا۔

قال عليه السلام لا يقوم القائم عليه السلام الاعلى خوف شديد من الناس وزلازل

آپ نے فرمایا کہ قائم (علیہ السلام) کا خروج اس وقت ہوگا جب لوگوں پر شدید خوف طاری

و فتنة و بلاء يصيب الناس
وطاعون قبل ذلك وسيف
قاطع بين العرب و
اختلاف شديد بين
الناس وتشتيت في دينهم
وتغير في حالهم حتى
يتمنى المتمنى صباحًا
ومساء من عظم ما
يرى من كلب الناس و
اكل بعضهم فخروجه
عليه السلام اذا خرج
يكون عند الياس و
القنوط من ان يروا
فرجا فيا طوبى لمن ادركه
وكان من انصاره والويل
كل الويل لمن ناواه
خالفه وخالف امره و
كان من اعدائه ۔
وقال عليه السلام يقوم

ہوگا۔ زلزلے آئیں گے۔ لوگ فتنہ اور بلا
میں گھرے ہوں گے اور اس سے قبل
طاعون ہوگا اور عرب کے درمیان
تلوار چل رہی ہوگی، لوگوں میں شدید
اختلاف ہوگا، وہ امور دین میں مختلف
الرّائے ہوں گے اور ان کی حالت متغیّر
ہوگی، یہاں تک کہ لوگوں کی اذیّت
رسانی اور ایک دوسرے کے ساتھ
درندگی کو دیکھ کر تمنا کرنے والے
موت (یا ظہور مہدیؑ) کی تمنّا صبح و
شام کریں گے اور وہ اس وقت خروج
کرے گا۔ جب لوگ مایوس اور ناامید
ہو چکے ہوں گے۔ مبارک ہے۔ وہ
جو اسے دیکھے اور اس کے انصار میں
شامل ہو جائے، اور وائے اس
شخص پر جو اس سے دشمنی اور مخالفت
کرے اور اس امر کی بھی مخالفت کرے
اور اس کے دشمنوں میں ہو۔
اور آپ نے فرمایا کہ قائمؑ امر

بامر جديد وكتاب جديد
وسنة جديدة وقضاء على
العرب شديد وليس
شانه الا القتل لا
يستبقي احدًا ولا يأخذه في
الله لومة لائم ثم قال
اذا اختلفوا بنو فلان فيما
بينهم فعند ذلك الفرج
وليس فرجكم الا في
اختلاف بني فلان فاذا
اختلفو قد وقعوا الصيحة
في شهر رمضان بخروج
القائم انّ الله يفعل ما
يشاء ولن يخرج القائم
عليه السلام ولا ترون
ما تحبون حتى يختلف
بنو فلان فيما بينهم
فاذا كان ذلك طمع
الناس فيهم واختلف

جدید، کتاب جدید اور سنت جدیدہ کے
ساتھ قیام کرے گا اور اس کا فیصلہ
عربوں پر سخت گراں ہوگا، اور اس کا
کام دشمنوں کا قتل ہے، وہ ایک دشمنِ
خدا کو بھی زمین پر باقی نہ چھوڑے گا۔
ملامت کرنے والوں کی ملامت اسے
باز نہ رکھے گی۔ پھر فرمایا کہ جب بنی
فلاں آپس میں مخالف ہو جائیں تو
اس وقت فرج ہے۔ آسانی اور
سہولت کا وقت بنی فلاں کے اختلاف
میں ہے تو جب ان میں اختلاف ہو
جائے تو ماہِ رمضان میں چیخ کی توقع رکھو
جو خروج قائم (علیہ السلام) کی بشارت
ہوگی اس لیے کہ اللہ جو چاہتا ہے وہ
کرتا ہے اور ہرگز قائم کا خروج نہیں
ہوگا۔ اور جو چاہتے ہو نہ دیکھ سکو گے
جب تک بنی فلاں کا آپس میں
اختلاف نہ ہو جائے۔ جب ایسا
ہو جائے تو لوگ ان کی حکومت کی

الكلمة وخرج السفياني و قال لابُدَلِبَنی فلان ان يملكوا فاذا ملكوا ثم اختلفوا تفرق ملكهم وتشتت امرهم حتى يخرج عليهم الخراسانی والسفيانی هذا من المشرق وهذا من المغرب يستبقان الى الكوفة كفرسی رهان هذا من هنا حتی یکون هلاك بنی فلان علی ایدیهما اما انهما لا یبقون منهم احدًا۔

طمع کریں گے، اور باتوں میں اختلاف ہوگا اور سفیانی کا خروج ہوگا اور پھر فرمایا کہ بنی فلاں کی حکومت حتمی ہے تو جب حکومت کے بعد ان میں اختلاف ہوجائے تو ان کی سلطنت پراگندہ ہوجائے گی اور وہ بٹ جائیں گے، یہاں تک کہ خراسانی و سفیانی ایک مشرق سے اور ایک مغرب سے ان پر خروج کریں گے اور یہ دونوں دوڑ کے گھوڑوں کی طرح ایک ادھر سے ایک ادھر سے تیزی سے کوفہ کی طرف چلیں گے یہاں تک کہ بنی فلاں کی ہلاکت ان دونوں کے ہاتھوں ہو گی اور یہ ان میں سے ایک کو بھی باقی نہ چھوڑیں گے۔

ثم قال عليه السلام خروج السفيانی واليمانی والخراسانی فی سنة واحده وفی شهر واحد

پھر فرمایا کہ سفیانی و یمانی، اور خراسانی کا خروج ایک ہی سال، ایک ہی مہینہ اور ایک ہی دن میں ہوگا۔ اس ہار کی طرح جس کے دانے

وفی یوم واحد نظام کنظام الخرز یتبع بعضه بعضا فیکون الیأس من کل وجه ویل لمن ناواهم ولیس فی الرّیات اهدی من رایات الیمانی وهی رایة هدی لانّه یدعوا الی صاحبکم فاذا خرج الیمانی حرم بیع السلاح علی کل مسلم و اذا اخرج الیمانی فانهض الیه فان رایته رایت هدی ولایحل لمسلم ان یلتوی علیه فمن فعل فهو من اهل النار لانه یدعوالی الحق والی طریق المستقیم ۔[1]

منظم اور ایک دوسرے کے بعد ہوں۔ اس وقت ہر طرف مایُوسی ہوگی۔ وائے ہو اس پر جو ان کی مخالفت کرے۔ ان پرچموں میں یمانی کے علاوہ کوئی پرچم ہدایت نہیں ہے، اس لیے کہ وہ لوگوں کو تمہارے امام (علیہ السّلام) کی طرف دعوت دے گا، تو یمانی خروج کرے تو اس کی طرف جاؤ، اس لیے کہ اس کا پرچم، پرچم ہدایت ہے اور کسی مُسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ اس سے کجی اختیار کرے اور اگر کسی نے ایسا کیا تو وہ جہنمی ہے اس لیے کہ یمانی لوگوں کو حق اور صراطِ مستقیم کی دعوت دے گا۔

---

[1] غیبت نعمانی صفحہ ۱۳۵ تہران ۱۳۱۸ھ اور بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۲۳۰ چھاپہ جدید۔

توضیح

مشرق کی سہ روزہ یا ہفت روزہ آگ کے سلسلے میں شبہ الھدوی العظیم استعمال ہوا ہے۔ یہ جملہ علاماتِ ظہور مہدیؑ کے محققین کے لیے ہمیشہ حل طلب رہا ہے۔ اسے مختلف طریقوں سے پڑھا گیا ہے۔

(۱) اگر اسے ہردی (دال کے ساتھ) پڑھا جائے تو یہ ہرد میں یائے نسبتی کا اضافہ کے ساتھ قرار پائے گا۔ ہرد کے معنی زعفران اور سُرخ پھول کے ہیں۔ ہردی یعنی زعفران یا سُرخ پھولوں سے رنگی ہوئی کوئی چیز اور ہردیہ کے معنی سرکنڈوں کا گٹھا جس پر گھاس لپٹی ہوئی ہو، یعنی ایسی آگ جو سُرخ ہو یا ایسے عمود سے مشابہہ ہو جس سے گھاس لپٹی ہوئی ہو۔

(۲) اگر اسے ہروی (واؤ کے ساتھ) پڑھا جائے تو اس کا ترجمہ ہوگا۔ "عظیم ہراتی سے مشابہ۔ ہرات افغانستان کے شمال مغرب میں ایک مشہور شہر ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ شہر بڑی بڑی قندیلوں اور بڑے طول وعرض کے کپڑوں کی صنعت میں مشہور تھا۔ لہذا عظیم ہراتی سے کپڑا یا قندیل مراد ہوگی یعنی ایسی آگ جو عظمت میں ھراتی کپڑے یا قندیل کی طرح نظر آتے۔

(۳) اثبات الہداۃ جلد ہفتم صفحہ ۴۱۰ پر محمد ابن مُسلم سے ایک روایت ہے کہ امام محمد باقر یا امام صادق علیہ السلام میں سے کسی ایک نے فرمایا "اذا رائیتم نارا من المشرق کھیئۃ عن المرامی (الھروی) العظیم تطلع ثلاثۃ ایام او سبعۃ

(الشك من الراوی) فتوقعوا فرج آلِ محمد انّ الله عزیزکریم۔ جب تم مشرق سے آگ دیکھو جو ایک عظیم تیر انداز (یا عظیم کمان دار) کی صورت میں جو تین دن یا سات دن جاری رہے، (شک راوی کی طرف سے ہے) تو آلِ محمدؐ کی حکومت کی توقع رکھو یقیناً اللہ عزیز وکریم ہے۔

اگرچہ یہ بات بہت واضح ہے کہ یہ مستقل روایت نہیں ہے بلکہ مذکورہ روایت ہی کا جز محسوس ہوتی ہے البتہ کھیستہ عنہ المرامی العظیم بھی بادی النظر میں صحیح محسوس نہیں ہوتا غالباً اس میں کتابت کی غلطی ہے لیکن وہ مفہوم جو استنباط کیا جا سکتا ہے وہ یہ ہے کہ تیر کی شکل کے کسی اسلحہ کے سبب یہ آگ پیدا ہو گی واللہ اعلم البتہ ان سارے احتمالات میں پہلا احتمال زیادہ قرین قیاس محسوس ہوتا ہے جس میں کسی مخصوص جنگی اسلحہ کی آگ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔



روایتِ حمران

حمران بیان کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں بنی عباس اور ان کے ہاتھوں شیعوں کی پریشانی کا ذکر آیا تو امام علیہ السلام نے فرمایا کہ میں ابوجعفر (منصور عباسی) کے ساتھ سفر کر رہا تھا۔ وہ اپنے ہمراہیوں کے ساتھ گھوڑے پر سفر کر رہا تھا، اس کے آگے فوجیوں کے دستے چل رہے تھے۔ اور میں اس کے پہلو میں ایک گدھے پر ساتھ ساتھ تھا، اتنے میں ابوجعفر نے مجھ سے کہا کہ اے ابوعبداللہ مناسب تو یہ تھا کہ اللہ نے ہمیں جو قوت و عزت عطا کی ہے اس پر آپ خوش ہوں اور لوگوں میں یہ مشہور نہ کریں کہ آپ اور آپ کا خاندان اس امر (خلافت) کا زیادہ مستحق ہے تو ہم بھی آپ اور آپ کے خاندان کے درپے آزاد نہ رہتے۔

امامؑ نے فرمایا کہ میں نے اس کو جواب دیا کہ جس نے یہ بات میری طرف سے تجھ تک پہنچائی ہے وہ جھوٹا ہے۔ ابوجعفر (منصور) نے کہا کہ کیا آپ قسم کھا سکتے ہیں کہ آپ نے یہ نہیں کہا؟ میں نے کہا لوگ تو جادوگر ہیں، یعنی فساد پھیلانا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تجھے میری طرف سے آزردہ کریں، تجھے ان باتوں پر کان نہیں دھرنا چاہیئے۔ اس لیے کہ ہماری احتیاج سے زیادہ ہے۔ بہ نسبت تیری احتیاج کے جو ہم سے ہے۔

پھر منصور نے مجھ سے کہا کہ کیا آپ کو یاد ہے کہ ایک دن میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ ہمیں سلطنت ملے گی یا نہیں؟ تو آپ نے جواب دیا تھا کہ ہاں! تمہاری سلطنت طویل و عریض اور شدید ہوگی، تمہیں سلطنت کے لیے طویل مہلت ملے گی اور تمہارے دُنیاوی امور میں بڑی وسعت پیدا ہوگی، یہاں تک کہ ایک محترم مہینہ میں ایک محترم شہر میں ہم میں سے ایک محترم شخص کا خون بہا دو گے۔ (معصُوم فرماتے ہیں کہ) میں نے دیکھا کہ اسے وہ حدیث اچھی طرح یاد ہے تو میں نے اس سے کہا کہ شاید اللہ تجھے اس عمل (قتل) سے باز رکھے اس لیے، کہ میں نے اس حدیث میں تجھے مراد نہیں لیا تھا۔ بلکہ میں نے تو فقط حدیث کی روایت کی تھی، اس کے علاوہ بھی ممکن ہے کہ اس قاتل سے مراد تیرے خاندان کا کوئی دوسرا شخص ہو جو اس عمل بد (قتل) کو انجام دے۔ اس کے بعد منصور چپ ہوگیا، اس کے بعد پھر مجھ سے کچھ نہیں کہا۔

جب میں گھر واپس آیا تو ہمارے چاہنے والوں (شیعوں) میں سے ایک شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ خدا کی قسم میں نے آپ کو منصُور کے لشکر میں اس طرح دیکھا کہ آپ ایک گدھے پر سوار ہیں اور وہ ایک گھوڑے پر سوار ہے اور آپ کی طرف جھک کر گفتگو میں مصروف ہے، مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے آپ۔ اس کے زیر دست ہوں تو میں نے اپنے دل میں سوچا کہ مخلوقات پر حجّت خدا ہے۔ یہ اس (امر خلافت) کا مالک ہے اور مقتدار ہے اور یہ دوسرا ظلم و جور کرتا ہے اور اولاد رسُولؐ کو قتل کرتا ہے اور زمین میں خون ریزی کرتا ہے اس کے باوجود وہ گھوڑے پر سوار ہے اور آپ گدھے

پر سوار ہیں۔ اس بات سے میرے دل میں ایسا شک پڑ گیا ہے کہ مجھے دین اور زندگی کے تمام ہونے کا خطرہ ہے

امام علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا کہ اگر تو دیکھتا کتنے فرشتے میرے آگے پیچھے، دائیں یا بائیں اور چاروں طرف ہیں تو تو منصور اور ان کے ہمراہیوں کو حقیر سمجھتا۔ اس نے کہا کہ اب میرے دل کو سکون ہو گیا۔

پھر اس نے سوال کیا کہ یہ لوگ کب تک حکومت کرتے رہیں گے؟ اور ہمیں کب سکون نصیب ہو گا؟ میں نے کہا کیا تجھے معلوم نہیں کہ ہر چیز کے لیے ایک مدت معین ہے۔ اس نے کہا ہاں معلوم ہے، تو میں نے جواب دیا کہ یہ جاننا تیرے لیے فائدہ مند نہیں ہے۔ اس لیے کہ جب ان کی تباہی کا وقت آئے گا تو چشم زدن سے بھی کم وقت میں ان کی حکومت ختم ہو جائے گی۔ اگر تجھے پتہ چل جاتے کہ ان کا حال خدا کی نگاہ میں کیا ہے تو تو ان سے اور زیادہ متنفر ہو جائے گا اگر تو اور سارے اہل دنیا مل کر بھی یہ چاہیں کہ یہ لوگ جتنے گناہگار ہیں اس سے زیادہ گناہگار ہو جائیں تو (یہ اتنے گناہگار ہیں کہ) یہ ممکن نہ ہو گا، تو شیطان تجھ سے یہ وسوسہ نہ کرے، یقیناً عزت اللہ اور اس کے رسُول اور مومنین کے لیے ہے لیکن منافقوں کو اس کا علم نہیں ہے، کیا تجھے معلوم نہیں کہ جو ہمارے عہدِ حکومت کا انتظار کرے گا اور خوف و اذیت پر صبر کرے گا۔ وہ کل ہمارے گروہ میں داخل ہو گا۔

(مولف، اس کے بعد امام علیہ السلام نے تفصیل کے ساتھ علامات بیان فرمائیں):

(۱) اذارایت الحق قدمات وذهب اهله۔

(۱) جب تو دیکھے کہ حق مر گیا اور اہلِ حق ختم ہو گئے۔

(۲) ورایت الجور قد شمل البلاد۔

(۲) اور دیکھے کہ ظلم و جور سارے شہروں پر مسلط ہو گیا۔

(۳) ورایت القرآن قد خلق واحدیث فیه ما لیس فیه ووجه علی الاهواء

(۳) اور دیکھے کہ قرآن پرانا ہو گیا اور اس میں وہ چیزیں پیدا کی گئیں جو اس میں نہیں ہیں اور خواہش نفس پر اس کی توجیہہ کی گئی۔

(۴) ورایت الدّین قد انکفی کما ینکفی الماء

(۴) اور جب دیکھے کہ دین اس طرح متغیّر ہو گیا جس طرح پانی متغیّر ہوتا ہے

(۵) ورایت اهل الباطل قد استعلوا علی اهل الحق

(۵) اور جب دیکھے کہ اہلِ باطل اہلِ حق سے بلند و برتر ہو گئے۔

(۶) ورایت الشر ظاهرا لا ینهی عنه و یعذر اصحابه

(۶) اور جب دیکھے کہ شر ظاہر ہوا اور آشکار ہو گیا اور کوئی اسے روکنے والا نہ ہو اور خود اصحاب شر معذرت خواہ نہیں ہیں (انہیں پشیمانی نہیں ہے)

(۷) ورایت الفسق قد ظهر واکتفی

(۷) اور جب دیکھے کہ فسق ظاہر و آشکار ہو گیا اور مرد مردوں پر

الرّجال بالرجال والنسآء بالنسآء	اور عورتیں عورتوں پر اکتفا کرنے لگیں۔
(۸) ورایت المؤمن صامتا لا یقبل قوله۔	(۸) اور جب دیکھے کہ مومن خاموش اور لب بستہ ہے اور اس کی بات قبول نہیں کی جاتی۔
(۹) ورایت الفاسق یکذب ولا یرد علیه کذبه۔	(۹) اور جب دیکھے کہ فاسق جھوٹ بول رہا ہے اور اس کے جھوٹ کی تردید نہیں کی جارہی ہے۔
(۱۰) ورایت الصغیر یستحقر بالکبیر	(۱۰) جب تو دیکھے کہ چھوٹا بڑے کی تحقیر کرتا ہے اور اسے حقیر سمجھتا ہے۔
(۱۱) ورایت الارحام قد انقطعت۔	(۱۱) اور جب دیکھے کہ صلہ رحم کے بدلے قطع رحم ہو رہا ہے۔
(۱۲) ورایت من یمتدح بالفسق یضحك منه ولا یرد علیه قوله۔	(۱۲) اور جب دیکھے کہ فسق و فجور کی تعریف کی جارہی ہے اور وہ اس پر ہنس رہا ہے اور کوئی اس کے قول کی تردید کرنے والا نہیں ہے۔
(۱۳) ورایت الغلام یعطی ما تعطی المراة۔	(۱۳) اور جب دیکھے کہ نوعمر لڑکے عورتوں کی طرح غیر شرعی عمل کر رہے ہیں۔

(١٤) ورایت النساء یتزوجن النسآء۔

(١٤) اور جب دیکھے کہ عورتیں عورتوں سے ازدواج کر رہی ہیں۔

(١٥) ورایت الثناء قد کثر۔

(١٥) اور جب دیکھیں کہ مدح وثنا کی کثرت ہوگئی ہے۔

(١٦) ورایت الرجل ینفق المال فی غیر طاعة اللہ فلا ینھی و لا یؤخذ علی یدیه۔

(١٦) اور جب دیکھے انسان اطاعت خدا کی منافی مال خرچ کر رہا ہے اور نہ اسے منع کیا جاتا ہے اور نہ اس کے ہاتھوں کو روکا جاتا ہے۔

(١٧) ورایت الناظر یتعوذ مما یری المؤمن فیه من الاجتھاد۔

(١٧) اور جب تو دیکھے کہ مومن کی دینی جدّوجہد کو دیکھ کر لوگ پناہ مانگنے لگے

(١٨) ورأیت الجار یوذی جارہ ولیس لهٗ مانع۔

(١٨) اور جب تو دیکھے کہ ہمسایہ اپنے پڑوسی کو اذیت پہنچا رہا ہے، اور کوئی اسے منع کرنے والا نہیں ہے

(١٩) ورأیت الکافر فرحا لما یری فی المؤمن مرحا لما یری فی الارض من الفساد۔

(١٩) اور جب تو دیکھے کہ کافر اس بات سے خوش ہوتا ہے۔ کہ مومن فتنہ وفساد سے غمگین ہے۔

(٢٠) ورأیت الخمور

(٢٠) اور جب تو دیکھے کہ مختلف

تشرب علانیۃ و	قسم کی شرابیں علانیہ پی جارہی ہیں۔
یجتمع علیہا من	اور اسے پینے کے لیے وہ لوگ جمع
لا یخاف اللّٰہ	ہوتے ہیں، جنہیں خوف خدا نہیں
عزّ وجلّ۔	ہے۔
(۲۱) ورایت الامر بالمعروف	(۲۱) اور جب تو دیکھے کہ امر بالمعروف
ذلیلا۔	کرنے والا ذلیل ہو رہا ہے۔
(۲۲) ورایت الفاسق فیما	(۲۲) اور جب تو دیکھے کہ فاسق خدا
لا یحب اللّٰہ قویا	کے ناپسندیدہ اعمال و اشیاء
محمودًا۔	میں طاقت ور اور مقبول ہے۔
(۲۳) ورأیت اصحاب	(۲۳) اور جب تو دیکھے کہ اصحاب
الایات یحقرون	آیات (شاید علمائے دین مراد
ویحتقر من	ہیں) کی لوگ تحقیر کرتے ہیں، جو
یحبہم۔	اصحاب آیات کو پسند کرتے ہیں
	ان کی بھی تحقیر ہو رہی ہے۔
(۲۴) ورأیت سبیل الخیر	(۲۴) اور جب تو دیکھے خیر کی راہ بند
منقطعًا وسبیل الشّرّ	ہے اور شر کا راستہ کھلا
مسلوکا۔	ہوا ہے۔
(۲۵) ورأیت بیت اللّٰہ	(۲۵) اور جب تو دیکھے کہ خانہ کعبہ
قد عطل ویومر	معطل ہو گیا ہے اور اسے ترک

باتركه۔

کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے

(۲۶) ورأيت الرجل يقول مالا يفعل

(۲۶) اور جب تو دیکھے کہ کہنے والا اپنے قول پر عمل نہیں کرتا

(۲۷) ورايت الرجال يتسمون الرجال والنساء للنساء

(۲۷) اور جب تو دیکھے کہ مرد مردوں کے ساتھ اور عورتیں عورتوں کے ساتھ غیر شرعی عمل کے لیے اچھی اور فربہ کرنے والی غذا میں مشغول ہیں۔

(۲۸) ورايت الرجل محيشته من دبره ومحيشة المراه من فرجها۔

(۲۸) اور جب تو دیکھے کہ مرد کی معیشت اس کی پشت کی طرف سے اور عورت کی معیشت اس کے سامنے کی طرف سے حاصل ہوتی ہے۔

(۲۹) ورايت النساء يتخذن المجالس كما يتخذ الرّجال۔

(۲۹) اور جب تو دیکھے کہ عورتیں مردوں کی طرح اجتماعات کرنے لگی ہیں۔

(۳۰) ورايت التانيث في ولد العباس قد اظهر و الخضاب وامتشوا كما تمتشط

(۳۰) اور جب تو دیکھے کہ بنی عباس میں عورتوں کی صفات پیدا ہو گئی ہیں وہ مہندی لگانے لگے ہیں اور اس طرح کنگھی کرنے لگے

المراة لزوجها و	ہیں۔ جیسے عورت اپنے شوہر کے
اعطوا الرجال الاموال	لیے کرتی ہے۔ اور وہ مردوں کو
علی فروجهم و	اس لیے مال دینے لگیں کہ وہ انکی
تنوفس فی الرجل	عورتوں کے ساتھ غیر شرعی عمل
وتغایر علیه الرجال و	کریں اور وہ مردوں کی رغبت میں
کان صاحب المال	مفاخرت کرنے لگیں اور اس
اعز من المؤمن	عمل میں ایک دوسرے سے حسد
وکان الربا ء	کرنے لگیں۔ صاحب مال مومن سے
ظاهر الا یعیر	زیادہ عزّت دار ہو، سُود عام ہو
وکان الزنا	جائے اور سود خوار قابل مذمت
یتمدح به	نہ ہو اور زنا کاری پر عورتوں کی تعریف
النساء۔	کی جانے لگے۔
(۳۱) ورایت المراة تصانع	(۳۱) اور جب تو دیکھے کہ مردوں کے
زوجها علی نکاح	ساتھ نکاح کرنے میں اپنے
الرّجال	شوہر کی مدد کرنے لگے۔
(۳۲) ورایت اکثر النّاس	(۳۲) اور جب تو دیکھے کہ اکثر انسان
وخیر بیت من	اور اچھے خاندان کے لوگ عورتوں
یساعد النساء علی	کے فسق و فجور میں ان کی مدد کرنے
فسقهن۔	لگیں۔

(۳۳) ورایت المؤمن محزونا محتقرا ذلیلا۔	(۳۳) اور جب تو دیکھے کہ مومن غمگین، حقیر و ذلیل ہے۔
(۳۴) ورایت البدع والزنا قد ظھر	(۳۴) اور جب تو دیکھے کہ بدعتیں اور زناکاریاں عام ہوگئیں ہیں۔
(۳۵) ورایت الناس یعتدون بشاھر الزور۔	(۳۵) اور جب تو دیکھے کہ لوگ جھوٹے گواہ کے ذریعہ ظلم کرنے لگے ہیں۔
(۳۶) ورایت المحرام یحلل۔	(۳۶) اور جب تو دیکھے کہ حرام حلال ہوگیا ہے۔
(۳۷) ورایت الحلال یحرم	(۳۷) اور جب تو دیکھے کہ حلال کو حرام کر دیا گیا ہے۔
(۳۸) ورایت الدین بالرای وعطل الکتاب واحکامه۔	(۳۸) اور جب تو دیکھے کہ دین شخصی رائے بن گیا ہے اور قرآن و احکام قرآن معطل ہوگئے ہیں۔
(۳۹) ورایت الیل لا یستخفی به من المجراة علی الله۔	(۳۹) اور جب تو دیکھے کہ لوگ ارتکاب گناہ کے لیے رات کا بھی انتظار نہیں کرتے۔
(۴۰) ورایت المومن لا یستطیع ان ینکر الا	(۴۰) اور جب تو دیکھے کہ مومن اعمال قبیحہ کا انکار کرنے کی استطاعت

بقبله ۔

نہیں رکھتا، فقط دل میں نفرت کرتا ہے۔

(۴۱) ورایت العظیم من المال ینفق فی سخط الله عز وجلّ ۔

(۴۱) اور جب تو دیکھے کہ کثیر دولت ان چیزوں پر خرچ کی جانے لگی ہے۔ جن سے خدا غضب ناک ہوتا ہے۔

(۴۲) ورایت الولاة یقربون اهل الکفر ویباعدون اهل الخیر۔

(۴۲) اور جب تو دیکھے کہ حکمران کافروں کو اپنے سے قریب کرتے ہیں اور اہل خیر کو دُور کرتے ہیں۔

(۴۳) ورایت الولاة یرتشون فی الحکم

(۴۳) اور جب تو دیکھے کہ حکمران کسی حکم کو جاری کرنے میں رشوت لینے لگے ہیں۔

(۴۴) ورایت الولاة قبالة لمن زاد۔

(۴۴) اور جب تو دیکھے کہ حکومت اس کو ملنے لگی ہے۔ جو زیادہ مال کی پیش کش کرے۔

(۴۵) ورایت ذوات الارحام ینکحن ویکتفی بهن۔

(۴۵) اور جب تو دیکھے کہ محرم عورتوں سے نکاح ہونے لگے اور انہیں پر اکتفا ہونے لگے۔

(۴۶) ورایت الرجل یقتل

(۴۶) اور جب تو دیکھے کہ انسان تہمت

(على التهمته وعلى) المظنهة	اور سوءظن پر قتل کیا جا رہا ہے،
ويتغاير على الرجل الذكر	اور مرد مردوں کے لیے جان و
فيبذل له نفسه وماله۔	مال نثار کرنے لگے ہیں۔
(۴۷) ورايت الرّجل	(۴۷) اور جب تو دیکھے کہ لوگ مرد
يعير على اتيان	کو عورت سے تعلق کرنے پر
النساء۔	ملامت کرنے لگے ہیں۔
(۴۸) ورايت الرجل	(۴۸) اور جب تو دیکھے کہ مرد اپنی عورت
ياكل من كسب	کی اس کمائی پر گذارا کرنے
امراته من الفجور	لگے جو فسق و فجور سے حاصل
يعلم ذلك ويقيم	ہوئی ہو اور اس کا علم ہونے کے
عليه۔	باوجود وہ اس پر قائم و راضی ہو۔
(۴۹) ورايت المرة	(۴۹) اور جب تو دیکھے کہ عورت
تقهر زوجها	اپنے شوہر کو مجبور کرنے لگے اور
وتعمل مالا يشتهي	ایسے کام کرنے لگے جو شوہر کو
وتنفق على	ناپسند ہوں اور اپنے شوہر کے
زوجها۔	اخراجات برداشت کرنے لگے۔
(۵۰) ورايت الرجل يكرى	(۵۰) اور جب تو دیکھے کہ مرد اپنی
امراته وجاريته و	بیوی اور ملازمہ کو کرایہ پر دینے
يرضى بالدنى من	لگے اور ذلیل و پست غذا پر

الطعام والشراب۔

راضی ہو جائے۔

(۵۱) ورایت الایمان باللّٰہ عج کثیرۃ علی الزّور۔

(۵۱) اور جب تو دیکھے کہ لوگ خدا کی جھوٹی قسمیں کثرت سے کھانے لگے ہیں۔

(۵۲) ورایت القمار قد ظھر۔

(۵۲) اور جب تو دیکھے کہ قمار بازی علانیہ اور آشکار ہو گئی ہے۔

(۵۳) ورایت الشراب تباع ظاھراً لیس علیہ مانع۔

(۵۳) اور جب تو دیکھے کہ شراب علانیہ فروخت ہونے لگی ہے اور کوئی روک ٹوک نہیں ہے۔

(۵۴) ورایت النساء یبذلن انفسھنّ لاھل الکفر۔

(۵۴) اور جب تو دیکھے کہ مسلمان عورتیں اپنے آپ کو کافروں کے سامنے پیش کرنے لگی ہیں۔

(۵۵) ورایت الملاھی قد ظھرت یمر بھا لمصحھا احداً احداً ولا یجتری احد علی منعھا۔

(۵۵) اور جب تو دیکھے کہ لہو ولعب کی جگہیں کثرت سے ظاہر ہو گئی ہیں اور لوگ وہاں آنے جانے لگے ہیں۔ کوئی کسی کو منع نہیں کرتا۔ بلکہ کوئی منع کرنے کی جرات نہیں کرتا۔

(۵۶) ورایت الشریف یستذلہ، الّذی

۵۶ اور جب تو دیکھے کہ شریف انسان اپنے اس دشمن کے

يخاف سلطانه۔

ہاتھوں ذلیل ہو رہا ہے جس کی طاقت اور اقتدار سے خائف ہو۔

(۵۷) ورايت اقرب النّاس من لولاة من يمتدح بشتمنا اهل البيت۔

(۵۷) اور جب تو دیکھے کہ حکمرانوں کے مقرب وہ لوگ ہیں جو ہم اہل بیت پر سب و شتم کرتے ہیں اور اس پر ان کی تعریف کی جاتی ہے۔

(۵۸) ورايت يجنا يذور ولا يقبل شهادته۔

(۵۸) اور جب تو دیکھے ہمارے دوستوں کی گواہی جھٹلائی جا رہی ہے اور قبول نہیں ہوتی۔

(۵۹) ورايت الزور من القول يتنافس فيه

(۵۹) اور جب تو دیکھے کہ جھوٹی باتیں بیان کر کے ان پر فخر کیا جا رہا ہے

(۶۰) ورايت القرآن قد ثقل على النّاس استماعه وخف على النّاس استماع الباطل

(۶۰) اور جب تو دیکھے کہ قرآن کا سننا لوگوں پر گراں گزرتا ہے، اور باطل کی سماعت اچھی معلوم ہوتی ہے۔

(۶۱) ورايت الجار يكرم الجار خوفاً من لسانه

(۶۱) اور جب تو دیکھے کہ پڑوسی اپنے پڑوسی کا اس لیے احترام کرتا ہے کہ اس کی زبان سے ڈرتا ہے۔

(۶۲) ورايت الحدود قد

(۶۲) اور جب تو دیکھے کہ حدود الٰہی

عطلت وعمل فیها بالاھواء۔	معطل ہوگئے اور ان کی جگہ خواہش نفس پر عمل کیا جا رہا ہے۔
(۶۳) ورایت المساجد قد زخرفت۔	(۶۳) اور جب تو دیکھے کہ مسجدوں میں نقش ونگار اور طلا کاری ہو رہی ہے۔
(۶۴) ورایت اصدق النّاس عند الناس المفتری الکذب۔	(۶۴) اور جب تو دیکھے کہ لوگوں کے نزدیک سب سے بڑا سچا وہ ہے جو سب سے بڑا افترا پرداز اور جھوٹا ہے۔
(۶۵) ورایت الشر قد ظھر والسعی بالنمیمۃ۔	(۶۵) اور جب تو دیکھے کہ شر وفساد ظاہر وآشکار ہو گیا ہے اور چغل خوری کی باقاعدہ کوشش کی جا رہی ہے
(۶۶) ورایت البغی قد فشا۔	(۶۶) اور جب تو دیکھے کہ ظلم وتعدی عام ہے۔
(۶۷) ورایت الغیبۃ تستملح ویبشر بھا الناس بعضھم بعضا۔	(۶۷) اور جب تو دیکھے کہ غیبت کے ذریعہ باتوں میں نمک اور مزہ پیدا کیا جا رہا ہے اور لوگ اس کے ذریعہ ایک دوسرے کو خوشخبری سنا رہے ہیں
(۶۸) ورایت طلب الحج والجھاد لغیر اللّٰہ۔	(۶۸) اور جب تو دیکھے کہ حج اور جہاد کا مطالبہ غیر خدا کے لیے ہو رہا ہے۔

(۶۹) ورایت السُّلطان یذل	(۶۹) اور جب تو دیکھے کہ بادشاہ مومن کو کافر کے لیے ذلیل کر رہا ہے۔
(۷۰) ورایت الخراب قد ادیل من العمران	(۷۰) اور جب تو دیکھے کہ خرابے آبادیوں سے زیادہ ہو گئے ہیں۔
(۷۱) ورایت الرجل معیشة من بخس المیکال والمیزان۔	(۷۱) اور جب تو دیکھے کہ انسان کی گزر اوقات کم ناپنے اور کم تولنے سے ہو رہی ہے۔
(۷۲) ورایت سفك الدماء یستخف بها۔	(۷۲) اور جب تو دیکھے کہ انسانی خون کی کوئی اہمیت نہیں رہی اور بے دریغ بہایا جا رہا ہے۔
(۷۳) ورایت الرجل یطلب الرّیاسة لغرض الدنیا و یشهر نفسه بخبث اللسان لیتقی ولیسند الامور الیه۔	(۷۳) اور جب تو دیکھے کہ انسان ریاست اور حکومت کو دنیا کے لیے حاصل کر رہا ہے اور اپنے آپ کو اس لیے بدزبان مشہور کر رہا ہے کہ لوگ اس سے ڈریں اور امور کو اسی پر چھوڑ دیں۔
(۷۴) ورایت الصلٰوة قد استخف بها۔	(۷۴) اور جب تو دیکھے کہ نماز کا استخفاف کیا جا رہا ہے۔

(۷۵) ورایت الرجل عنده المال الکثیر لم یزکه منذ ملکه۔	(۷۵) اور جب تو دیکھے کہ انسان کے پاس کثیر دولت ہے، لیکن جب سے اس کا مالک ہوا ہے اس نے حقوق شرعیہ ادا نہیں کیے۔
(۷۶) ورایت المیّت ینشر من قبره ویوذی وتباع اکفانه۔	(۷۶) اور جب تو دیکھے کہ مُردے کو قبر سے نکالا جا رہا ہے اور اسے اذیت دی جا رہی ہے اور اس کا کفن بیچا جا رہا ہے۔
(۷۷) ورایت الهرج قد کثر۔	(۷۷) اور جب تو دیکھے کہ انتشار اور غوغا زیادہ ہو گیا ہے۔
(۷۸) ورایت الرجل یمشی نشوان و یصبح سکران لا یهتم بها الناس فیه	(۷۸) اور جب تو دیکھے کہ انسان شب کو نشہ میں ہے اور صبح کو بھی مست ہے اور لوگ اس کی طرف توجہ نہیں کر رہے ہیں۔
(۷۹) ورایت البهائم تنکح	(۷۹) اور جب تو دیکھے کہ لوگ حیوانات کے ساتھ بدکاری کر رہے ہیں۔
(۸۰) ورایت البهائم تفرس بعضها بعضاً۔	(۸۰) اور جب تو دیکھے کہ درندے ایک دوسرے کو پھاڑ کھا رہے ہیں
(۸۱) ورایت الرجل یخرج	(۸۱) اور جب تو دیکھے کہ انسان نماز

الی مصلاه ویرجع و لیس علیه شی من ثیابه۔
کے لیے باہر نکلے اور جب واپس آئے تو اس کے جسم پر کپڑا نہ ہو۔

(۸۲) ورایت قلوب الناس قد قسمت وجمدت اعینهم وثقل الذکر علیهم۔
(۸۲) اور جب تو دیکھے کہ انسانوں کے دل سخت ہو گئے ہیں اور ان کی آنکھیں خشک ہیں اور ذکرِ خدا ان کے لیے گراں ہے۔

(۸۳) ورایت المصلی انّما یصلی لیراه النّاس۔
(۸۳) اور جب تو دیکھے کہ نمازی اس لیے نماز پڑھ رہا ہے کہ لوگ اسے دیکھیں۔

(۸۴) ورایت الفقیه ینفقه لغیر الدین یطلب الدنیا وریاسة۔
(۸۴) اور جب تو دیکھے کہ فقیہ دُنیا داری حب ریاست اور طلب دنیا کے لیے تفقہ کر رہا ہے۔

(۸۵) ورایت الناس مع من غلب۔
(۸۵) اور جب تو دیکھے کہ لوگ اس کے ساتھ ہیں جس کے پاس غلبہ اقتدار ہے۔

(۸۶) ورایت طالب الحرام یذم و یعیر وطالب الحرام
(۸۶) اور جب تو دیکھے کہ طلب حلال رکھنے والا قابل سرزنش اور لائق مذمت ہے، اور طلب

يمدح ويعظم.	حرام رکھنے والا قابل تعظیم ہے
(۸۷) ورايت الحرمين	(۸۷) اور جب تو دیکھے کہ حرم مکہ اور
يعمل فيهما بما لا	مدینہ میں ایسے کام ہو رہے ہیں جو
يحب الله يمنعهم	خدا کو پسند نہیں ہیں اور کوئی
مانع ولا يحول بينهم	انہیں منع کرنے والا نہیں ہے اور
وبين العمل القبيح	نہ کوئی انہیں عمل قبیح سے باز
احد.	رکھنے والا ہے۔
(۸۸) ورايت المعازف	(۸۸) اور جب تو دیکھے کہ آلاتِ
ظاهرة في	موسیقی مکہ و مدینہ میں علانیہ و
الحرمين.	آشکار ہیں۔
(۸۹) ورايت الرجل يتكلم	(۸۹) اور جب تو دیکھے کہ انسان کوئی
بشئ من الحق	حق بات بیان کر رہا ہے اور
و يامر بالمعروف	امر بالمعروف و نہی عن المنکر
و ينهى عن المنكر	کر رہا ہے اور اس وقت کوئی
ويقوم اليه من ينصحه	اس کے پاس جائے اور نصیحت
في نفسه فيقول هذا	کرے کہ یہ تمہاری تکلیف شرعی
عنك موضوع.	نہیں ہے۔
(۹۰) ورايت الناس	(۹۰) اور جب تو دیکھے کہ لوگ ایک
ينظر بعضهم الى	دوسرے کی طرف نگاہ کر رہے

بعض ويقتدون باهل الشر۔

ہیں اور اہلِ شر کی پیروی کر رہے ہیں۔

(۹۱) ورایت مسلك الخير وطريقة خيالا يسلكه احد۔

(۹۱) اور جب تو دیکھے کہ مسلکِ حق اور راہِ حق خالی ہے اور کوئی اس پر چلنے والا نہیں ہے۔

(۹۲) ورایت الميت يهزيه فلا يفزع له احد۔

(۹۲) اور جب تو دیکھے کہ میّت کا استہزاء کیا جا رہا ہے اور کسی کو اس سے وحشت نہیں ہو رہی ہے۔

(۹۳) ورایت كل عام يحدث فيه من البدعة والشر اكثر مما كان۔

(۹۳) اور جب تو دیکھے کہ گذشتہ سال کی نسبت ہر آنے والے سال میں بدعت اور شر کار کا اضافہ ہونے لگے

(۹۴) ورایت الخلق والمجالس لايتابعون الا الاغنياء۔

(۹۴) اور جب تو دیکھے کہ اخلاق اور اجتماعات میں سرمایہ داروں کی مطابقت ہونے لگے۔

(۹۵) ورایت المحتاج يعطى على الضحك به ويرحم لغير وجه الله۔

(۹۵) اور جب تو دیکھے کہ فقیر کی مدد اس لیے کی جائے کہ اس پر ہنسا جا سکے اور غیر خدا کے لیے اس پر رحم کھایا جائے۔

(۹۶) ورایت الایات فی السماء لا یفزع لها احد۔

(۹۶) اور جب تو دیکھے کہ علامتیں آسمان پر ظاہر ہو رہی ہیں اور کوئی خوف زدہ نہیں ہے۔

(۹۷) ورایت الناس یتسافدون کما تسافد البھائم لا ینکر احد منکرا تخوفا من الناس۔

(۹۷) اور جب تو دیکھے کہ علانیہ لوگ ایک دوسرے پر (عمل بد کے لیے) سوار ہو رہے ہیں۔ جیسے کہ جانور ہوتے ہیں اور ان کے خوف سے کوئی انہیں منع نہیں کرتا۔

(۹۸) ورایت الرجل ینفق الکثیر فی غیر طاعة اللہ ویمنع الیسیر فی طاعة اللہ۔

(۹۸) اور جب تو دیکھے کہ انسان مال کثیر غیر شرعی کاموں میں صرف کر رہا ہے اور مال قلیل بھی اطاعت خدا میں صرف کرنے کے لیے تیار نہیں ہے۔

(۹۹) ورایت العقوق قد ظھر واستخف بالوالدین وکان من اسوء الناس حالا عند الولد ویفرح بان یفتری

(۹۹) اور جب تو دیکھے کہ عاق کی کثرت ہو گئی ہے۔ والدین کی بے حرمتی کی جا رہی ہے وہ اپنی اولاد کے پاس بدترین انسان کی حالت میں زندگی گزار رہے ہیں اور اولاد اپنے والدین پر افتراء پردازی کر

علیہما۔

کے خوش ہو رہی ہے۔

(۱۰۰) ورایت النساء قد غلبن علی الملک وغلبن علی کل امر لا یوتی الی ما لھن فیہ ھوی۔

(۱۰۰) اور جب تو دیکھے کہ حکومت و سلطنت اور ہر وہ چیز جس کی انہیں خواہش ہے۔ اس پر غالب آگئی ہے۔

(۱۰۱) ورایت ابن الرجل یفتری علی ابیہ ویدعو علی والدیہ ویفرح بموتھا

(۱۰۱) اور جب تو دیکھے کہ بیٹا اپنے باپ پر افترا کرتا ہے اور ماں باپ کے مرنے کی دعا مانگ رہا ہے اور ان کی موت سے خوش ہو رہا ہے۔

(۱۰۲) ورایت الرجل اذ مر بہ یوم لم یکسب فیہ الذنب العظیم من فجور او بخس مکیال او میزان او غشیان حرام او شرب مسکر اکتئیبا حزینا یحسب ان ذلک الیوم علیہ وضیعۃ من عمرہ۔

(۱۰۲) اور جب تو دیکھے کہ انسان نے ایک دن گزار لیا اور اس میں کوئی گناہِ عظیم مثلاً زنا کاری یا کم فروشی یا دھوکہ یا شراب نوشی جیسا عمل سرزد نہیں ہوا اور وہ اس پر غمگین ہے کہ وہ دن بیکار اور اس کی عمر سے ضائع ہوا۔

(۱۰۳) ورایت السلطان یحتکر الطعام

(۱۰۳) اور جب تو دیکھے کہ بادشاہ کھانے کی اشیار اور غلوں کا احتکار کر رہا ہے

(۱۰۴) ورایت اموال ذی القربی تقسیم فی الزور ویتغامر بھا ویشرب بھا الخمور۔	(۱۰۴) اور جب تو دیکھے کہ اولادِ رسولؐ کا مال جھوٹ کے ذریعہ تقسیم ہو رہا ہے، اور قمار بازی اور شراب خوری میں صرف ہو رہا ہے۔
(۱۰۵) ورایت الخمر یتداوی بھا و توصف للمرض ویستشفی بھا۔	(۱۰۵) اور جب تو دیکھے کہ شراب کے ذریعہ علاج کیا جا رہا ہے اور مریض سے اس کے فوائد بیان کیے جا رہے ہیں اور اس کے ذریعہ شفا چاہی جا رہی ہے۔
(۱۰۶) ورایت الناس قد استووا فی ترك الامر بالمعروف والنھی عن المنكر وترك التدین صعه	(۱۰۶) اور جب تو دیکھے کہ انسان امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور دین کے ترک کرنے میں برابر ہیں۔
(۱۰۷) ورایت الریاح المنافقین واھل النفاق دائمة ورياح اھل الحق لا تحرك۔	(۱۰۷) اور جب تو دیکھے کہ منافقین اور اہلِ نفاق کی ہوا مسلسل بندھی ہوئی ہے اور اہلِ حق کی ہوا ساکن ہے۔
(۱۰۸) ورایت الاذان بالاجر والصلٰوة	(۱۰۸) اور جب تو دیکھے کہ اذان کہنے اور نماز پڑھنے کی اجرت لی جاتی

بالاجر۔	جاتی ہے
(۱۰۹) ورایت المساجد محتشبۃ ممن لایخاف اللہ مجتمعون فیہا للغیبۃ واکل لحوم اھل الحق و یتواصفون فیہا شراب المسکر۔	(۱۰۹) اور جب تو دیکھے کہ مسجد ایسے لوگوں سے بھری ہوئی ہے جو خوف خدا نہیں رکھتے وہ وہاں غیبت کرنے اور اہل حق کا گوشت کھانے جمع ہوتے ہیں اور وہاں شراب کی تعریف توصیف کرتے ہیں۔
(۱۱۰) ورایت السکران یصلی بالناس فھو لا یعقل ولا یشان بالسکر واذا سکر اکرم واتقی وخیف وترک لا یعقب ویعذر لسکرہ۔	(۱۱۰) اور جب تو دیکھے کہ بدمست انسان لوگوں کی پیش نمازی کر رہا ہے۔ اور کسی چیز کا ہوش نہیں ہے اور لوگ بھی اس کی بدمستی کو عیب نہیں سمجھ رہے ہیں اگر کوئی مست ہو تو لوگ اس کا احترام کریں، اس سے تقیہ کریں اور خوف کھائیں اسے چھوڑ دیں اور سزا نہ دیں، بلکہ نشہ کے سبب اسے معذور سمجھیں
(۱۱۱) ورایت من اکل اموال الیتامی یحدث	(۱۱۱) اور جب تو دیکھے کہ یتیموں کا مال کھانے والا اپنے صالح ہونے کا

بصلاحه

ذکر کرتا ہے۔

(۱۱۲) ورایت القضاة یقضون بخلاف ما امر الله۔

(۱۱۲) اور جب تو دیکھے کہ قاضی حکم الٰہی کے خلاف فیصلے کرے۔

(۱۱۳) ورایت ولاة یاتمنون الخونة للطمع۔

(۱۱۳) اور جب تو دیکھے کہ حکمران خیانت کرنے والوں کو حرص وطمع کے سبب امین بنا رہے ہیں۔

(۱۱۴) ورایت المیراث قد وضعه الولاة لاهل الفسوق والجرأة علی الله یاخذون منهم و یخلونهم وما یشتهون۔

(۱۱۴) اور جب تو دیکھے کہ حکمران میراث کو گناہ میں جری فاسقوں کو دے رہے ہیں اور یہ فاسق حکمرانوں سے میراث لے کر جو چاہتے ہیں وہ کر رہے ہیں۔ اور حکمرانوں نے انہیں ان کے حال پہ چھوڑ دیا ہے۔

(۱۱۵) ورایت المنابر یؤمر علیها بالتقوی ولا یعمل القائل بما یامر۔

(۱۱۵) اور جب تو دیکھے کہ فراز منبر سے تقوی کا حکم دیا جائے اور حکم دینے والا خود اس پر عامل نہ ہو۔

(۱۱۶) ورایت الصلوٰة قد استخف باوقاتها۔

(۱۱۶) اور جب تو دیکھے کہ اوقات نماز کا استخفاف کیا جائے۔

(۱۱۷) ورایت الصدقة

(۱۱۷) اور جب تو دیکھے کہ صدقہ اور

بالشفاعة لا يراد بها وجه الله وتعطى لطلب النّاس۔

اور خیرات بھی سفارش پر دیئے جائیں۔ یہ عمل خدا کے لیے نہیں بلکہ لوگوں کی مرضی سے کیا جائے۔

(۱۱۸) ورايت النّاس همهم بطونهم وفروجهم لا يبالون بما اكلوا وبما نكحوا۔

(۱۱۸) اور جب تو دیکھے کہ لوگوں کا مقصد زندگی ان کا پیٹ اور ان کی شرمگاہ ہے اور انہیں پرواہ نہیں کہ حرام کھا رہے ہیں۔

(۱۱۹) ورايت الدّنيا مقبلة عليهم۔

(۱۱۹) اور جب دیکھے کہ دنیا ان کے پاس آ گئی۔

(۱۲۰) ورايت اعلام الحق قد درست

(۱۲۰) اور جب تو دیکھے حق کے پرچم بوسیدہ ہو گئے۔

فكن على حذر واطلب من الله عزوجل النجاة واعلم ان النّاس فی سخط الله عزّ وجلّ انّما يمهلهم لامر يراد بهم فكن مترقبا واجهد ليراك الله فی خلاف ما هم عليه فان نزل بهم العذاب و

تو ایسے مواقع سے حذر کر اور خداوند عالم سے نجات طلب کر اور جان لے کہ اس وقت انسان خدا کے غضب کی زد میں ہیں، اور خدا انہیں اس امر کے سبب مہلت دے رہا ہے جو اس کے ارادہ میں ہے تو ہمیشہ متوجہ رہ، اور کوشش کر کہ لوگ جن چیزوں میں مبتلا ہیں تو ان کے

جمہوریت

عن هشام بن سالم عن الصادق عليه السلام انّهٗ قال ما يكون هذا الامر حتى لا يبقى صنف من الناس الا ولوا على الناس حتى لا يقولوا انا لو ولينا لعدلنا ثمّ يقوم القائم بالحق والعدل[1]

ہشام بن سالم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ یہ امر ظہور اس وقت تک واقع نہیں ہوگا جب تک کہ ہر صنف و جنس کے لوگ انسانوں پر حکومت نہ کرلیں، تاکہ بعد میں یہ نہ کہہ سکیں کہ اگر ہم حکومت کرتے تو عدل سے کام لیتے اور اس کے بعد حق اور عدل کے ساتھ قیام کرنے والا قیام کرے گا۔

جابر حکمران

فی (کتاب البیان) للکنجی فی باب ۲/۷ ص ۳۳ بسند طویل عن الاوزاعی عن قیس بن جابر الصدفی عن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد خلفاء ہوں گے، خلفاء کے

---

[1] ظہور الحجۃ ص ۲۰۰

ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ قال سیکون بعدی خلفاء ومن بعد الخلفاء امراء ومن بعد الامراء ملوک جبابرہ ثم یخرج المھدی عج من اھلبیتی یملاء الارض عدلا[۱]

بعد امراء ہوں گے اور بادشاہوں کے بعد جابر اشخاص حکمران ہوں گے اور جابر اشخاص کے بعد میرے اہلِ بیتؑ سے مہدی خروج کرے گا جو زمین کو عدل و داد سے بھر دے گا۔

مدعی نبوت

عبد اللہ ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یخرج المھدی علیہ السلام من ولدی ولا یخرج المھدی حتی یخرج ستون کذابا کلھم یقولون انا نبی[۲]

کتاب ارشاد میں عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت خروجِ مہدیؑ سے قبل نہیں آئے گی۔ وہ میری اولاد سے ہوگا اور مہدی اس وقت خروج نہیں کرے گا جب تک ساٹھ کذاب خروج نہ کرلیں اور سب کا دعوٰے یہ ہوگا میں نبی ہوں۔

---

[۱] الشیعۃ الرجعۃ جلد اوّل صفحہ ۱۸۰۔

[۲] الزام الناصب جلد ۲ ص ۱۴۶

ہو۔ یہ بنی ہاشم کہاں خروج کریں گے؟ یہ وضاحت نہیں ہے اور اس کی بھی وضاحت نہیں ہے کہ یہ ادعا امامت کا ہوگا۔ یا کسی اور منصب کا البتہ روایت سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ فقط دعویٰ نہیں کریں گے۔ بلکہ خروج کریں گے۔

شیخ مفید نے اپنی کتاب ارشاد میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ بارہ افراد نسل ابوطالب سے خروج کریں گے اور ہر ایک امامت کا مدعی ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

دین اور علمِ دین

عن الصادق علیہ السلام	امام جعفر صادق علیہ السلام نے
عن رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے
و الیہ سیاتی علیٰ اُمتی	روایت کی ہے کہ میری اُمّت پر ایک
زمان لا یبقی من القرآن	ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ قرآن کے
الا رسمہ ولا من الاسلام	فقط نقوش باقی رہ جائیں گے اور اسلام
الا اسمہ یسمون بہ	کا فقط نام باقی رہ جائے گا۔ وہ اپنے
وھم ابعد النّاس	آپ کو مسلمان کہیں گے۔ لیکن
منہ مساجدھم عامرہ	اسلام سے بہت دور ہوں گے ان کی
من البناء وھی	مسجدیں عمارت کے اعتبار سے صحیح ہوں
خراب من الھدی	گی لیکن ہدایت کے اعتبار سے خراب
فقھا ذالک الزمان	ہوں گی۔ اس زمانے کے فقہا بدترین
شر فقھا تحت	اور شریرترین فقہا ہوں گے جو آسمان

ظل السماء منهم خرجت الفتنة واليهم تعود[1]

کے نیچے ہوں گے انہیں سے فتنہ باہر آئے گا اور انہیں کی طرف واپس جائے گا۔

—— ۲ ——

قال یاتی علی الناس زمان یقتل فیه العلماء کما یقتل فیه اللصوص یا لیت العلماء تحامقوا فی ذالك الزمان[2]

ارشاد فرمایا کہ انسانوں پر ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ اس زمانے میں جس طرح چور قتل کیے جائیں گے اسی طرح علماء بھی قتل کیے جائیں گے، کاش علماء اس وقت اپنے آپ کو بے وقوف اور احمق بنا لیں

—— ۳ ——

قال رسول الله اذا ابغض المسلمون علماءهم واظهروا عمارة اسواقهم وتناكحوا على

امیر المومنین علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب مسلمان اپنے علماء سے نفرت کرنے لگیں اور اپنے بازاروں کی

---

[1] ظہور الحجۃ صفحہ ۱۲۴۔

[2] علائم الظہور، زنجانی صفحہ ۲۱۷۔

جمع الله لهم اذا اظهروا عمارة الدور وماهم الله باربع خصال بالقحط من الزمان وجود السلطان الجائر والخيانة من ولاة الاحكام والصولة من العدو[1]

کی تعمیر کو ظاہر کرنے لگیں اور دولت کے لیے شادی کریں تو اللہ انہیں چار بلاؤں میں مبتلا کرے گا۔ اس زمانے میں قحط پڑے گا بادشاہ (صاحب سلطنت) ظالم ہوگا، حکمران خیانت کار ہوں گے، اور مسلمانوں کے دلوں میں دشمنوں کا شدید خوف ہوگا۔

معاشرتی انقلاب

قال سمعت ابا عبد الله علیہ السلام یقول ویل لطغاة العرب من امر قد اقترب قلت جعلت فداك كم مع القائم من العرب قال نفر يسير قلت والله

ابن یعفور نے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ عرب کے سرکشوں پر افسوس ہے اس شر کے سبب جو قریب ہے میں نے پوچھا آپ پر فدا ہو جاؤں عربوں میں سے کتنے قائم کے ساتھ ہوں گے؟ فرمایا کم ہوں گے۔ میں نے عرض کی خدا کی قسم میں عربوں میں بہت

---

[1] علائم الظہور، زنجانی صفحہ ۲۱۷۔

ان من یصف هذا لامر منهم لکثیر قال لابد للناس من ان یمحصوا ویمیزو ویغربلوا ویستخرج فی الغربال خلق کثیر[1]

سے لوگوں کو دیکھتا ہوں جو قائم کی تعریف و توصیف بیان کرتے ہیں (تو پھر کم کیوں ہوں گے؟) فرمایا کہ حتماً لوگوں کا امتحان لیا جائے گا، انہیں ایک دوسرے سے الگ کیا جائے گا اور انہیں چھلنی میں چھانا جائے گا۔ یہاں تک کہ کثیر افراد اس چھلنی سے باہر آجائیں گے۔

۲

قال امیر المؤمنین علیه السلام والذی بعث بالحق نبینا لتبلبلن بلبلة و لتغربلن غربلة لتساطن سوط القدر حتی یعود اسفلکم اعلاکم واعلاکم اسفلکم

امیر المومنین علیہ السلام نے نہج البلاغہ میں ارشاد فرمایا ہے۔ اس ذات کی قسم جس نے رسولؐ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا تم بُری طرح تہ و بالا کیے جاؤ گے اور تمہیں اس طرح چھانا جائے گا۔ جیسے کسی چیز کو چھلنی میں چھانا جاتا ہے اور تمہیں ابلتی ہوئی دیگ کی طرح نیچے اوپر

---

[1] ظہور الحجۃ صفحہ ۴۵۔

ولیبلقن سباقون	کیا جائے گا، یہاں تک کہ تمہارے
کانُوا قصروا و	پست بلند اور تمہارے بلند پست
لیقصرون سباقون	ہو جائیں گے اور جو لوگ پیچھے رہ گئے
کانوا سبقوا و	تھے آگے بڑھ جائیں گے۔ خدا کی
الله ماکتمت	قسم میں نے کوئی بات پردے میں
وشمة ولا کذبت	نہیں رکھی اور کبھی خلافِ حقیقت
کذبة۔[1]	گفتگو نہیں کی۔

معاشرتی مزاج

(بیان الحق) قال عسی	رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا، کہ
ان تدرکوا زمانا یغدی	تم ایک ایسا زمانہ بھی دیکھو گے
علی احدکم بحضه	کہ صبح اپنے شہر میں گزارو گے،
و یراح باخری و	اور شام تک کسی دوسرے شہر میں
تلبسوا مثال استار	پہنچ جاؤ گے۔ تم اس زمانے میں
الکعبة قالوا	غلافِ کعبہ جیسے لباس استعمال
یارسول الله انحن	کرو گے۔ لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول
الیوم خیر ام ذالک	اللہؐ! ہم اس زمانے میں بہتر ہیں

---

[1] نہج البلاغہ خطبہ ۱۸۔

فقال بل انتم	یا اس زمانے میں بہتر ہوں گے؟
الیوم متحابون و	فرمایا آج تمہارے دلوں میں ایک
انتم یومئذ	دوسرے سے محبت ہے اور
متباغضون یضرب	اس زمانے میں ایک دوسرے
بعضکم رقاب	سے دشمنی کروگے اور ایک دوسرے
بعض۔	کی گردنیں کاٹوگے۔

فریبی معاشرہ

۱

عن علی علیہ السّلام	اصبغ بن نباتہ نے امیر المومنینؑ
ان بین یدی	سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا
القائم سنین	کہ ظہورِ قائم سے چند سال قبل بہت
خداعۃ یکذب	دھوکہ دینے والے ہوں گے، جن
فیھا الصّادق و	میں راست گو انسان کی تکذیب
یصدق فیھا الکاذب	کی جائے گی اور جھوٹے انسان کی
ویقرب فیھا الماحل	تصدیق کی جائے گی۔ اور افراد
و یتعلق فیھا الرویبضۃ	تاصل، مقرب ہوں گے اور "رویبضہ"

---

[1] ظہور الحجۃ ص ۳۰۔

قلت وما الرويبضة	ان چند برسوں سے بہت متعلق
وما المحاحل قال	ہوں گے۔ میں نے پوچھا کہ رویبضہ
اما تقرؤون قوله	کیا ہے؟ اور ماحل کیا ہے؟ فرمایا
وهو شديد المحال	تم نے قرآن میں نہیں پڑھا وھو
قال قلت وما	شدید المحال میں نے پھر
المحال قال يديد	پوچھا کہ محال کیا ہے؟ فرمایا مقصود
المكار۔[1]	مکار ہے۔

۲

قال امير المؤمنين	امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا
عليه السلام ياتی علی	کہ انسانوں پر ایک ایسا زمانہ آنے
الناس زمان لا	والا ہے کہ مقرب نہ ہوگا مگر
يقرب فيه الا الماحل	چغل خور اور باتیں بنانے والا ظریف
الناس ولا يظرف فيه	نہیں سمجھا جائے گا مگر وہ جو فاجر
الا الفاجر ولا يضعف	ہو، جو انصاف کرنے والا ہوگا۔ وہ
فيه الا المنصف	ضعیف ہوگا، لوگ صدقہ کو جرمانہ
يعدون الصدقة غرما	شمار کریں گے، اور صلہ رحم کو احسان
وصلة الرحم منا	سمجھیں گے، اور عبادت کے ذریعہ

---

[1] الزام الناصب، جلد ۲، صفحہ ۱۱۸۔

والعبادة استطالة على الناس فعند ذالك يكون السلطان بمشورة النساء وامارت الصبيان و تدبير الخصيان [1]

لوگوں پر اپنی بزرگی اور عظمت جتائیں گے، تو ایسے زمانے میں حکومت عورتوں کے مشورہ سے ہوگی لڑکوں کی حکمرانی ہوگی اور خواجہ سراؤں کی تدبیر وحکمت پر عمل ہوگا۔

— ۳ —

کافی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یاتی علی الناس زمان یکون الناس فیہ ذءابا فمن لم یکن فیہ ذءابا اکلتہ الذءاب [2]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انسانوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جب انسان بھیڑیئے بن جائیں گے تو جو شخص بھیڑیا نہیں بنے گا تو اسے دوسرے بھیڑیئے مل کر کھا جائیں گے۔

— ۴ —

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ انہ لیظھر النفاق و

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں میری امت کے درمیان نفاق ظاہر ہو

---

[1] ظہور الحجت صفحہ ۱۱۸۔

[2] علائم الظہور، صفحہ ۳۰۶۔

ترفع الامانة و تقبض الرحمة ينخص الامين و يومن الخائن اتتكم الفتن كامثال الليل المظلم[1]	گا۔ امانت اٹھالی جائے گی اور رحمت روک لی جائے گی۔ امانت وار پست سمجھا جائے گا اور خیانت کرنے والا امین سمجھا جائے گا۔ جب ایسا ہوگا تو تم پر سیاہ راتوں کی طرح فتنے نازل ہوں گے۔

۵

عن الحسين بن علی عليهم السلام قال جاء رجل الی امير المومنين نبئنا بمهديكم هذا فقال اذا درج الدارجون وقل المومنون و ذهب المجلبون فهناك[2]	امام حسین علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک شخص امیر المومنینؑ کی خدمت میں آیا اور اس نے سوال کیا کہ اپنے مہدی کے بارے میں بتائیں کہ کب ظہور ہوگا؟ فرمایا کہ جب کفّار و اشرار کے صلب میں مومنین و متقین ختم ہو جائیں گے اور جب دین کی نصرت کرنے والے اُٹھ جائیں اس وقت ظہور ہوگا۔

---

[1] ظہور الحجۃ، صفحہ ۱۶۵۔

[2] علائم الظہور، صفحہ ۳۰۶۔

۶

سئل الصادق عن ظهوره فقال اذا حكمت في دولة خصيان و النسوان و اخذت الامارة الشبان و الصبيان و خرب جامع الكوفة من العمران و انعقدت الجسران فذالك الوقت زوال ملك بني عمي العباس و ظهور قائمنا اهل البيت۔[1]	امام جعفر صادق علیہ السلام سے ظہور مہدیؑ کے سلسلہ میں پوچھا گیا، تو آپ نے فرمایا کہ جب خواجہ سرا اور عورتیں حکومت کریں اور مسجد کوفہ ویران ہو جائے، اور نوجوان افراد اور لڑکے حاکم بن جائیں اور پڑوسی معاہدے کرنے لگیں تو اس وقت بنی عباس کی حکومت کا زوال ہوگا اور ہم اہلِ بیت میں سے قائم کا ظہور ہوگا۔

توضیح

اس روایت میں مندرجہ ذیل باتوں کی وضاحت ہوتی ہے۔

(۱) اگرچہ یہ ذکر نہیں ہے کہ خواجہ سرا (مردانگی نہ رکھنے والے مرد) اور عورتوں کی حکمرانی کن علاقوں میں ہوگی، لیکن مسجد کوفہ اور حکومت بنی عباس کے سیاق سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ علامت بالعموم مسلم حکومتوں اور

[1] الزام الناصب جلد ۲ صفحہ ۱۲۵

۲

قال رسول الله يكون	ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول
فی اخر هذه الامة رجال	اللہؐ نے فرمایا کہ اس وقت کے
یرکبون علی المیاثة	آخری زمانے کے مرد تیز گردش کرنے
حتی یاتوا ابواب المساجد	والی سواریوں پر سوار ہوں گے اور
نساء هم کاسیات	مسجد کے دروازوں پر آئیں گے، ان
عاریات علی رؤسهن	کی عورتیں لباس میں ہوں گی، لیکن
کاسنمة البخت	برہنہ ہوں گی اور ان کے سروں پر
العجاف۔[۱]	اونٹ کی کوہان کی طرح بال ہونگے

ازدواج

عن النبیؐ قال اذا اتی	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
علی اُمتی مأة وثمانون	نے ارشاد فرمایا کہ جب میری اُمّت
سنة بعد الالف فقد	پر ۱۰۸۰ھ آجائے تو اس وقت کنوارا
حلت العزوبة والعزلة	رہنا، گوشہ نشینی اور پہاڑوں پر جاکر
والترهب علی رؤس	رہبانیت اختیار کرنا حلال ہو جائے
الجبال وذالك لان	گا اور وہ اس لیے کہ ۱۲۰۰ھ میں

---

[۱] علائم ظہور، ۲۶۳

الخلق فی لماتین	جو لوگ ہوں گے وہ جنگ جو اور قتل
اھل الحرب والقتل	وغارت والے ہوں گے، تو اس
فتربیة جرو خیر	زمانے میں ایک کُتّے کے بچّے کی
من تربیة الولد وان	پرورش ایک لڑکے کی پرورش
تلد المراہ حیة	سے بہتر ہوگی، اور اس زمانے میں
خیر من ان تلد	اگر عورت سانپ جنے تو وہ بچّہ
الولد۔ [۱]	پیدا کرنے سے بہتر ہوگا۔

مُسلمان

قال رسول اللّٰہ	رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
(صلی اللہ علیہ والہ	نے ارشاد فرمایا کہ انسانوں
وسلم) علی الناس	پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے
زمان اذا سمعت	کہ کسی انسان کا نام سنو تو یہ اس
باسم الرجل	کی ملاقات سے بہتر ہے اور اگر
خیر من تلقاہ	تم نے اس سے ملاقات کرلی تو
اذا لقیتہ خیر من	اسے آزمانے اور تجربہ کرنے سے
تجربة ولو	بہتر ہے اور اگر تم نے اسے آزمایا

---

[۱] علائم ظہور صفحہ ۲۲۴۔

جربته اظهر لك	تو وہ اپنے حالات تم پر ظاہر کر دے
احوالا دينهم دنا	گا۔ اس زمانے کے لوگوں کا دین ان
فيرهم همتهم	کی دولت ہوگی۔ ان کی ہمت ان کے
بطونهم قبلتهم	پیٹ ہوں گے۔ ان کا قبلہ ان کی عورتیں
نساءُهم يركعون	ہوں گی۔ ایک روٹی کے لیے رکوع
للرغيف يسجدون	کریں گے اور ایک درہم کے لیے
للدرهم حيارى	سجدہ کریں گے۔ وہ حیران ہوں گے
سكارى لا مسلمين ولا	بدمست ہونگے، نہ مسلمان ہوں گے
نصارى۔ [1]	نہ عیسائی ہونگے۔

عورتوں کو قبلہ کہہ کر شاید اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ راستہ چلتے وقت مرد اپنے کو پیچھے رکھیں گے اور عورتوں کو آگے کر دیں گے۔ جیسا کہ آج کے معاشرہ میں یہ طریقہ رائج ہے۔ (LADIES FIRST)

حدیث کے آخر میں کہا گیا ہے کہ یہ لوگ نہ مسلمان ہوں گے نہ عیسائی یہ بھی کہا جا سکتا تھا کہ مسلمان ہوں گے اور نہ یہودی، یا مسلمان ہوں گے، نہ ہندو، لیکن کہا گیا ہے کہ "یہ مسلمان ہونگے نہ عیسائی" لفظ "عیسائی" سے اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اس دور کی تہذیب پر عیسائیوں کے گہرے اثرات ہوں گے۔ مثلاً گردن میں ٹائی کا استعمال عیسائیوں

---

[1] علائم ظہور، ص ۳۰۵۔

کی علامت ہے اور یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیب کی شبیہ ہے۔ آج کے مسلمانوں میں عام طور پر اس کا رواج ہے۔ اگر کسی ایسے مسلمان سے سوال کیا جائے کہ تم عیسائی ہو؟ تو جواب نفی میں دے گا اور اگر پوچھا جائے کہ مسلمان ہو تو اس کا لباس اور اس کی تہذیب مسلمان ہونے کا بھی انکار کرے گی۔ غالباً اسی بات کو کہا گیا ہے۔ لا مسلمین ولا نصاریٰ۔

شیعوں کی حالت

مسنداً عن عمیرہ بنت نفیل قال سمعت الحسن بن علی علیہما السلام یقُول لا یکون الامر الّذی ینتظرون حتی لیبراء بعضکم من بعض حتی بعضکم بعضاً وحتی یسمی بعضکم بعضا کذابین۔[1]	عمیرہ بنت نفیل بیان کرتی ہیں کہ میں نے امام حسن علیہ السلام سے سنا کہ یہ امر اس وقت تک نہیں ہوگا تم جس کا انتظار کر رہے ہو۔ جب تک کہ تم میں سے ایک شخص دوسرے سے اظہار بیزاری و نفرت نہ کرے اور بعض بعض پر لعن وطعن نہ کریں یہاں تک کہ تم میں سے بعض لوگ بعض کو کذاب کہیں گے۔



---

[1] ظہور الحجۃ ص ۱۱۵۔

بعضکم من بعض و یلعن بعضکم بعضا و یتفل بعضکم فی وجہ بعض وحتی یشھد بعضکم بالکفر علی بعض قلت مافی ذالک خیر قال الخیر کلہ فی ذالک عند ذالک یقوم قائمنا فیرفع ذالک کلہ۔[1]

کہ تم میں سے بعض لوگ بعض سے اظہار برارت نہ کریں اور تم میں سے بعض لوگ بعض پر لعنت نہ کریں اور تم میں سے بعض لوگ بعض کے چہرے پر نہ تھوک دیں یہاں تک کہ تم میں سے بعض لوگ بعض کی کفر کی گواہی دیں گے راوی نے کہا کہ اس وقت تو پھر خیر نہیں ہے؟ فرمایا کہ سارا خیر اسی وقت ہے، اس لیے کہ اسی وقت ہمارا قائم قیام کرے گا۔ اور یہ ساری باتیں ختم ہو جائیں گی۔

انتظار کرنے والے

مسندا عن الصقر الف قال سمعت ابا جعفر محمد بن علی الرضا علیہ السلام یقول

صقر سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے سنا کہ انہوں نے فرمایا کہ میرے بعد میرا بیٹا علی امام ہے اس کا حکم میرا حکم

---

[1] الزام الناصب جلد ۲، صفحہ ۱۳۵۔

ان الامام بعدی ابنی	ہے اور اس کا قول میرا قول ہے اور اس
علی امرہ امری و	کی اطاعت میری اطاعت ہے، اور
قولہ قولی وطاعتہ	اس کے بعد یہ امر امامت اس
طاعتی والامامۃ بعدہٗ	کے بیٹے حسن (عسکری) میں ہے۔
فی ابنہ الحسن علیہ	اس کا امر اس کے باپ کا امر ہے
السلام اَمرُہ امر ابیہ	اور اس کی اطاعت اس کے باپ
وطاعۃ طاعۃ ابیہ ثم	کی اطاعت ہے۔ پھر فرمایا حسنؑ کے
قال ان من بعد الحسن	کے بعد اس کا بیٹا قائم بالحق اور امام
علیہ السلام ابنہ القائم	منتظر امام ہوگا، میں نے پوچھا، فرزندِ
بالحق المنتظر فقلت	رسولؐ! کیا یہ قائم کے نام سے کیوں
لہ یا ابن رسول اللہ	یاد کیا جاتا ہے؟ یہ اس وقت قیام
ولم سمی القائم	کرے گا۔ جب اس کا ذکر مر جاتے
قال لانہ یقوم	گا اور ختم ہو جائے گا۔ میں نے پھر
بعد موت ذکرہ	پوچھا منتظر کے نام سے کیوں یاد کیا
وارتداد کثیر القائلین	جاتا ہے؟ فرمایا کہ اس کی غیبت
بامامۃ فقلت لہ ولم	کے ایام بہت ہوں گے اور مدت
سمی المنتظر قال لان لہ	طویل ہوگی تو مخلصین اس کے خروج
غیبۃ تکثر ایامھا و	کا انتظار کریں گے اور صاحبانِ
یطول امدھا فینتظر خروجہٗ	شک وریب اس کا انتظار

امر الله عز وجل — اس امر ظہور کی توقع رکھو۔ راوی کہتا
فقلت جعلت — ہے کہ میں نے عرض کی کہ میرے ماں
فداك هذه الفاقة — باپ آپ پر فدا ہو جائیں یہ حاجت
والحاجة قد عرفتها — اور فاقہ تو سمجھ میں آ گیا، لیکن لوگوں کا
فما انكار الناس — ایک دوسرے سے انکار کرنے کا
بعضهم بعض — مطلب کیا ہے؟ فرمایا مطلب یہ
قال ياتى الرجل — ہے کہ کوئی شخص اپنے برادر دینی کے
منكم اخاه — پاس کوئی حاجت لے کر جائے گا۔
لحاجة فينظر — تو وہ اس حاجت مند سے اس
اليه بغير الوجه — رویہ کے خلاف ملے گا جو حاجت سے
الذى كان ينظر — پہلے تھا اور اس طریقہ گفتگو کے خلاف
اليه۔ [1] — گفتگو کرے گا۔ جو حاجت سے پہلے کا
طریقہ تھا۔

فاقہ اور احتیاج

عن محمد بن بشر — محمد ابن بشر ہمدانی نے امام صادق
الهمدانى عن الصادق — علیہ السّلام سے ایک طویل حدیث

---

[1] علائم الظہور زنجانی، صفحہ ۳۱۲۔

عليه السلام في حديث طويل قد اخذ نا موضع الحاجة انّهٗ قال لنبي فلان ملكا موجلا حتى اذا امنوا واطماء نواء وظنوا ان ملكهم لا يزول صبح فيهم صيحة فلم يبق لهم راع بجمعهم ولا راع يسمعهم و ذلك قول الله عج حتى اذا اخذت الارض زخرفها و ازينت وظن اهلها انهم قادرون عليها انها امرنا ليلا او نهارا فجعلناها حصيدا كان لم تغن بالامس

نقل کی ہے، جس کا ایک حصہ یہاں نقل کیا جاتا ہے: آپ نے ارشاد فرمایا کہ بنی فلاں کی حکومت طویل ہو گی، یہاں تک کہ جب وہ اپنے آپ کو مامون و مطمئن محسوس کریں گے اور یہ خیال کرنے لگیں گے کہ ان کی حکومت کو زوال نہیں ہوگا۔ ان کے درمیان ایک چیخ بلند ہوگی جس کے سبب ان کا نگہبان کوئی باقی نہ بچے گا۔ جو ان کو جمع کر سکے اور ان کا کوئی نمائندہ نہ رہے گا جو ان کی بات سن سکے یہی خداوندِ عالم کے اس قول کا مطلب ہے۔ یہاں تک کہ زمین نے اپنے کو آراستہ کر لیا اور مزین ہو گئی اور مالکانِ زمین نے یہ سمجھ لیا اب وہ اس پر قابو پا چکے ہیں تو ہمارا حکم رات یا دن میں آپ تک پہنچا تو ہم نے اس کھیت کو ایسا کٹا ہوا بنا دیا، گویا کل اس میں کچھ بھی نہ تھا۔

كذالك نفصل الايات	ہم اسی طرح فکر کرنے والوں کے لیے
لقوم يتفكرون قلت	اپنی آیات کو تفصیل سے بیان کرتے
جعلت فداك هل	ہیں[1] راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا کہ
لذالك وقت قال	کہ کیا اس کا کوئی وقت معین ہے؟
لا لان علم الاغلب	فرمایا نہیں! اس لیے کہ خدا کا علم وقت
علم المؤقتين ان	معین کرنے والوں کے علم پر غالب ہے
الله وعد موسى	اللہ نے موسیٰؑ سے تیس راتوں کا وعدہ
ثلاثين ليلة واتمها	کیا تھا اور اسے دس راتوں کے ذریعہ
بعشر لم يعلمها موسى	مکمل کیا جس کا علم نہ موسیٰ کو تھا اور نہ
ولم يعلمها بنى	بنی اسرائیل کو تو جب وقتِ موعود گزر
اسرائيل فلما جاز	گیا تو انہوں نے کہا کہ موسیٰؑ نے ہمیں
الوقت قالوا غرنا	دھوکہ دیا اور وہ گوسالہ کی پرستش
موسى فعبدوا العجل	کرنے لگے، لیکن جب حاجتوں اور
ولكن اذا كثر الحاجة و	فاقوں کی انسانوں میں کثرت ہو جائے
الفاقة فى الناس وانكر بعضهم	اور لوگ ایک دوسرے سے اظہارِ
بعضا فعند ذالك تو	نفرت اور انکار کرنے لگیں تو اس
قعوا عند الله صباحا	زمانے میں صبح و شام امرِ الٰہی کے

---

[1] سورۂ یونس آیت ۲۴۔

ومساء۔ [1] | ظہور کی توقع رکھو۔

قتل اور موت

عن البزنطی عن الرضا علیہ السلام قال قد امر ھذا الامر قتل بیوح قلت وما البیوح قال دائم لا یفتر [1]

بزنطی نے امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ظہورِ مہدیؑ سے قبل قتل بیوح ہوگا۔ مَیں نے پوچھا "بیوح" کیا ہے تسلسل بغیر کسی انقطاع کے۔

—— ۲ ——

مسنداً عن سلیمان بن خالد عن الصادق علیہ السلام قدام القائم موتان موت احمر وموت ابیض حتی یذھب من کل سبعۃ خمسۃ الموت الاحمر السیف الموت

سلیمان ابن خالد نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ظہور سے قبل دو قسم کی موتیں ہوں گی۔ سرخ موت اور سفید موت یہاں تک کہ ہر سات میں سے پانچ افراد ختم ہو جائیں گے۔ سُرخ موت تلوار ہے اور سفید موت

---

[1] ظہور الحجہ چاپ قدیم

[2] بحار الانوار، جلد ۵۲ چاپ جدید ۵۲۔

الابیض الطاعون۔ [۱] طاعون ہے

— ۳ —

مسنداً عن ابی بصیر ومحمد بن مسلم عن الصادق علیہ السلام لا یکون ھذا الامر حتی یذھب ثلثا الناس فما یبقی فقال علیہ السلام اما ترضون ان تکونوا الثلث الباقی۔ [۲]

ابوبصیر اور محمد بن مسلم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ ظہور اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک انسانوں کی دو تہائی آبادی ختم نہ ہو جائے۔ اس پر آپ سے پوچھا گیا کہ جب دو تہائی انسان ختم ہو جائیں گے تو پھر باقی کیا رہے گا؟ فرمایا کہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ باقی ماندہ ایک تہائی تمہاری ہو۔

امراض

عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ظھور البواسیر وموت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بواسیر (ریاحی امراض) اور ناگہانی موت اور

---

[۱] بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۰ چھاپ قدیم

[۲] الزام الناصب جلد ۲ صفحہ ۱۳۶

الفجاۃ والجذام مت	جذام (جلدی بیماریاں) وقت
اقتراب الساعۃ۔[1]	نزدیک آجانے پر ظاہر ہوں گی



---

[1] الزام الناصب جلد ۲، صفحہ ۱۳۶۔

جغرافیائی علامات

یورپ

مستفتح بعدی
جزیرۃ تسمی بالاندلس
فیغلب علیهما اهل
الکفر فیاخذون
اموالهم واکثر
بلادهم ولیسبون
نسائهم واولادهم
ویهتکون الاستار
ویخربون الدّیار
وترجع اکثر البلاد
فیافی وقفار
او یتخلس اکثر
الناس من دیارهم
وامو الهم فیاخذون
اکثر الجزیرۃ

فاضل معاصر سید ابراہیم موسوی
زنجانی نے اثبات الحجۃ کے صفحہ ۲۸۰
پر اندلس کی دوبارہ تباہی کو بھی علائم میں
شمار کیا ہے۔ علائم ظہور میں عماد زادہ
اصفہانی نے رسُول اکرمؐ سے نقل کیا
ہے کہ میرے بعد جزیرہ اندلس فتح کیا
جائے گا۔ ان پر اہل کفر غالب آ
جائیں گے اور وہ اہل اندلس کے مال
و دولت اور اکثر علاقوں کو چھین لیں
گے، ان کی عورتوں اور بچوں کو اسیر
کریں گے۔ پردے چاک کردیں گے
اور شہروں کو تباہ کردیں گے، اکثر
بستیاں ویرانوں اور صحراؤں میں تبدیل
ہو جائیں گی۔ اکثر لوگوں کو ان کی
زمینوں اور دولت سے بے دخل

ولا يبقى الا اقلها	کردیں گے تو وہ جزیرہ کے بیشتر
ويكون في	حصّہ کو لے لیں گے اور کم تر باقی
الغرب الهرج	رہ جائے گا اور غرب میں شور و شر
والخوف وليستولى عليهم	ہوگا۔ خوف کا عالم ہوگا، ان پر بھوک
الجوع والغلاء وتكثر الفتنة	اور مہنگائی مسلط ہوگی اور فتنوں کی کثرت
ويأكل الناس بعضهم بعضًا	ہو جائے گی اور لوگ ایک دوسرے
فعند ذلك يخرج رجل	کو کھانے لگیں گے اس وقت
من المغرب الاقصى من	مغرب اقصیٰ سے نسل فاطمہ زہراء
ولد فاطمة بنت رسول الله	بنت رسول اللہ سے ایک شخص خروج
وهو المهدي القائم	کرے گا اور وہی مہدیؑ قائم ہوگا۔ یہ
في آخر الزمان وهو اوّل	آخری زمانے میں ہوگا اور اشراط ساعت
اشراط الساعة[1]	کی حد اوّل ہے۔

اس روایت میں غرب اور مغرب اقصیٰ دو الگ الگ علاقوں کے لیے استعمال ہوتے ہیں، ممکن ہے کہ غرب سے مراد یورپی ممالک اور امریکہ ہوں۔ ان علاقوں کے رہنے والوں کی خواہش یہی ہے کہ تیسری عالمگیر جنگ مشرق میں ہو، لیکن اس روایت سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ غرب اس سے محفوظ نہیں رہے گا۔ جہاں تک مغرب اقصیٰ سے خروج مہدیؑ کا تعلق ہے تو یہ

---

[1] علائم الظہور زنجانی صفحہ ۲۸۰۔

تواتر روایت کے خلاف ہے۔ جیساکہ اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوگا ممکن ہے کہ اس روایت میں تصحیف و تحریف ہوئی ہو۔ اصل کتاب اور سلسلہ سند سامنے نہ ہونے کے سبب تبصرہ ممکن نہیں ہے۔



افریقہ

وفی العرف الوردی ج ۲ ص ۶۸... اخرج بسند عن نعیم ابن حماد عن ابی قبیل کان یکون بافریقیه امیر اثنی عشر سنة ویکون بعده فتنة ثم یملك رجل اسمر یملاها عدلا ثم لیسیر الی المهدی فیودی اله الطاعته۔

العرف الوردی جلد ۲ صفحہ ۶۸ پر مذکور ہے کہ نعیم ابن حماد نے ابو قبیل سے نقل کیا ہے کہ افریقیہ میں ایک شخص بارہ سال تک حکومت کرے گا۔ پھر اس کے بعد فتنہ ہوگا اور ایک سیاہی مائل شخص حکومت لے گا اور عدل و داد سے پُر کرے گا۔ پھر وہ مہدیؑ کی طرف روانہ ہوگا اور پہنچ کر اطاعت قبول کرے گا اور اس کی طرف سے جنگ کرے گا۔





چین

في اربعين الميراللوحي
عن فضل بن شاذان عن
ابي جعفر عليه السلام
يقول كاني بقوم قد
خرجوا من اقصى البلاد
المشرق من بلدة يقال
لها شيلا يطالبون حقهم من
اهل الصين فلا يعطون
فاذاراوا ذلك وضعوا
سيوفهم على عواتقهم
فرضوا باعطاء ما
سالوه فما يقبلوا
اوقتلو منهم خلق
كثيرا ثمّ يسخرون
بلاد الترك والهند
كلها ويتوجهون

اربعین میر لوحی میں فضل ابن شاذان
نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت
کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ گویا میں
دیکھ رہا ہوں کہ مشرق بعید کی ایک بستی
"شیلا" سے ایک قوم خروج کرے گی.
اور اہل چین سے اپنے حق کا مطالبہ
کرے گی، لیکن ان کا حق نہیں ملے گا۔
وہ لوگ پھر اپنا حق طلب کریں گے
انہیں پھر منع کیا جائے گا۔ جب وہ
دیکھیں گے تو اپنی گردنوں پر اپنی تلواریں
رکھ لیں گے تو اہل چین ان کا مطالبہ
پورا کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے، لیکن
وہ لوگ اسے قبول نہیں کریں گے۔
اور خلق کثیر کو قتل کر دیں گے۔ پھر وہ
ترک اور ہندوستان کے سارے
علاقوں پر مسلط ہو جائیں گے، اور

الی خراسان و یطلبونها من اهلها فلا یعطون فیاخذونها قهرا و یریدون ان لا یدفعوا الملك الا الی صاحبكم مع الذین قتلوهم فانتقموا منهم و تعیشوا فی سلطانه الی اخر الدنیا۔ ؎۱

اس کے بعد خراسان کی طرف متوجہ ہوں گے اور اہلِ خراسان سے ان کا علاقہ طلب کریں گے اور نہ دینے پر جبراً قابض ہو جائیں گے اور ان کا ارادہ یہ ہوگا کہ حکومت کو صاحب الامر کے ہاتھوں تک پہنچا دیں پھر ظہور کے بعد یہ ان لوگوں سے انتقام لیں گے جنہوں نے انہیں قتل کیا تھا اور مہدی کی حکومت میں دنیا کے ختم ہونے تک زندگی بسر کریں گے۔



چین، خروج عمانی

فی مناقب ابن شهر علائم الظهور اذا فقد الصین و

مناقب ابن شہر آشوب میں علائم ظہور کے سلسلہ میں تحریر ہے کہ جب چین فنا ہو جائے گا اور

؎۱ الزام الناصب جلد دوم صفحہ ۱۶۰۔

تحرك المغربي	مغربی حرکت کرے گا اور عباسی یا
وسار العباسی او	عمانی سفر اختیار کرے گا اور سفیانی
العمانی وبویع	کی بیعت کی جائیگی تو اس وقت
السفیانی اذن لولی	ولی اللہ (مہدی) کو اذن خروج دیا
اللہ [1]	جائے گا۔

○

روس

واما الروس فطا	رسالۃ الرزیہ تالیف محی الدین
لعها منحوس و	عربی ۱۱۲۲ھ میں ممایر وعلی المملوک
عسکرها منکوس	(جو بادشاہوں پر گزرنے والی ہے)
وملکها مایوس	کے ذیل میں تحریر ہے:
یصیبها الندم	روس کا طالع منحوس ہے اس
بعد استیلاء علی	کا لشکر سرنگوں ہوگا، اس کا بادشاہ
العجم ویصیر	مایوس ہوگا، وہ عجم پر غلبہ پانے کے
له وداهتان	بعد ندامت کا شکار ہوگا اور اس
(الاولی) الاختلاف	کے دو عظیم واقع ہوں گے (۱) ملک

---

[1] اثبات الہجۃ صفحہ ۲۱۲۔

بنواحی ملکه بحیث
یعجز عن تسکینه
وتامینه روالشانته
امراض تتابعة تخسره
مالا ونفوسًا وّ
یطمع فی دولت
الجرمن (المان) و
انمشه (نمسه) ونصره
ترکی و قفقازیه و
لکل طائران یقح
ولکل صعودت نزول
الی ان قال دار الظالم
خراب ولو بعد حین
واما البلغار فبشری
له بانصرار والبعد
عن الدیار واما الایران فیدوم
اختلافها بستین وساقطها
یعود ولا یسرع بالعقود
تتحد ارکانها فیکون

کے مختلف علاقوں میں اختلاف ہوگا
یہاں تک کہ حکمران انہیں ختم کرنے
سے عاجز آجائے گا (۲) پے در
پے مختلف امراض پھیل جائیں گے
اور جان ومال کا خسارہ ہوگا اور اس
کا اقتدار حاصل کرنے کی تمنا
جرمن، نمسار، بصرہ، ترکیہ اور
قفقاز کے لوگ کریں گے۔ ہر پرندہ
نیچے اور بلندی کے لیے پستی ہے
پھر فرمایا کہ ظلم کا گھر خراب ہوگا اگرچہ
تاخیر ہی کیوں نہ ہو۔ انگریز اس
سے نجات پالے گا، بلغاریہ کی طرف
پہنچے گا اور اہل بلغاریہ کو وطن سے
دوری اختیار کرنا پڑے گی۔ ایران میں
دو سال تک متواتر اختلافات
رہیں گے، جو ساقط ہوا ہے۔
وہ واپس ہوگا اور بیٹھنے میں جلدی
نہیں کرے گا۔ ایران کے ارکان
متحد ہوجائیں گے اور انشاء اللہ

مستقلاً انشاء الله الی ان قال قم یا سین واخطب یالام وا حکم یا میم واجمع المسلمین قد مضت الملوك الجبابرة جاء الحق و زهق الباطل قال الامام جعفر بن محمد الصادق لکل اناس دولة یرقبونها ودولتنا فی آخر الدهر تظهر۔ [1]

وہ استقلال حاصل کرے گا۔ پھر کہا کہ اے سین قیام کر، اے لام خطاب کر، اے میم حکم کر۔ اور مسلمانوں کو مجتمع کر، جابر بادشاہ گزر گئے، حق آگیا اور باطل بھاگ گیا، جیسا کہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام نے فرمایا کہ ہر شخص کی ایک حکومت ہے جس کا وہ انتظار کرتا ہے اور ہماری حکومت آخری زمانے میں ظاہر ہوگی۔

○

آذربائیجان

وفی غیبة النعمانی عن ابی بصیر عن ابی عبد الله علیه السلام قال لی

غیبت نعمانی میں امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا کہ ہمارے لیے آذربائیجان سے ایک

---

[1]

ابی یعنی الباقر لا بد لنا من
آذربائیجان لا یقوم لها شئ
واذا کان کذالک فکونوا
احلاس بیوتکم والبدوا ما
لبدنا والنداء بالبیداء فاذا
تحرک متحرک فاسعوا
الیه ولو حبوا واللہ لکانی
انظر الیہ بین الرکن و
المقام یبایع الناس علی
کتاب جدید علی العرب
شدید قال وویل للعرب من شر قد
اقترب۔ [۱]

مدد آسئے گی جس کا مقابلہ کوئی شے
نہیں کر سکے گی۔ جب وہ وقت
آجائے تو گھر میں جم کر بیٹھ جاؤ
پھر صحرا سے ندا ہوگی تو حرکت
کرنے والا حرکت کرے تو
اُس کی طرف جاؤ اگرچہ
گھسٹ کے جانا ہو، میں دیکھ
رہا ہوں کہ رکن ومقام کے درمیان
وہ نئی ترتیب کے ساتھ کتاب
پر بیعت لے رہا ہے۔ جو عرب
کے لیے ہے۔

○

مشرق

۱

اخرج جلال الدین السیوطی
فی العرف الوردی

جلال الدین سیوطی نے العرف
الوردی صفحہ ۷ جلد دوم میں اپنے

المهدی فیسمع من المشرق والمغرب حتی لا یبقی راقد الا استیقظ ولا نائم الا قعد وقاعد الا قام علی رجلیه فزعاً ورحم الله من سمع ذالک الصوت فاجاب فانه صوت جبریل الروح الامین [۱]

کی ندا دے گا جسے مشرق و مغرب کا ہر انسان سنے گا، یہاں تک کہ سویا ہوا جاگ اُٹھے گا۔ لیٹا ہوا بیٹھ جائے گا اور بیٹھا ہوا خوف سے کھڑا ہو جائے گا۔ خدا اس پر رحم کرے گا جو اس آواز کو سن کر لبیک کہے گا۔ اس لیے کہ یہ آواز جبرئیل امینؑ کی ہو گی [۱]

— ۲ —

وعن خالد ابن سعد ان قال ستبدو ایۃ عمود من نار تطلع من قبل المشرق یراھا اھل الارض کلھم فمن ادرک ذلک فلیعد لاھله طعام سنة ۔ [۲]

خالد ابن سعد نے کہا کہ عمود کی صورت میں مشرق سے ایک نشانی ظاہر ہو گی، جسے دُنیا کے سارے لوگ دیکھیں گے تو جو اس کیفیت کو دیکھے، وہ اپنے لیے ایک سال کا غلہ ذخیرہ کر لے [۲]

---

[۱]

[۲]

۳

وقال علیه السلام اذا رائیتم علامة فی السماء نارا عظیمة من قبل المشرق یراها اهل الارض کلهم فمن ادرك ذلك فلیعد لاهله طعام سنة۔ ؎	امام صادق علیہ السلام نے فرمایا جب تم آسمان میں ایک علامت دیکھو جو کہ ایک عظیم آگ ہے جو مشرق سے ظاہر ہوگی اور کئی راتوں تک رہے گی اس وقت لوگوں کی پریشانی کے دُور ہونے کا وقت ہے اور یہ ظہور قائم سے کچھ قبل ہوگا۔

۴

عن الصادق علیه السلام یزجو النّاس قبل قیام القآئم علیه السلام عن معاصیهم بنار تظهر فی السّماء و حمرة تجلل السّماء وخسف ببغداد وخسف ببلدة البصرة و دماء	امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ قیام قائم سے قبل لوگوں کے گناہوں کے زجر و توبیخ کی جائے گی (۱) آگ کے ذریعہ جو آسمان میں ظاہر ہوگی (۲) سرخی کے ذریعہ جو آسمان میں پھیل جائے گی (۳) بغداد میں زمین دھنسنے کے ذریعے (۴) بصرہ میں زمین دھنسنے کے ذریعے

؎

تسفك بها وخراب دورها وفناء يقع في اهلها وشمول اهل العراق خوفا لا يكون لهم معه قرار۔ ؎

(۵) وہاں ہونے والی خون ریزی کے ذریعے (۶) گھروں کی تباہی کے ذریعے (۷) وہاں کے باشندوں کی ہلاکت کے ذریعے (۸) اہلِ عراق پر ایسے خوف کے ذریعے کہ ان کے لیے آرام و قرار مفقود ہو جائے گا۔

توضیح

۱۔ پہلی روایت سے ملتی جلتی ایک روایت امام باقر علیہ السلام سے بھی ہے جس میں آگ کا رنگ بھی تبلا دیا گیا ہے (شبه الهروی العظیم) بظاہر ان دونوں روایتوں میں ایک ہی آگ مراد لی گئی ہے اور یہ قریبی علامت ہے۔

۲۔ دوسری روایت کا سلسلۂ سند واضح نہیں ہے، لیکن یہ روایت خود اس بات کی دلیل ہے کہ یہ آگ ظہور سے کافی عرصہ قبل ظاہر ہو گی، کم از کم ایک سال قبل۔ اس سلسلہ کی چوتھی روایت دوسری سے مشابہ ہے۔ جب کہ تیسری روایت پہلی سے مشابہت رکھتی ہے۔

۳۔ غیبت نعمانی صفحہ ۲۰۲ پر امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ کہ ثوریّہ کوفہ میں ایک آگ ظاہر ہو گی جو کناسہ بنی اسد تک جائے گی

؎

یہاں تک کہ محلہ ثقیف کو عبور کر جائے گی اور آلِ محمدؐ کے گھروں کے کسی ستون کو نہ چھوڑے گی جس کی گردن پر آلِ محمدؐ کا خون ہوگا۔) کوفہ کے یہ علاقے ہمارے لیے نامعلوم ہیں۔ اب ان کا نام ونشان بھی نہیں ہے۔ شاید ثویہ سے مراد پشت کوفہ پر نجف کا وہ علاقہ ہے جہاں آج حضرت کمیل ابنِ زیاد کی قبر ہے۔ بہر صورت کوفہ کی یہ آگ اہم اور قریبی علامت ہے۔



مختلف ممالک

قال امیرالمومنین یا	امیرالمومنین نے فرمایا، اے جابرؓ
جابر اذا صاح الناقوس	جب ناقوس ۲ چیخنے لگے، جب
وکبس الکابوس وتکلم	کابوس ۳ عارض ہو جائے اور
الجاموس فعند ذلك	جب بھینسیں ۴ بولنے لگیں تو اس
عجائب وای عجائب	وقت عجائب ظاہر ہوں گے، اور
اذا انار النار بنصیبین و	کیسے عجائب؟ جب نصیبین ۵ میں
ظهرت الرایات العثمانیه	آگ روشن ہو جائے اور سیاہ ۶
بوادی سود واضطربت	وادی میں عثمانی پرچم ظاہر ہو جائیں
البصرة وغلب بعضهم	اور شہر بصرہ مضطرب ہو جائے اور
بعضا وصبا کل	ان میں سے بعض لوگ بعض پر غالب
قوم الی قوم واختلف	آجائیں، اور ہر قوم دوسری قوم کی

المقالات وحركت
عساكرخراسان (و
يويع لشعيب) وتبع شعيب
بن صالح تميمي من
بطن طالقان وبويع
لسعيد السوسي سلہ
لخوزستان وعقدت
الراية لعماليق كرحان
وتخليب العرب على بلاد
الارمن والسقلاب واذا
عن هرقل الرومي و
السقلاب واذاعن هرقل
الرومي بقسطنطنيه لطارقه
سفياني فتوقعوا ظهورمكلم
مُوسى بن عمران من
الشجرة على الطور فيظهر هذا
ظاهرمكشوف ومعاين

طرف جست کرے اور خراسان
کی فوجیں حرکت میں آجائیں،
اور بیعت یا پیروی کی جائے
ارضِ طالقان سے شعیب ابن
صالح تمیمی کی اور سعید کی بیعت
خوزستان ؁ میں کی جائے؟ اور
مردان کرد پر پرچم نصب ہو جاتے
اور عرب ارمن ؁ و سقلاب کے
علاقوں پر غالب اور ہرقل رومی
؁ قسطنطنیہ میں سفیانی کے سرداروں
کی اطاعت کرے تو اس وقت
توقع رکھو کہ وہ ظاہر ہو جس نے
مُوسیٰ سے بذریعہ درخت کوہ طور
پر بات کی تھی تو وہ علانیہ آشکارا
ظاہر ہو جائے گا۔ آگاہ رہو کہ
میں نے بہت سے عجائب چھوڑ
دیئے اور بہت سی باتیں ترک کر

سلہ

موصوف الاوکم عجائب تو کتھا و دلائل کتحتھا لا جد الھا حملۃ [1]

دیں اس لیے کہ ان کا برداشت کرنے والا نہیں پاتا۔

توضیح

الف۔ آفات بلیات کے نزول اور شدید خونریزی کے سبب لوگوں کے اعصاب جواب دے جائیں گے اور ان کی حالت کابوس زدہ مریض کی حالت ہو گی۔

(ب) بھینس کے بولنے سے یہ بھی مراد ہو سکتا ہے۔ کہ بین الاقوامی شہرت کا کوئی سیاستدان یا حکمران ایسے حلیہ کا ہو کہ اسے دیکھ کر لوگ بے اختیار کہہ اُٹھیں کہ بھینس بول رہی ہے۔

(ج) نصیبین میں آگ کا لگنا حقیقی معنی بھی ہو سکتا ہے اور فتنہ و فساد کے مفہوم میں بھی۔

(د) بعض نسخوں میں وادی سُوْدکو وادی سوا تحریر کیا گیا ہے۔ یہ وادی وادیٔ دہنا کے نام سے معروف ہے، ریگستان بصرہ اور تمیم کی بستیوں کے نزدیک کا علاقہ ہے۔ صاحب عبقری الحسان کی رائے میں وادی سوو سے سوڈان اور عثمانی پرچم سے مہدیٔ سوڈانی کا خروج مراد ہو سکتا ہے لیکن زیادہ قرین قیاس یہ ہے کہ یہ شام کا ایک علاقہ ہے۔

---

[1] سلہ

(ھ) سفیانی کا نام عثمانی ابن عتبہ ہے اس لیے عثمانی پرچم سے مراد سفیانی کے پرچم ہیں۔ صاحب نورالانوار کے خیال میں اس سے آل عثمان کی حکومت کا پرچم مراد ہے لیکن پہلا قول زیادہ قرین قیاس ہے۔

(و) اضطراب کا مطلب یہ ہے کہ بصرہ میں شدید ترین فتنے اور فسادات ہوں گے، جن کے سبب قتل و غارت کا بازار گرم ہو جائے۔ روایات سے پتہ چلتا ہے کہ بصرہ متعدد بار برباد اور آباد ہو گا اور ظہور سے قبل آخری بار پانی میں غرق ہو جائے گا۔

(ز) صبا کل قوم الی قوم کا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہر گروہ دشمن کو دوسرے گروہ کا پتہ تبلائے۔

(ح) شعیب ابن صالح سے مراد غالباً وہ شخص ہے جو سمرقند سے قیام کرے گا اور طالقان کی طرف جائے گا اور سادات حسنی میں سے کچھ لوگ اس کے ساتھ ہو جائیں گے اور چھوٹے سیاہ پرچموں کے ساتھ (خراسانی کے سیاہ پرچموں کے علاوہ) کوفہ پہنچیں گے جنہیں دیکھ کر سفیانی کا لشکر فرار کر جائے گا یہ لوگ حق پر ہوں گے اور ان میں سے کچھ لوگ مہدیؑ کے لشکر سے ملحق ہوں گے اور ان کا علمبردار یہی شعیب ابن صالح ہوگا۔

(ط) خراسان کی فوجوں سے مراد غالباً مروزی کا لشکر ہے یا پھر خراسان کے سیاہ پرچم مراد ہیں جو عراق کی طرف آئیں گے اور بصرہ کے قریب جزیرہ بنی کاوان پر قبضہ کرلیں گے۔

(ی) طالقان دو شہروں کا نام ہے ایک خراسان کے علاقے ہیں بلخ اور مرورود

کے درمیان ہے اور دوسرا قزوین اور ابہر کے درمیان ہے۔

(ک) کردان کو کردار اور کردر بھی پڑھا گیا ہے۔ یہ ترکستان کا علاقہ ہے، جو خوارزم کے قریب ہے۔ چھوٹی چھوٹی آبادیوں پر مشتمل ہے، ان میں بسنے والوں کی زبان نہ ترکی ہے نہ خوارزمی۔



تہران و بغداد

فی غیبہ النعمانی یظهر بعد
غیبت مع طلوع النجم الآخر
وخراب الزوراء وهی الری
وخسف المزوره وهی بغداد
وخروج السفیانی وحرب
ولد العباس مع فتیان
آرمینة وآذربایجان تلك
حرب یقتل فیها والوف
کل یقبض علی سیف مخلی
تخفق علیه رایات
سود تلك حرب
لیستبشر بها الموت الموت

غیبت نعمانی میں ہے کہ قائم
غیبت کے بعد اس وقت ظاہر
ہوگا جب ایک دوسرا ستارہ طلوع
کرے گا اور اس پر سیاہ جھنڈے
لہراتے ہوں گے اور تہران تباہ ہوگا
بغداد زمین میں دھنس جائے گا سفیانی
کا خروج ہوگا اور آرمینیہ اور
آذربائیجان کے جوانوں سے بنی عباس
کی جنگ ہوگی جس میں ہزاروں قتل
ہوں گے۔ ہر شخص کے ہاتھ میں مزین
تلوار ہوگی۔ یہ ایسی جنگ ہوگی جس
میں ہر طرف موت کی پکار ہوگی

الاحمر والطاعون الاکبر۔ — سرخ موت اور عظیم طاعون۔



تہران

الویل الویل لامتی من الشوری الکبری و الشوری الصغری سئل من بعتینها قال الشوری الکبری تنعقد فی بلدی بعد وفاتی و الصغری تنعقد فی الغیبة الکبری فی الزوراء لتغیر سنتی وتبدیل احکامی۔

حذیفہ یمانیؓ اور جابر ابن عبداللہ انصاریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وائے ہو میری اُمت پر شوریٰ کبریٰ اور شوریٰ صغریٰ کے سلسلے میں۔ کسی نے بڑے اور چھوٹے شوریٰ کے سلسلہ میں سوال کیا تو فرمایا شوریٰ کبریٰ میں میری وفات کے بعد منعقد ہوگا۔ اور چھوٹا شوریٰ غیبت کبریٰ میں شہر زوراء[۲۲] میں میری سنت اور میرے احکام کو تبدیل کرنے کے لیے منعقد ہوگا۔



عجم

فی مجمع النورین عن غیبة ابن عقدة عن الصادق علیه السّلام اختلاف الصنفین من العجم فی لفظ کلمة العدل یقتل فیه الوف الوف یخالفهم الشیخ الطبرسی فیصلب ویقتل۔	مجمع النورین میں غیبت ابن عقدہ سے نقل کیا گیا ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ عجم کے دو گروہوں میں کلمہ عدل کے لفظ پر اختلاف ہوگا۔ جس میں ہزاروں ہزاروں اور ہزاروں افراد قتل ہوں گے۔ ایک شخص شیخ طبرسی ان کی مخالفت مخالفت کرے گا تو اسے سولی دے کر قتل کر دیا جائے گا۔ [1]



قبور ائمہ

یاتی علی الناس زمان یخربون قباب الائمة	رسول اللہ ص نے فرمایا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے۔ جب وہ ائمہ کے قبروں کو بندوقوں سے خراب

---

[1]

بالبنادیق۔ کریں گے۔[1]



خراسان و سیستان

عن معروف بن خربوذ قال ما دخلنا علی ابی جعفر قط الا قال خراسان خراسان سجستان سجستان کانہ یبشرنا بذلک۔

معروف ابن خربوذ بیان کرتے ہیں کہ ہم جب بھی امام باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ خراسان، خراسان سیستان، سیستان گویا کہ وہ ہمیں بشارت دیتے تھے کہ ان علاقوں سے ہماری پریشانی دور ہونے کی امید ہے۔[2]



قم

عن الصادق علیہ السلام

امام صادق علیہ السلام نے کوفہ

---

[1]

[2]

في ذكر الكوفة الى ان قال يظهر العلم ببلدة يقال لها قم فتصير معدنا للعلم والفضل حتى لا يبقى في الارض مستضعف في الدين وذلك عند ظهور قائمنا فيجعل الله قم واهل قائمين مقام الحجّة لولا ذالك لساخت الارض باهلها۔

کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ علم ایک شہر میں ظاہر ہوگا، جس کا نام "قم" ہے۔ وہ شہر علم و فضل کا معدن بن جائے گا یہاں تک کہ اس زمین پر کوئی کمزور ایمان رکھنے والا باقی نہ رہے گا۔ اور یہ ہمارے قائم کے ظہور کے قریب ہوگا تو اللہ قم اور اہلِ قم کو حجت کا قائم مقام قرار دے گا۔ اس لیے ایسا نہ ہو تو زمین اہل سمیت تباہ ہو جائے گی۔[1]

— ۲ —

عن ابي الحسن الاوّل قال رجل من اهل قم يدعو النّاس الى الحق يجتمع معه قوم كزبر الحديد لا تزلهم الرياح العواصف ولا يملون من الحرب

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ اہلِ قم سے ایک شخص لوگوں کو حق کی طرف دعوت دے گا۔ اس کے پاس ایسے لوگ جمع ہو جائیں گے جو لوہے کی طرح سخت ہوں گے انہیں آندھیوں کے جھکڑ ہلا نہیں سکیں گے اور نہ وہ جنگ سے

۱ے

ولا یتجنبون وعلی اللہ یتوکلون و العاقبۃ للمتقین۔

عاجز و خستہ ہوں گے اور نہ بزدلی دکھائیں گے اور وہ لوگ اللہ پر توکل کریں گے اور عاقبت متقین کے لیے ہے۔ [۱]

○

○

قم، تہران

عبداللہ ابن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ بلادِ جبل کہاں ہیں؟ اس لیے کہ ہم تک روایت پہنچی ہے کہ جب امر حکومت آپ کی طرف واپس آئے گا تو اس بلاد جبل کا کچھ علاقہ زمین میں دھنس جائے گا۔ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا۔

ان فیھا موضعا یقال لہ بحر ویسمی بقم وھو معدن شیعتنا فاما الری فویل لہ من جناحیہ وان الامن فیہ

اس میں ایک علاقہ ہے، جسے بحر کہا جاتا ہے اور جس کا نام قم ہے وہ ہمارے پیروکاروں کا معدن ہے، اب رہ گیا رَے تو وہ دونوں طرف سے برباد ہوگا اور اس کے لیے امن

---

[۱]

من جهة قم واهله قيل	فقط قم اور اہلِ قم کی طرف سے ہوگا،
ما جناحاه قال عليه السلام	پوچھا گیا کہ اس کے دونوں اطراف
احدهما بغداد والآخر	کیا ہے؟ فرمایا ایک بغداد اور دوسرا
خراسان فانه تلتقي فيه	خراسان ہے اور ان دونوں کی تلواریں
سيوف الخراسانين وسيوف	رے میں مجتمع ہوں گی تو اللہ ان پر عذاب
البغداديين فيعجل الله	میں عجلت کرے گا اور ہلاک کرے
عقوبتهم ويهلكهم فياوي	گا تو اہل رے قم میں پناہ لیں گے۔
اهل الرى الى قم فيؤويهم	اور اہلِ قم انہیں پناہ دیں گے۔ پھر اہلِ
اهله ثم ينتقلون منه الى	رے وہاں سے اردستان کی طرف
موضع يقال له اردستان۔	منتقل ہو جائیں گے۔



قزوین

عن غيبة الطوسى عن	شیخ طوسیؒ نے کتاب غیبت
النبىؐ يخرج بقزوين	میں رسول اللہؐ سے روایت کی ہے
رجل اسمه اسم	کہ ایک شخص قزوین سے خروج
النبى يسرع الناس	کرے گا، اس کا نام ایک نبی کا
الى طاعة المشرك	نام ہوگا، بہت جلد لوگ اس کی
والمؤمن يملاء	اطاعت کریں گے، وہ مشرک ہوں

الجبال خوفا۔ ؎

یا مومن اور وہ شخص پہاڑوں کو خوف و ہراس سے پُر کرے گا۔

○

○

عن محمد بن بشر قال قلت لمحمد بن الحنفيه قد طال هذا الامر حتى متى قال فحرك راسه ثم قال انى يكون ذلك ولم يعض الزمان انى يكون ذلك ولم يجف الاخوان انى يكون ذلك ولم يظلم السلطان انى يكون ذالك ولم يقم الذنديق من قزوين يهتك ستورها ويكفر

محمد ابن بشر روایت کرتے ہیں کہ میں نے محمد بن حنفیہ سے کہا کہ یہ امر کب وقوع پذیر ہوگا اور کب تک اس کا انتظار رہوگا؟ آپ نے اپنے سر کو جنبش دی اور فرمایا کہ ابھی کیسے وقوع پذیر ہوگا۔ ابھی تو زمانے نے اپنی سختی اور تنگی نہیں دکھائی اور ابھی تو بھائیوں نے ایک دوسرے پر ظلم نہیں توڑے۔ ابھی وہ امر کیسے وقوع پذیر ہوسکتا ہے ابھی اس بادشاہ نے ظلم و ستم بھی نہیں کیا ہے ابھی یہ امر کیسے واقع ہوسکتا، ابھی تو قزوین سے زندیق نے خروج نہیں کیا ہے، جو وہاں کے پردے

؎

صدورها ويغير	پھاڑ دے گا، اہم شخصیتوں کی تخفیف کرے
سورها ويذهب	گا، اس کی فصیلوں کو تبدیل کردے گا!
ببهجتها من فرمنه	اور اس کی خوشحالی کو ختم کر دیگا۔ جو بھی
ادركه ومن حاربه	اس سے جنگ کرے گا وہ قتل ہو جائے گا۔
قتله ومن اعتزله	اور جو اس سے دور رہے گا وہ فقیر ہو
افتقر ومن تابعه	جائے گا اور جو اس کی پیروی کرے گا
كفر حتى يقوم	وہ کافر ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ لوگوں
باكيان باك يبكى	کے دو گروہ ہو جائیں گے۔ ایک
على دينه باك	گروہ اپنے دین کی تباہی پر گریہ کرے
يبكى على	اور دوسرا گروہ اپنی دنیا کی بربادی پر
دنياه ؂	گریہ کرے گا۔

توضیح

قزوین کے اس زندیق کے مزید تفصیلات نہیں ملتے۔

○

کوفہ، ملتان، خراسان

عن ابراهيم بن عبدالله — امام صادق علیہ السلام سے

؂

بن العلا عن ابی عبد الله
علیه السّلام عن امیر
المومنین علیه السلام
حدّث عن اشیاء تکون
بعده الی قیام القائم
علیه السلام فقال الحسین
علیه السّلام یا امیر المؤمنین
متی یطهر الله الارض من
الظالمین؟ قال لا یطهر
الله الارض من الظالمین
حتی یسفك الدم الحرام
ثم ذکر امر بنی
امیه و بنی العباس فی
حدیث الطول وقال اذا
قام القائم بخراسان
وغلب علی ارض کوفان
والملتان وجاز جزیره
بنی کاوان وقام منا
قائم بجیلان واجابته

روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد
سے سنا اور اپنے جد امیر المومنینؑ نے
کچھ ایسی باتیں بیان کیں کہ جو ان کے بعد
سے لے کر قیام قائم تک وقوع پذیر
ہونے والی تھیں اس پر امام حسین
علیہ السلام نے دریافت کیا کہ، یا
امیر المومنینؑ! اللہ کب اس زمین کو
ظالموں سے پاک کرے گا؟ آپ نے
فرمایا کہ اس وقت تک یہ زمین پاک
نہیں ہوگی۔ جب تک محترم خون نہ
بہا دیا جائے۔ پھر آپ نے بنی امیہ
اور بنی عباس کا تفصیل سے ذکر
فرمایا اور اس کے بعد فرمایا، کہ
جب ایک قیام کرنے والا خراسان
سے قیام کرے اور کوفہ و ملتان پر غلبہ
حاصل کرے اور جزیرہ کاوان سے
گزر جائے اور ہم میں سے ایک
قیام کرنے والا جیلان میں قیام
کرے اور ابر و دیلم کے لوگ اس

الابر والديلم وظهرت
لولدي رايات الترك
متفرقات في الاقطار
والحرامات وكانو
بين هنات وهنات واذا
يترل في الارض الاذنين
طوبى لمن ادرك زمانه
ولحق اوانه وشهد ايامه
خربت البصرة فقام امير
الامراء فحكى عليه السلام
حكاية طويلة ثم قال
اذا ظهرت الالوف و
صفت الصفوف وقتل
الكبش المخروف هناك
يقوم الآخر ويثور الثاير
ويهلك الكافر ثم يقوم القائم
المامول والامام المجهول
له الشرف والفضل و
هو من ولدك يا حسين لا ابن

کا ساتھ دیں اور ترک کے پرچم
میرے بیٹے کے لیے ظاہر ہوں جو
مختلف اطراف و جوانب میں پراگندہ
رہے ہوں اور اس سے قبل بری حالت
دیکھ چکے ہوں اور جب بصرہ تباہ
ہو جائے اور مصر میں امیروں کا امیر
قیام کرے۔ پھر آپ نے ایک
طویل گفتگو فرمائی اور ارشاد فرمایا
کہ جب ہزاروں افراد جنگ کے لیے
آمادہ ہو جائیں اور صفیں تیار ہو جائیں
اور مینڈھا اپنے بچہ کو قتل کر دے
اس وقت ایک دوسرا شخص قیام
کرے گا اور خون کا انتقام لے گا اور
کافر ہلاک ہوگا۔ اس وقت وہ قائم
جس کی تمنا کی جا رہی ہے اور وہ
غائب امام جو صاحب شرف
فضیلت ہے، خروج کرے گا۔
اور اے حسین وہ تمہاری نسل سے
ہوگا۔ ایسا بیٹا جو بے مثل و بے نظیر

مثله بين الركنين في دريسين بالتين يظهر على الثقلين ولا في الارض الا ذنين طوبى لمن ادرك زمانه و الحق اوانه و شهد ايامه۔ ؎

ہوگا۔ مسجد حرام کے دو ارکان کے درمیان مختصر گروہ اور دو آلات جنگ کے ساتھ ظاہر ہوگا اور جن وانس پہ غالب ہوجائے گا اور زمین پرپست لوگوں کا خاتمہ کردے گا، بشارت ہے وہ جو اس کا زمانہ پائے گا۔ اور اس دور میں موجود اور اس کے عہد میں زندگی گزارے۔

توضیح

۱۔ اس قیام سے غالباً خراسانی کا خروج مراد ہے، جو سیاہ پرچموں اور سیاہ لباس کے ساتھ ہوگا۔ خراسان کا علاقہ موجودہ خراسان سے بہت بڑا تھا جس کے بعض حصے اب افغانستان اور روس (سمرقند وغیرہ) میں شامل ہیں۔ خراسانی کا خروج کہاں سے ہوگا؟ اس کی وضاحت نہیں ہے۔ البتہ اس بات کا امکان ہے کہ یہ خروج موجودہ خراسان کی بجائے مذکورہ دو ملکوں سے ہو۔

روایات سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ شورش اس وقت ہوگی جب

؎ بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۲۳۵۔

سفیانی اپنا لشکر کوفہ کی طرف بھیجے گا۔ اس وقت خراسانی خروج کر کے ایک طرف ملتان اور دوسری طرف کوفہ تک اپنے اقتدار پھیلا دے گا۔

۲۔ بعض نسخوں میں کوفان (کوفہ) کی جگہ کرمان ہے۔ اس اعتبار سے اُسے کرمان سے ملتان تک غلبہ حاصل ہوگا، لیکن بعد کے فقرہ میں یہ ارشاد ہوا ہے کہ یہ خراسانی جزیرۂ بنی کاوان سے بھی گزرے گا۔ یہ جزیرہ بصرہ اور خرم شہر کے درمیان ہے۔ لہٰذا یہ زیادہ قرین قیاس ہے، کہ اس شخص کا غلبہ کوفہ سے ملتان تک ہوگا۔

۳۔ کوفہ سے ملتان تک کا سفر کس راستے سے ہوگا؟ اس کی وضاحت نہیں ہے، لیکن جزیرۂ بنی کاوان کا تذکرہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس حملہ میں بحری بیڑہ بھی استعمال ہوگا۔

۴۔ اور ہم میں سے ایک قیام کرنے والا" یہ نسبت بتلاتی ہے کہ یہ سید گیلانی دعوت حق دینے والا شخص ہوگا۔ بعض محققین کے نزدیک بعید نہیں ہے کہ اس سے مراد سید حسنی ہوں۔

۵۔ ابرستان کا ایک علاقہ ہے اور دیلم گیلان کا پہاڑی سلسلہ ہے، جو قزوین کے شمال میں واقع ہے۔ ان دونوں علاقوں کے لوگ سید گیلانی کا ساتھ دیں گے۔

۶۔ خروج خراسانی اور قیام سید گیلانی ایک ساتھ ہوں گے یا قبل و بعد ہوں گے اس کی وضاحت نہیں ہے۔ لیکن جملوں کی ترتیب سے قبل و بعد کا اشارہ ملتا ہے۔

۷۔ ترک سے مراد وہ لوگ ہیں جو ترک ابن یافث ابن نوحؑ کی نسل سے ہیں۔ اور ترکمانی سلجوکی اور عثمانی اسی نسل سے ہیں۔ ان کی آبادی وسطی ایشیا (منگولیا، افغانستان) میں ہے۔ چینی بھی اس سے مراد لیے گئے ہیں۔

ترکوں کے پرچم اس وقت بلند ہوں گے جب بصرہ تباہ ہو جائے گا مصر میں ایک حاکم اعلیٰ کا قیام ہوگا اور یہی وہ وقت ہوگا جب ہر طرف جنگ کے شعلے بھڑک اُٹھیں گے اور ہزارہا افراد لڑ پڑیں گے ایسے میں کوئی بہت اہم آدمی ہلاک ہوگا جس کی ہلاکت کو بہت اہمیت دی جائے گی اور بین الاقوامی طور پر اس کا چرچا ہوگا۔

○

عراق

قال السید علی ھمدانی الاصل نجف المسکن ناقلا عن کتاب روضة العلویه قال علیه السلام اذا قتل فی العراق صبی من سلالة النبیّ وتحکم الجندی انقلب الناس رأسا علی عقب وکثر الھرج والمرج واحتقر المؤمن وتکثر العصابات

سید علی ہمدانی نجفی نے کتاب روضۃ العلویہ سے نقل کیا ہے کہ امامؑ نے فرمایا کہ جب نسل نبیؐ سے ایک بچہ عراق میں قتل کر دیا جائے اور فوجی حکومت کرنے لگے تو لوگ سرتاپا منقلب ہو جائیں گے اور شور و شر بڑھ جائے گا، مومن کی توہین کی جائے گی۔ انجمن سازی بڑھ جائے گی اور

ويقل الايمان ويكون من خطب
على المنابر عندهم كالجيفة و
يخاطر على نفسه ويقتل بعضهم في
سبيل الدّين والايمان ثم تحصل
الاضطراب بين النّاس ويبقى و
عندها تدمر اماكن كثيرة من
جهة الشمال ويقتل فيها
خلق كثيرة من الابرياء
ثم تحرث قصر و
الديار في البصرة ثم
ياتي عصابة من الشام
يطالبون الدّين وفي صحة
هذا الجزء تامل ـله

ایمان کم ہو جائے گا۔ ان لوگوں کے
نزدیک منبروں سے خطاب کرنے
والے مردار کی طرح ہوں گے، ہر شخص
اپنے نفس کے لیے سوچے گا، بعض لوگوں
میں اضطراب پیدا ہوگا اور کچھ مدت
تک رہے گا۔ اس وقت شمالی عراق
میں بہت سے علاقے منہدم ہو جائیں
گے اور بے گناہ لوگ کثرت سے قتل
ہونگے، پھر عالی شان محل اور دوسرے
علاقے بصرہ میں تعمیر ہوں گے، اس
کے بعد ایک گروہ شام سے آئے گا
جو قرض کا مطالبہ کرے گا۔ اس حدیث
کی صحت میں تامل ہے۔



ـله

www.kitabmart.in

ذات الفلاة الحمراء وفي
عقبها قائم الحق يسفر
عن وجهه بين الاقاليم
والقمر المضي بين
الكواكب الدرية الاوان
لخروجه علامات عشرة
اولها طلوع الكواكب
ذي الذنب ويقارب من
الحاوي ويقع فيه هرج
ومرج وشغب وتلك
علامات الخصب ومن
العلامة الى العلامة
عجيب فاذا انقضت
العلامات العشرة
اذا ذالك يظهر
القمر الازهر و
تمت الاخلاص على

میدان میں بنایا جائے گا اور اس
کے عقب میں قائم برحق ممالک
کے درمیان اپنے چہرے سے
اس طرح نقاب اُٹھایا جائے
گا کہ گویا چمکتے ہوئے ستاروں کے
درمیان روشن چاند ہے۔ آگاہ ہو
جاؤ کہ اس کے خروج کی دس علامتیں
ہیں۔ اس کی پہلی علامت دمدار
ستارے کا طلوع ہے جو ستارہ حاوی[1]
کے قریب ہوگا، اس وقت فتنہ
وفساد اور شور وشر رونما ہوگا اور
یہی کشادگی کی علامتیں ہیں اور ایک
علامت سے دوسری علامت تک
درمیانی عہد تعجب کا ہے۔ جب دس
علامتیں پوری ہو جائیں گی تو اس
وقت ماہ تاباں ظاہر ہوگا، اور کلمہ
اخلاص جو توحید خدا کا شعار ہے کامل

---

[1] حاوی کا مفہوم واضح نہیں ہے بظاہر یہ ہندی ہے جو ایک ستارہ بھی ہے اور ایک برج کا نام بھی ہے

التوحید۔ ؎ ہو جائے گا۔

توضیح

۱۔ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ فتنوں کے عہد میں اپنی عبادت گاہوں کو اپنا گھر قرار دے لو، یعنی بے مصرف اور بے مقصد ادھر اُدھر نہ جاؤ دوسرے مفہوم کے اعتبار سے عبادت گاہوں اور گھروں تک محدود ہو جاؤ اور عبادت خدا میں مشغول رہو تاکہ اس عہد کے فتنوں سے بچ سکو۔

۲۔ وہ فتنے ایسے شدید ہوں گے جیسے دانتوں میں آگ دبی ہوئی ہو۔

۳۔ بنی شیصبان سے مراد بنی عباس ہیں۔

۴۔ خاکی رنگ کا قبہ سُرخ میدان میں بنایا جائے گا۔ اس علامت کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ پوری ہوگئی۔ بغداد میں فیصل اوّل کا تبصرہ سرخ زمین پر تعمیر ہوا تھا اور اس کا رنگ خاکی تھا۔ لیکن اس عبارت کو بعض روایات میں اس طرح نقل کیا گیا ہے۔ و ثمۃ الفتنۃ العبرا والقلادۃ الحمرا یعنی پھر غبار سے بھرا ہوا فتنہ ہوگا اور سُرخ رنگ کا گلوبند ہوگا (ملاحم وفتن سید ابن طاؤس) اگر یہ عبارت تسلیم کی جائے تو بغداد کے قتل و غارت کی طرف اشارہ ہے۔ بلکہ شاید ایسی بڑی جنگوں کی طرف اشارہ ہے، جن میں اٹمی اسلحے استعمال ہوں گے۔

؎ الزام الناصب جلد دوم صفحہ ۱۶۲۔

۵۔ دم دار ستارے کا طلوع ماضی میں بکثرت ہوتا رہا ہے اور اب بھی وقتاً فوقتاً ایسے ستارے طلوع ہوتے رہتے ہیں۔ لہٰذا یہ معلوم کرنا کہ امیرالمومنین کا بیان کردہ ستارہ کون سا ہے، مشکل امر ہے اسے شناخت کرنے کے لیے ستارۂ جدی کو نگاہ میں رکھا جائے جو دُمدار ستارہ اس کے قریب طلوع کرے وہی مذکورہ ستارہ ہوگا۔

۶۔ وہ ستارہ فتنہ و فساد اور شور و شر سے متصل زمانے میں ہوگا۔ اس کے ظہور کے فوراً بعد یہ حالات رونما ہوں گے۔

۷۔ علامات بلا فاصلہ واقع نہیں ہونگی بلکہ ان کے درمیان مدتیں ہوں گی اس کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے کہ ایک علامت سے دوسری علامت تک درمیانی عہد تعیب کا ہے۔



مسجدِ براثا

عن جابر بن عبد الله	جابر ابن عبداللہ انصاری نے
الانصاری حدثنی انس بن مالك	کہا کہ مجھ سے انس بن مالک خادم
وكان خادم رسول الله صلى	رسولؐ نے بیان کیا کہ جب علی جنگ
الله عليه واله وسلم قال: لما	نہروان سے پلٹے تو "براثا" پر پڑاؤ
رجع امير المومنين على بن ابى	ڈالا، وہاں ایک غار میں حباب
طالب عليه السلام من قتال اهل	نامی ایک راہب قیام پذیر تھا

النهروان نزل "براثا" وكان بها
راهب في قلايته وكان اسمه
الحباب، فلما سمع الراهب الصيحة
والعسكر اشرف من قلايته
الى الارض فنظر الى عسكر امير
المؤمنين فاستفظع ذالك و
نزل مبادرا فقال من هذا؟ ومن
رئيس هذا العسكر؟ فقيل له هذا
امير المومنين وقد رجع من قتال
اهل النهروان فجاء الحباب
مبادرا يتخطى الناس حتى وقف
على امير المومنين فقال السلام
عليك يا امير المومنين حقا حقا
فقال له: وما علمك باني امير
المومنين حقا حقا؟ قال له: اخبرنا
علماؤنا واحبارنا، فقال له الراهب:
وما علمك باسمي؟ فقال:
اعلمني بذالك حبيبي
رسول الله صلى الله عليه واله

راہب نے لشکر کا غوغا سنتے ہی غار سے
نکل کر امیر المومنین کی فوج کو دیکھا۔ اسے
کچھ اضطراب ہوا اور وہ بے اختیار
فوج کے قریب آکر پوچھنے لگا۔ کہ
یہ کون ہے؟ اور اس فوج کا سالار
کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ امیر المومنین
سالار ہیں اور جنگِ نہروان سے
واپس آرہے ہیں۔ حباب تیزی کے ساتھ
فوج کے درمیان سے گزرتا ہوا علی
کے قریب آکر کھڑا ہو گیا۔ اور کہا
السلام علیک یا امیر المومنین حقا
حقا۔ آپ نے فرمایا کہ تجھے کیسے علم
ہوا کہ میں حقیقت میں امیر المومنین ہوں
اس نے کہا اس کی خبر ہمارے علماء
اور پیشواؤں نے دی ہے۔ آپ
نے فرمایا اے حباب! ابھی یہی
کہا تھا کہ راہب نے پوچھا، کہ
آپ کو میرے نام کا کیسے علم ہوا؟
آپ نے فرمایا مجھے میرے حبیب

وسلم فقال له الحباب:
مد يدك فانا اشهد ان لا
اله الا الله وانّ محمد رسول
الله وانك علي ابن ابي طالب
وصيه. فقال له يا امير
المومنين عليه السلام
واين تاوي؟ فقال له اكون
في قلاية لي ههنا فقال
له امير المومنين عليه
السلام بعد يومك هذا
لاتسكن فيها ولكن ابن
ههنا مسجداً وسمه
باسم بانيه فبناه رجل
اسمه براثا فسمي المسجد
براثا باسم الباني له، ثم قال:
ومن اين تشرب ياحباب: فقال
يا امير المومنين من دجلة ههنا
قال: فلم لا تحفر ههنا عينا
او بئرا. فقال له يا امير المومنين

رسولؐ نے بتلایا تھا۔ حباب نے کہا
کہ آپ بیعت کے لیے ہاتھ بڑھائیں
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ
کوئی معبود نہیں ہے، اور محمدؐ اللہ
کے رسول ہیں اور آپ علیؑ ابن ابی
طالب رسولؐ کے وصی و جانشین
ہیں۔ آپؑ نے پوچھا تیرا مسکن کہاں
ہے؟ کہا کہ یہاں ایک غار میں رہتا
ہوں۔ فرمایا کہ آج کے بعد غار میں نہ
رہ بلکہ یہاں پر ایک مسجد تعمیر کر اور
اس کا نام اس کے بانی کے نام پر رکھ
دے۔ براثا نامی ایک شخص نے مسجد
کی بنا کی اور اسی کے نام سے مسجد مشہور
ہوئی۔ پھر علیؑ نے پوچھا کہ حباب!
تو پانی کہاں سے پیتا ہے؟ کہا دجلہ
سے لاتا ہوں۔ کہا اپنے لیے کوئی چشمہ
یا کنواں کیوں نہیں کھود لیا؟ عرض کی
کہ جب بھی کنواں کھودا گیا تو شور
پانی نکلا۔ فرمایا کہ اسی مقام پر کنواں

کلما حفرنا بڑا وجدناها	کھود۔ جب کنواں کھودا گیا تو ایک چٹان
ما لحاجة غیر عذبة فقال له	برآمد ہوئی جسے اکھاڑنا ممکن نہ ہوا۔
امیرالمومنینؑ احفرهنا بئرا	خود علی علیہ السلام نے وہ چٹان اکھاڑی
فحفر فخرجت علیهم صخرہ	تو اس کے نیچے سے انتہائی میٹھا
لم یستطیعوا قلعها۔ فقلعها امیر	اور ٹھنڈا پانی برآمد ہوا۔ اس وقت
المومنین علیه السلام فانقلعت عن	آپؑ نے فرمایا کہ اے حباب!
عین احلی من الشهد والذمن الذبد	جلد ہی تیری مسجد کے پہلو میں ایک
فقال له یاحباب یکون شریك	شہر بسایا جائے گا، جس میں جابر
من هذه العین اما انه یاحباب!	افراد کی کثرت ہوگی وہاں بلا ے
ستبنی الی جنب مسجدك هذا	عظیم ہوگی۔ یہاں تک کہ ہر شب
مدینه وتکثر الجبابرہ فیها وتعظم	جمعہ میں ستر ہزار زنا کاریاں ہونگی
البلاء حتی انه لیرکب فیهاکل	اور اس مسجد کا راستہ بند کردیں
لیلة جمعة سبعون الف فرج	گے۔ جو شخص بھی اس مسجد کو منہدم
حرام، فاذا عظم بلاؤهم شدوا علی	کرے گا وہ کافر ہوگا۔ پھر اس مسجد کی
مسجدك لیقطوہ ثم وابته بنین	دوبارہ تعمیر ہوگی۔ جب وہ مسجد
ثم وابنه لایهدمه الاکافر	کو منہدم کریں گے تو تین سال تک
ثم بیتا۔ فاذا فعلوا ذلك منعوا	حج سے روکیں گے، اس وقت
الحج ثلاث سنین واخترفت خضر	ان کی کھیتیاں جل جائیں گی اور
هم سلط الله علیهم رجلا من اهل	اللہ ان پر اہل سفح[1] میں سے ایک

[1] عراق کے ایک علاقے کا نام ہے۔

السفح لا یدخل بلدا الا اهلکه واهلك اهله ثم لیعد علیهم مرة اخری ثم یاخذهم القحط والغلا ثلاث سنین حتی یبلغ بهم الجهد ثم یعود علیهم۔ ثم یدخل البصرة فلا یدع فیها قائمة الا سخطها واهلکها، واسخط اهلها وذلك اذا عمرت الخربة وبنی فیها مسجد جامع فعند ذلك یکون هلاك البصرة ثم یدخل مدینه بناها الحجاج یقال لها واسط، فیفعل مثل ذلك ثم یتوجه نحو بغداد، فیدخلها عفوًا ثم یلتجی الناس الی الکوفه ولا یکون بلد من الکوفة تشوش۔ الامر

شخص کو مسلط کرے گا۔ وہ جس شہر میں داخل ہوگا اسے تباہ کرے گا۔ اور شہر والوں کو ہلاک کرے گا اور وہ دوبارہ بھی ان لوگوں کی طرف واپس آئے گا۔ اس وقت یہ لوگ تین سال تک قحط اور مہنگائی میں مبتلا رہیں گے اور مزید سختیاں جھیلیں گے اور وہ شخص پھر ان لوگوں کی طرف آئے گا، اس کے بعد بصرہ میں داخل ہوگا اور جس گھر کو دیکھے گا اسے تباہ کر دے گا اور اس کے ساکنوں کو ہلاک کرے گا اور یہ اس وقت ہوگا جب کھنڈر تعمیر ہو جائے اور وہاں جامع مسجد تعمیر ہو جائے اس وقت بصرہ تباہ ہوگا۔ پھر وہ حجاج[1] کے بنا کردہ شہر واسط میں داخل ہوگا اور بصرہ جیسا سلوک کرے گا۔ اہل بغداد بھاگ کر کوفہ میں پناہ لیں گے اس وقت اہل کوفہ اس سے ہراساں نہیں ہونگے

---

[1] غالبا یہ جملہ راوی کی طرف سے اضافہ ہے۔

ثم یخرج هو الّذی ادخله
بغداد نحو قبری لینبشه
فیتلقاهما السفیانی فیهزمهما
ثم یقتلهما ویوجه جیشا
نحو الکوفة فیستعبد
بعض اهلها ویجی رجل
من اهل الکوفة
فیلجهم الی سور فمن
لجاء الیها امن و
یدخل جیش السفیانی
الی الکوفة فلا یدعون
احدًا الا قتلوه وان
الرجل منهم لیمر بالدره
المطروحة العظیمة
فلا یتعرض لها ویری
الصبی الصغیر
فیلحقه فیقتله
فعند ذلک یا
حباب یتوقع

پھر وہ خود اور وہ لوگ جنہیں بغداد
لایا ہوگا یہ مل کر میری قبر کی طرف
روانہ ہوں گے تاکہ اسے کھود ڈالیں
اس وقت سفیانی ان کے مقابل آ
جائے گا اور جنگ کے بعد انہیں
شکست دے کر قتل کر دے گا۔ پھر
کوفہ کی طرف ایک فوج بھیجے گا تو
وہاں کے کچھ لوگ اس کی اطاعت
کرلیں گے۔ پھر اہلِ کوفہ سے ایک
شخص سفیانی کے مقابلہ کے لیے اٹھے
گا۔ سفیانی اسے گرفتار کر کے فصیل
شہر کے اندر قید کر دے گا۔ جو اس
پناہ گاہ میں جائے گا اسے امان مل جائے
گی۔ پھر سفیانی کا لشکر کوفہ میں داخل
ہوگا اور قتل عام کرے گا۔ کسی کو باقی
نہیں چھوڑے گا۔ اگر ان میں سے
کوئی شخص بڑے درے کے ساتھ بھی
گزرے گا تو وہ اسے چھوڑ دے گا۔
اور اگر ایک چھوٹے بچے کو دیکھے گا

بعدها هیهات هیهات وامور عظام فتن کقطع المظلم فاحفظ عنی ما اقول لک یا جباب[1]

تو قتل کردے گا۔ اے جباب! آگاہ رہو کہ اس وقت عظیم امور ظاہر ہوں گے اور رات کی طرح تاریک فتنے پیدا ہوں گے۔ اے جباب! جو میں کہہ رہا ہوں اسے یاد رکھو[2]

توضیح

۱۔ کتاب الفتن میں سلیل ابن احمد بن عیسیٰ بن شیخ الحائی نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ ایک رات منافقین نے مدینہ کی ایک مسجد منہدم کردی۔ جب اصحاب رسولؐ کو اطلاع ملی تو انہیں یہ عمل بہت ناگوار گزرا۔ اس موقع پر رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا۔

لا تنکروا ذلک فان هذا المسجد یعمرو لکن اذا هدم مسجد براثا بطل الحج قیل لهٗ واین مسجد براثا هذا قال فی غربی الزوراء من ارض العراق صلی فیه سبعون نبیا و

---

[1] بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۲۱۸۔

[2] مجلسی نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد تحریر فرمایا ہے کہ جس نسخہ سے اسے نقل کیا ہے وہ ناقص اور سقیم تھا۔ جیسا اس میں تحریر تھا ویسا ہی نقل کیا گیا ہے۔

ووصیا وآخر من یصلی فیہ ھذا واشار بیدہ

الی مولانا علی ابن ابو طالب علیہ السّلام۔

اس کام کو اتنا بڑا نہ سمجھو اس لیے کہ یہ مسجد تعمیر ہو جائے گی لیکن جب مسجد براثا منہدم ہو گی تو حج ممنوع ہو جائے گا۔ آپ سے پوچھا گیا کہ مسجد براثا کہاں ہے تو آپ نے جواب دیا کہ عراق کے شہر بغداد کے مغربی علاقے میں ہے۔ اس میں ستر (۷۰) انبیاء اور اوصیاء نے نماز پڑھی ہے اور آخری شخص جو نماز پڑھے گا وہ یہ ہے آپ نے ہاتھ سے حضرت مولا علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا۔

سیلی نے تحریر کیا ہے کہ میں نے خود دیکھا کہ حنبلیوں نے اس مسجد کو تباہ و برباد کر دیا اس کی چھت کی لکڑیاں جلا ڈالیں اور خرمے کے درخت کو کاٹ ڈالا یہ سانحہ ۳۱۲ ہجری میں پیش آیا اور اسی سال سلیمان بن حسن قرملی نے خروج کیا اور حاجیوں کو حج کرنے سے روک دیا۔

۲۔ روایت حباب کے بغائر مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسجد دوبارہ تعمیر ہو گی اور اس کے بعد دوبارہ منہدم بھی ہو گی۔ اس دوسرے انہدام کے بعد تین سال تک حج کی ممانعت ہو گی۔

۳۔ اس کے نتیجے میں اہل سنج کا ایک شخص ان پر مسلط ہو جائے گا

۴۔ پھر سفیانی کا خروج ہو گا۔

○

کے سبب ہوگا جس میں چار ہزار افراد مارے جائیں گے۔ اس سلسلہ میں امام صادق علیہ السلام ہی کی ایک روایت قابل غور ہے آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں کی حکومت اس وقت تک نہیں جائے گی۔ جب تک کہ یہ کوفہ میں جمعہ کے دن لوگوں کو کسی پرسش کے بغیر قتل نہ کردیں۔ گویا میں ان سروں کو دیکھ رہا ہوں جو مسجد کوفہ اور صابون والوں کے درمیان گر رہے ہیں۔

(غیبت طوسی صفحہ ۲۸۷)

۴۔ دونوں روایتوں میں "یعنی فلاں" اور "ان لوگوں" کے الفاظ تقیہ کے سبب ہیں، ان سے مراد بنی امیہ یا بنی عباس کی نسل کے وہ حکمران ہیں۔ جو اُس زمانے میں ہوں گے۔

۵۔ غیبت طوسی کی روایت اگر یوم عروبہ کی روایت سے جدا نہ ہو بلکہ ایک ہو تو پھر یہ بات واضح ہوتی ہے کہ عوام کے کسی اجتماعی جلسہ یا جلوس پر حکومتِ وقت کی طرف سے حملہ ہوگا۔

۶۔ باب الفیل مسجد کوفہ کا مشہور دروازہ ہے۔ یہ امیرالمومنین کے زمانے سے ہے۔ لیکن محلہ الضارا اور صابون والوں کی جگہ دونوں علاقے اب غیر معروف ہیں۔

۷۔ کوفہ کے سلسلہ میں بکثرت روایات ہیں جن کی گنجائش اس مختصر رسالے میں نہیں ہے۔ بحار الانوار کتاب اسماء والعالم صفحہ ۲۳۸ کی یہ روایت قابل توجہ ہے، کوفہ عنقریب مومنین سے خالی ہو جائے گا اور علم اس طرح اس شہر سے غائب ہوگا۔ جیسے سانپ اپنے سوراخ میں غائب

ہو جاتا ہے۔ پھر علم اُس شہر میں ظاہر ہوگا جس کا نام قم ہے۔ یہ شہر علم و فضل کا معدن قرار پائے گا۔ یہاں تک کہ روئے زمین پر کوئی بھی دین سے ناواقف نہیں رہے گا۔ یہاں تک کہ وہ خواتین بھی جو حجلہ نشین ہیں۔ اور یہ ہمارے قائم کے ظہور کے قریب ہوگا۔



کوفہ اور دس علامتیں

عن امیر المومنین عن للخروج علامات عشرہ اولہا تحریق الریات فی ازقۃ الکوفہ وتعطیل المساجد، انقطاع الحاج وخسف و قذف بخراسان وطلوع الکواکب المذنبہ واقتران النجوم وھرج ومرج وقتل نھب فتلک علامات عشرہ من العلامۃ

ایک دوسرے خطبہ میں امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ میرے خروج کی دس علامتیں ہیں (۱) کوفہ کی گلیوں میں پرچموں کا جلایا جانا۔ (۲) مسجدوں کی تعطیل (۳) حاجیوں کا رک جانا (۴) خراسان میں زمین کا دھنسنا (۵) خراسان میں سنگباری (۶) دم دار ستاروں کا طلوع (۷) ستاروں کا قریب آنا (۸) شور و شر (۹) قتل (۱۰) غارت گری۔ یہ دس علامتیں ہیں اور ایک علامت سے دوسری

العلامة الی عجب فاذا	کے درمیان جانے تعجب ہے، تو جب
تمت العلامات قائم	یہ علامتیں مکمل ہو جائیں تو ہمارا
قائمنا۔ ۱	قائم قیام کرے گا۔



الا وان للباطل جولة و	آگاہ ہو جاؤ کہ باطل گزشتنی ہے
للحق دولة الا وانی ظاعن	اور حق کے لیے دوام ہے۔ آگاہ
عن قریب فارتقبوا	رہو کہ میں عنقریب جانے والا ہوں
الفتنة الاموية و	پس اموی فتنہ اور کسروی حکومت
الدولة الکسروية	کے منتظر رہو۔ پس بنی عباس کی حکومت
ثم تقبل دولة بنی	آئے گی خوف و دہشت اور سختی
العباس بالفزع والباس	و عذاب اور ایک شہر بنایا جائے
وتبنی مدینة یقال لها	گا۔ دجلہ اور دجیل اور فرات
الزوراء بین دجلة و دجیل	کے درمیان جس کا نام زوراء ہوگا
وکفرات ملعون من	اس میں سکونت اختیار کرنے
سکنها منها تخرج طینة	والا ملعون ہوگا۔ متکبروں کی طینت
الجبارین تعلن فیها	یہاں سے برآمد ہوگی۔ یہاں
القصور وتسبل الستور	محلات ظاہر ہوں گے اور ان

---

۱ نوائب الدھور جلد اوّل صفحہ ۲۷۸۔

ويتعاملون بالمكر و
الفجور فيبتدأ ولها بنو
العباس اثنين واربعين
ملكاً عدد سني الملك
ثم الفتنة الغبراء و
القلادة الحمراة في
عنقها قائم الحق ثم
اسفر عن وجهي بين
اجنحة الاقاليم كالقمر
المضي بين الكواكب
وان لخروجي
علامات عشرة اولها
تحريق الرايات وتخريق
الزّوايا في ازقة
الكوفة وتعطيل المساجد
وانقطاع الحاج وخسف
وقذف بخراسان و
طلوع الكوكب المذنب
واقتران النجوم و

میں پردے آویزاں ہوں گے اور
یہاں کے لوگ مکر و فریب اور فسق و
فجور کا معاملہ کریں گے۔ پس بنی عباس
کے بیالیس بادشاہ ملک کے عدد
کے مطابق پے در پے اس میں حکومت
کریں گے۔ پھر اندھیر کرنے والا فتنہ
اور غرق کر دینے والی خون ریزی ظاہر
ہو گی۔ پھر اس کے عقب میں حق
کا قیام کرنے والا ظاہر ہوگا۔ پھر میں
اپنے چہرے سے پردہ ہٹا کر ظاہر
ہوں گا۔ زمین کے مختلف اقالیم میں
جیسے کہ چاند ستاروں کے درمیان
چمکے اور میرے خروج کی دس علامتیں
ہیں۔ ان کی پہلی علامت کوفہ کی گلیوں
میں پرچموں کا جلایا جانا اور مسجدوں
کی تعطیل، اور حاجیوں کا منقطع ہو
جانا اور خراسان میں زمین کا دھسنا
اور خراسان میں سنگباری اور دمدار
ستارے کا طلوع اور ستاروں کا

(د) خراسان میں زمین کا دھنسنا زلزلے کے سبب سے متوقع ہے یا ممکن ہے اور کوئی صورت ہو۔

(ھ) خراسان کی سنگ باری بمباری بھی ہو سکتی ہے اور اولوں کی بارش بھی۔

(و) کوئی مخصوص دم دار ستارہ طلوع کرے گا (غالبًا اسی کا ذکر خطبہ لولوۃ میں ہے)

(ز) بعض اہم ستاروں کا اقتران ہوگا۔

(ح) شور و شر

(ط) قتل

(ی) غارت گری

○

حجاز۔ نجف

عن علی قال اذا	علی علیہ السلام نے فرمایا کہ جب
وقعت النار فی	تمہارے حجاز میں آگ پیدا ہو جائے
حجازکم وجدی	اور تمہارے نجف میں پانی جاری ہو
الماء بنجفکم	جائے تو اس وقت اس کے
فتوقعوا ظهوره۔ [1]	ظہور کی توقع رکھو

---

[1] الزام الناصب جلد دوم صفحہ ۱۲۵

نجف، بغداد، حجاز

عن زین العابدین علیہ السلام اذا ملا نجفکم هذا السیل والمطر والمدر وملکت بغداد التتر فتوقعوا ظهور القائم المنتظر۔[1]	امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تمہارا نجف سیلاب و بارش سے بھر جاتے اور جب حجاز اور مدر میں آگ ظاہر ہو جائے اور بغداد پر تاتاری حکومت کرنے لگیں تو اس وقت قائم منتظر کے ظہور کی توقع رکھو۔

توضیح

۱۔ کہا جاتا ہے کہ ۶۵۴ ہجری میں مدینہ میں بہت ہولناک آگ لگی تھی اور نجف میں پانی جاری ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس خشک بے آب شہر میں اب پائپ لائنوں کے ذریعہ پانی جاری ہو چکا ہے۔ لہٰذا یہ علامات پوری ہو گئیں۔

۲۔ امیرالمومنین کے قول میں حجاز میں آگ لگنا اور نجف میں پانی کا جاری

---

[1] الزام الناصب جلد دوم صفحہ ۱۲۵۔

ہونا ذکر کیا گیا ہے۔ امام زین العابدین کی روایت میں نجف میں سیلاب کا آنا حجاز و مَدَر میں آگ کا لگنا اور بغداد پر تاتاریوں کا غلبہ بیان کیا گیا ہے۔ ان دونوں روایتوں کا ظاہر یہ ہے کہ یہ واقعات ایک ہی زمانے کے عرصے میں ہوں گے۔ لہٰذا بظاہر ابھی یہ علامات پوری نہیں ہوئیں۔

۳۔ نجف کا سیلاب و بارش کی زد میں آنا بعض دوسری روایات میں بھی ملتا ہے اور غالباً یہ علامت سالِ ظہور کی ہے۔

۴۔ حجاز سعودی عرب کا مشہور علاقہ ہے اور مَدَر یمن کا ایک دیہات ہے جو شہرِ صنعا سے بیس میل کے فاصلے پر ہے۔

۵۔ ترکوں کا بغداد پر غالب آجانا غالباً ظہور سے ایک سال قبل ہوگا اس لیے کہ پیغمبر اکرم کے ایک فرمان کے مطابق ترک تین مرتبہ خروج کریں گے اور ان کا آخری خروج سفیانی کے خروج سے متصل ہوگا۔ ان کا پہلا خروج ہلاکو کے عہد کا ہے، دوسرا خروج عثمانیوں اور سلجوقیوں کا غالب آنا ہے، اور تیسرا خروج ابھی باقی ہے۔

○

قبر کمیلؒ

حضرت امیر المومنین علیہ السلام قال کمیل بن زیاد یاسیدی ان لی سوال	کمیل ابن زیاد نے امیر المومنینؑ سے کہا کہ مولا! میں آپ سے ایک خواہش کرنا چاہتا ہوں، لیکن حیا اس

معك والحياء يمنعي عن ذلك فقال قل يا كميل ما تريد قال محاورتي قبري بقربك وتوجه اليه فقال يا كميل ان قبرك هنا فقال يا سيدي انه بعيدة عنك قال كلا سيكون قريبًا واعلم انه في آخر الزمان تحيط بقربك قصور والحدائق وفي كل قصر مصباح يحرسك ومراة ينظر بها البعيد والقريب و هي علامات قائمنا آل بيت رسول الله۔

سے مانع ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اے کمیل اپنی خواہش بیان کرو کہا، مولا! میں چاہتا ہوں کہ میری قبر آپ کے جوار میں بنے، آپ کمیل کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کمیل! تمہاری قبر یہاں بنے گی، کمیل نے عرض کی مولا! یہ تو آپ سے بہت دُور ہے، فرمایا ہرگز نہیں۔ یہ مستقبل میں قریب ہو جائے گی اور یہ بھی جان لو کہ آخری زمانے میں تمہاری قبر کے چاروں طرف اعلیٰ مکانات اور باغات ہوں گے اور ہر قصر میں ایک ایسا چراغ ہوگا، جو تمہاری نگرانی کرے گا اور ایک ایسا آئینہ ہوگا جس میں دور اور نزدیک کی چیزیں نظر آئیں گی اور یہ سب باتیں ہمارے قائم آلِ محمدؐ کے ظہور کی علامات ہیں[1]

میری طالب علمی کے زمانہ میں قبر کمیل شہر نجف کے باہر تھی، جس کے

---

[1] روضۃ العلویہ، بحوالہ علائم ظہور زنجانی صفحہ ۳۶۶

چاروں طرف ریگستان تھا۔ پھر غالباً ۱۹۶۰ء کے بعد وہ علاقہ آباد ہونا شروع ہوا اور عالی شان مکانات تعمیر ہونا شروع ہوئے۔ پانچ سال میں وہ میدان ایک اچھے محلے کی صورت اختیار کر گیا۔ چونکہ اسی علاقہ میں مسجد حنانہ بھی واقع ہے اس لیے اس علاقے کا نام بھی حنانہ ہو گیا ہے۔

○

مصر و شام

—— ۱ ——

ابی الحسن علیہ السلام کانی برایات من مصر مقبلات خضر مصبغات حتی تاتی الشامات فتھدی الی ابن صاحب العصبات [۱]	امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ کچھ پرچم جو سبز رنگ میں رنگے ہوئے ہیں مصر میں حرکت کریں گے اور شام اور اطراف شام میں داخل ہوں گے اور صاحب عصا کے لڑکے کو ہدیہ کیے جائیں گے۔

—— ۲ ——

عنہ علیہ السلام سئل	امام علیہ السلام سے کسی نے

[۱] الزام الناصب۔ جلد ۲۔ صفحہ ۱۴۷۔

عن الفرج فقال تريد	فرج (ظہور) کے بارے میں سوال کیا
الاكثار ام اجمل لك	تو آپ نے پوچھا کہ تفصیل سے
قبل بل تجمل لی	بیان کروں یا اختصار سے؟ عرض
قال اذا ركزت رايات	کی کہ اختصار سے بیان فرمائیے
قيس بمصر ورايات	فرمایا کہ جب قیس کے پرچم مصر میں
كنده بخراسان [1]	اور کندہ کے پرچم خراسان میں مرتکز
	ہو[2] جائیں تو فرج ہوگی۔

توضیح

۱۔ پہلی روایت میں یہ فرمایا گیا ہے کہ مصر سے کچھ پرچم چلیں گے، جن کا رنگ سبز ہوگا، پھر وہ شامات میں داخل ہوں گے۔ شامات سے مراد شام، لبنان اردن اور فلسطین کے سارے علاقے ہیں۔

العصيات کی جگہ بعض نسخوں میں الوصيات ہے، جس کا ترجمہ یہ ہوگا کہ صاحبِ وصیت کے بیٹے کو ہدیہ کیے جائیں گے۔

یہ عصا کون سے ہیں؟ یا وصیتیں کیا ہیں؟ ان کا صاحب کون ہے اور

---

[1] الزام الناصب جلد ۲ ص ۱۴۷۔

[2] الخرائج والجرائح کی بیسویں فصل میں اس روایت کو ایک لفظ کے فرق کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔ یعنی جب پرچم حرکت میں آجائیں۔

شام

۱

عن علی علیہ السلام قال
اذا اختلف اصحاب الرایات
السود خسف بقریۃ
من قری ارم و سقط جانب
مسجدھا الغربی، ثم
یخرج بالشام ثلاث
رایات الاصحب والابقع
والسفیانی فیخرج السفیانی من
الشام والابقع من مصر فیظھر
السفیانی علیھم۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا
کہ جب سیاہ جھنڈوں والے اختلاف
کریں تو ارم[1] کی بستیوں میں سے ایک
بستی دھنس جائے گی اور اس کی مسجد
کا مغربی حصہ منہدم ہو جائے گا۔ اس
وقت شام میں تین جھنڈے خروج
کریں گے اصحب، ابقع اور سفیانی
سفیانی شام سے خروج کرے گا اور
ابقع مصر سے، لیکن سفیانی ان لوگوں
پر غالب آجائے گا۔

---

[1] ارم کے سلسلہ میں بڑے اختلافات ہیں، بعض کا خیال ہے کہ یہ اسکندریہ ہے۔ بعض دمشق کو کہتے ہیں۔ ارم ضم الف اور سکون را کے ساتھ آذربائیجان کا ایک علاقہ ہے اور ارم ضم الف اور فتح را کے ساتھ کردستان کے علاقے کا ایک شہر ہے۔ تفصیل معجم جلد ۱، صفحہ ۱۰۷ پر دیکھی جا سکتی ہے۔

— ۲ —

مسنداً عن عبد اللہ ابن	عبداللہ ابن منصور نے امام جعفر
منصور عن الصادق علیہ	صادق علیہ السلام سے سفیانی کا نام
السلام سئل عن اسم	دریافت کیا، آپ نے فرمایا کہ تمہیں
السفیانی فقال وما	اس کے نام سے کیا کرنا ہے، جب
لصنع باسمۃ از املك	وہ شام کے پانچ خزانوں دمشق،
كنوز الشام الخمس	حمص، فلسطین، اردن اور قنسرین کا
دمشق وحمص وفلسطین	مالک ہوجائے تو اس وقت ظہور
والاردن وقنسرين فتوقعوا	کے متوقع رہنا۔ راوی کہتا ہے کہ
عند ذالك الفرج قلت	میں نے پوچھا کہ وہ نو ماہ حکومت کرے
يملك تسعة اشهر قال لا	گا؟ فرمایا نہیں بلکہ پورے آٹھ ماہ حکومت
ولكن يملك ثمانيه	کرے گا، جس میں ایک دن بھی زیادہ
اشهر لا يزيد يوما۔	نہیں ہوگا۔



شام

عن ابی جعفر علیہ السلام	امام محمد باقر علیہ السلام نے راوی
قال للراوی النمر الارض ولا	سے فرمایا کہ زمین پر جم جاؤ اور اپنے
تحرك بدا ولا رجلا حتی	ہاتھ پاؤں کو حرکت نہ دو یہاں تک

سیحون وجیحون والفراتین
والنیل بنصر اللہ
اھل بیتہ علی
الضلال فلا ترفع
لھم رایۃ الی یوم
القیامۃ۔ [1]

سیحوں، جیہوں، دجلہ، فرات، نیل
پر قابض نہ ہو جائیں تو اس وقت
اللہ گمراہی کے مقابلے میں اہل بیت
رسولؐ کی نصرت کرے گا اور پھر
قیامت تک گمراہی کا پرچم بلند
نہیں ہوگا۔

یہ روایت تفصیلی ہے صاحب صراط مستقیم نے غالباً اسے تلخیص کرکے نقل کیا ہے اور بعینہٖ اسی طرح صاحب الزام الناصب نے اسے نقل کر دیا ہے۔ جو حضرات تفصیل دیکھنا چاہیں وہ کتاب ثواب الاعمال میں ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

○

گرھن

مسندا عن الباقر
علیہ السلام آیتان تکونان
قبل قیام القائم علیہ
السلام لم یکونا منذ ھبط

امام محمد باقر علیہ السلام نے
فرمایا کہ دو نشانیاں قائم آل محمدؐ
کے قیام سے قبل ظاہر ہونگی
اور یہ ہبوط آدم سے لے کر اب

---

[1] الزام الناصب جلد ۲۔ صفحہ ۱۲۵۔

آدم الی الارض تنکسف الشمس فی النصف من شھر رمضان والقمر فی اخرہ فقال الرجل یا بن رسول اللہ تنکسف الشمس فی آخر الشھر و القمر فی النصف فقال علیہ السلام انی لاعلم بما تقول ولکنھما آیتان لم یکونا منذ ھبط آدمؑ۔

تک ظاہر نہیں ہوئی ہیں رمضان کے وسط میں سورج گرہن اور آخر میں چاند گرہن ہوگا۔ کسی شخص نے کہا کہ فرزند رسولؐ! سورج گرہن آخر ماہ میں چاند گرہن اوسط ماہ میں ہوا کرتا ہے آپ نے فرمایا کہ تم جو کہہ رہے ہو۔ وہ میں بھی جانتا ہوں، لیکن یہ دو نشانیاں ایسی ہیں جو ہبوط آدمؑ سے اب تک نہیں ہوئی ہیں۔



مسندا عن ورد عن ابی جعفر علیہ السلام آیتان بین یدی ھذا الامر خسوف القمر لخمس وعشرین وکسوف الشمس لخمس عشرۃ ولم یکن ذالک منذ ھبط آدم الی الارض و عند ذالک سقط حساب المنجمین۔

ورد سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اس امر (ظہور) سے قبل دو نشانیاں ہیں ۲۵ تاریخ کو چاند گرہن ہوگا اور ۱۵ تاریخ کو سورج گرہن ہوگا۔ اور یہ دونوں نشانیاں ہبوط آدم سے اب تک ظاہر نہیں ہوئی ہیں اس وقت اہل نجوم کا حساب ساقط ہو جائے گا۔



جمادی الثانیہ و رجب

وفی العوالم منه علیه السلام اذا آن قیامه مطر الناس جمادی الاخره وعشرة ایام من رجب مطر لم تر الخلائق مثله فینبت لحوم المؤمنین وابدانهم فی قبورهم وکانی انظر الیهم مقبلین من قبل جهینة ینفضون شعورهم من التراب۔ [1]

عوالم میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب قیام قائم کا وقت آجائے گا تو پورے جمادی الثانیہ اور رجب کے دس دنوں میں ایسی بارش ہوگی جو لوگوں نے پہلے نہ دیکھی ہو گی اس سے مومنین کے گوشت اور جسم ان کی قبروں سے نمو پائیں گے اور گویا کہ میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ جہینہ کی طرف سے آرہے ہیں اور اپنے سروں سے مٹی کو صاف کر رہے ہیں



---

[1] الزام الناصب جلد ۲ صفحہ ۱۲۵۔

صفر

عن كتاب عبد الله بن بشار رضيع الحسين عليه السلام اذا اراد الله ان يظهر قائم آل محمدؐ بدأ الحرب من صفر الى صفر وذلك اوان خروج المهدیؑ [1]

عبداللہ ابن بشار کی کتاب میں امام حسین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ قائم کے ظہور کا ارادہ فرمائے گا تو اس زمانے میں ماہ صفر سے ماہ صفر تک جنگ ہوگی اور وہی خروج مہدی کا زمانہ ہوگا۔



---

[1] الزام الناصب جلد ۲۔ صفحہ ۱۲۵۔

خروج



روایتِ ابوذرؓ

روینا عن ابی ذر انه کان
یوشک ان یاتی علی الناس
زمان یغبط فی خفیف الحاذ
یعنی الذی لا اهل له ولا ولد
کما یغبط الیوم ابو عشر من
الا ولاد وتمر الجنازة فی
السوق فیهز الناس روسهم
و یقولون لیت احدنا کان
مکانه فقال عبادة الصامت
یا ابا ذر ان هذا امر
عظیم فقال لعم الامر اعظم
مما یطؤن رسول الله
فایکون فی آخر الزمان
دیذ ان القراء فمن ادرک
ذلک الزمان فلیعوذ
بالله من شرورهم ثم

ابوذرؓ نے بیان کیا کہ ایک زمانہ
آئے گا۔ جب لوگ اس پر رشک کریں
گے، جس کے عیال و اولاد نہ ہوگی۔
جیسا کہ آج اس پر رشک کرتے
ہیں، جس کے دس لڑکے ہوں۔ اور
اور جب بازار سے جنازہ گزرے گا
تو لوگ اپنے سروں کو ہلائیں گے اور کہیں
گے کہ کاش کہ اس مردہ کی جگہ ہم
مرجاتے۔ عبادہ بن صامت نے
کہا کہ ابوذرؓ! یہ عجوبہ ہے، کہا کہ ہاں
جتنا تم خیال کرتے ہو اس سے بھی بڑا
عجوبہ ظاہر ہوگا۔ رسول اللہ نے
فرمایا کہ آخری زمانے میں لوگ قرآن
گائیں گے اور استخفاف کریں گے
جو اس زمانے میں ہو وہ ان سب
لوگوں کے شر سے پناہ چاہے۔ پھر

يظهر قلانص البرد فلا يستحي يومئذ من الرّباء المتمسك بدينه اجره كاجو خمسين وفي رواية ابن مسعود وان تخلو مهور النساء عن الخيل ثم يرخص فلا يغلو الى يوم القيامة ۔ ۱	فرمایا اس زمانے میں جاڑے کی ٹوپیاں ظاہر ہوں گی اور لوگ سود کے استعمال سے نہیں شرمائیں گے، اس وقت دین پر قائم رہنے والا پچاس انسانوں کے برابر اجر کا مستحق ہوگا اور ابن مسعود کی روایت میں ہے کہ اس وقت عورتوں کے مہر اور گھوڑوں کی قیمت میں بہت اضافہ ہو جائے گا، اور قیامت تک کمی نہ ہوگی۔



خطبہ عجماء

بعد كلام طويل له عليه السلام فيما يخبر من الملاحم العظام يقول وينكر الاخ اخاه ويعق الولد اباه وتذم	امیر المومنین علیہ السلام نے ایک خطبہ دیتے ہوئے مختلف جنگوں اور فتنوں کا تذکرہ فرمایا۔ پھر اس طویل بیان کے بعد ارشاد فرمایا کہ بھائی اپنے بھائی کا انکار کرے گا۔ بیٹا اپنے

۱

النساء بجولتهن وتسخر النساء والامهات بناتهن و يغمس الفقهاء بالكذب و يميل العلماء للريب و يتكشف الحظاء عن الحجب و طلع الشمس من المغرب وينادي مناد من السماء يا ولي الله الى الاحياء يظهر قائمنا المغيب فيقدمه الروح الامين ويليه الكتاب المبين ثم مواريث الانبياء ويديه الشهداء هم عيسى بن مريم فيبايعونه في البيت الحرام فيتم الله له اصحاب مشوره فيتقو على بيعة ثاني بهم الملائكة۔

باپ کو عاق کر دے گا، اور عورتیں اپنے شوہروں کی مذمت کریں گی، اور مائیں اپنی لڑکیوں کا مذاق اڑائیں گی فقہا جھوٹ اور دروغ بیانی میں ڈوبے ہوئے ہوں گے، علمار رشک و شبہ کی طرف مائل ہوں گے پوشیدہ چیزوں سے پردے اُٹھ جائیں گے اور سُورج مغرب سے طلوع کرے گا اور ایک ندا دینے والا آسمان سے ندا دے گا۔ اے ولی اللہ! زندوں کی طرف توجہ دیجئے۔ اس وقت ہمارا قائم جو پردۂ غیب میں ہوگا وہ ظہور کرے گا تو روح اس کے پاس آئے گی۔ اور اسے کتاب مبین اور انبیار کی میراث دیں گے۔ اس وقت اس کے پاس گواہی دینے والے موجود ہوں گے اور ان کی سربراہی عیسیٰ بن مریم کے پاس ہوگی پھر یہ لوگ خانہ خدا میں بیعت کریں گے۔

یہ خطبہ شیخ محمد رضا لبی نے الشیعۃ والرجعۃ جلد ا صفحہ ۱۴۵ - ۱۴۶ پر، دوحتہ الانوار تالیف شیخ محمد یزدی صفحہ ۱۴۳ سے نقل کیا ہے۔ اور پورا خطبہ نقل کرنے کی بجائے اپنے موضوع سے متعلق جز نقل کیا ہے۔ دوحتہ الانوار میرے پاس نہیں ہے۔ ورنہ مذکورہ جنگوں اور فتنوں سے علامات پر مزید روشنی پڑ سکتی تھی، میں نے منقولہ خطبہ سے فقط وہ جز تحریر کیا ہے جو علامات سے متعلق ہے۔



خروج سفیانی

عن علی علیہ السلام قال فی حدیث آخر ثم یقع التدبر والاختلاف بین آراء العرب والعجم فلا یزالون یختلفون الی ان یصیر الامر الی رجل من ولد ابی سفیان یخرج من وادی الیابس من دمشق فیھرب حاکمھا منہ یجتمع الیہ قبائل العرب ویخرج الربیعی والجرھمی والاصھب وغیرھم	امیر المومنینؑ نے ایک حدیث کے آخر میں ارشاد فرمایا کہ پھر عرب وعجم رایوں میں اختلاف وافتراق ہوگا وہ بھی اختلافات میں ایسے الجھے ہوتے ہوں گے کہ اقتدار نسل ابوسفیان کے ایک شخص تک پہنچ جائے گا جو دمشق کی وادی یابس سے خروج کرے گا۔ تو دمشق کا حاکم وہاں سے فرار کر جائے گا اور اس کے گرد قبائلی عرب جمع ہو جائیں گے اور ربیعی، جرہمی اور اصہب وغیرہ خروج کریں

من اهل الفتن والشغب
فيغلب السفياني على كل
من يحاربه منهم
فاذا قائم القائم (عج)
بخراسان الذى اتى من
الصين وملتان وجه السفياني
فى الجنود اليه فلم
يغلبوا عليه ثم يقوم
منا قائم بجيلان بعينه
المشرقى فى دفع شيعة
عثمان ويجيبه الابر والديلم
ويجدون منه النوال
والنعم وترفع لولدى
النود والرايات ويفرقها
فى الاقطار والحرمات و
يأتى الى البصرة و
ويخربها ويعمر
الكوفة ويوربها و
يعزم السفياني على

گے۔ اور فتنہ وفساد پھیلائیں گے
پھر سفیانی ان میں سے ہر جنگ
کرنے والے پر غالب آجائے
گا تو جب ایک قائم چین و ملتان
سے آکر خراسان میں آرام کرے گا تو
سفیانی اس کی طرف اپنا لشکر بھیجے
گا، لیکن وہ لوگ اس پر غالب
نہیں ہوں گے۔ پھر ہم میں سے ایک
قائم جیلان میں قیام کرے گا اور
شیعیان عثمان کو دفع کرتے ہیں،
مشرق اس کی مدد کرے گا۔ اور
ابر و دیلم کے لوگ اس کی موافقت
کریں گے اور اس سے انہیں نعمتیں
اور سہولتیں ملیں گی اور میرے بیٹے
کے لیے پرچم بلند ہوں گے اور وہ
انہیں مختلف علاقوں میں ہرائے
گا اور بصرہ آکر شہر کو تباہ کردے
گا اور کوفہ کو آباد کرے گا اس
وقت سفیانی اس سے جنگ کا

قتاله ويهم مع عساكره
باستيصاله فاذا جهزت
الالوف فصفت الصفوف
قتل الكبش المخروف
فيموت الثائر ويقوم
الاخر ثمّ ينهض اليمانى
لمحاربة السفيانى
ويقتل النصرانى فاذا
هلك الكافر و
ابنه الفاجر ومات
الملك الصائب و
مضى لسبيله النائب
خرج الدّجال وبالغ
فى الغواء والاضلال ثم
يظهر آمره وقاتل
الكفرة السلطان المامول
الّذى تحير فى غيبة العقول
والتّاسع من ولدك يا
حسينؑ يظهر بين الرّكنين

ارادہ کرے گا اور اسے ہلاک کرنے
کے لیے اپنے لشکر کے ساتھ چلے
گا تو جب ہزاروں آمادہ ہو جائیں
اور صفیں استادہ ہو جائیں، اور
مینڈھا اپنے بچے کو قتل کر دے
تو خون کا انتقام لینے والا مر جائے
اور دوسرا کھڑا ہو جائے گا۔ پھر
یمانی سفیانی سے جنگ کے لیے
کھڑا ہوگا اور نصرانی قتل ہو جائے
گا، تو جب کافر اور اس کا فاجر
بیٹا دونوں ہلاک ہو جائیں اور صحیح
رائے رکھنے والا بادشاہ مر جائے
اور اس کا نائب بھی اسی راستے
پر چلا جائے تو دجال خروج کرے
گا اور گمراہی و فریب دہی میں کمال
حاصل کرے گا، پھر حکمرانوں کا حاکم،
کافروں کا قاتل اور مرکز امید بادشاہ
ظاہر ہوگا، جس کی غیبت میں عقلیں
متحیر ہوں گی، اور اے حسینؑ! وہ تیری

يظهر على الثقلين ولا	نسل میں نواں ہوگا۔ وہ رکن و مقام
يترك في الارض الا	کے درمیان ظاہر ہوگا۔ زمین پر پست
دنين طوبى للمؤمنين	افراد کو ختم کر دے گا۔ مبارک ہو
الّذين ادركو زمانه	ان مومنین کو جو اس کا زمانہ پائیں گے
والحقوا اوانه و	اور اس کے عہد حکومت میں رہیں گے
وشهدوا ايامه ولا	اور اس کی قوموں سے ملاقات
قوا قوامه۔ ؎	کریں گے۔



خروج

۱

مسندا عن الصادق	امام صادق علیہ السلام نے فرمایا
عليه السّلام خروج الثلثه	کہ سفیانی، خراسانی اور یمانی ان
الخراسانى والسفيانى واليمانى	تینوں کا خروج ایک ہی سال
فى سنه واحدة فى شهر	ایک ہی ماہ اور ایک ہی دن میں
واحد فى يوم واحد وليس	ہوگا، ان تینوں جھنڈوں میں یمانی
فيها راية باهدى من	سے زیادہ ہدایت کرنے والا جھنڈا

؎

عربی	اردو
راية اليماني يهدي الى الحق ۔ ؎۱	کوئی نہ ہوگا جو حق کی طرف ہدایت کرے گا۔

۲

عربی	اردو
مسند عن الصادق عليه السلام خمس قبل قيام القائم عليه السلام اليماني والسفياني و المنادي ينادي من السماء وخسف بالبيداء و قتل نفس الزكيه ۔ ؎۲	امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ قائم آلِ محمد کے قیام سے قبل پانچ علامتیں ظاہر ہوں گی ۔ (۱) خروج یمانی (۲) خروج سفیانی (۳) آسمان سے ایک منادی کی آواز (۴) بیدا میں زمین کا دھنس جانا (۵) قتل نفس زکیہ۔

۳

عربی	اردو
عن كميل ابن زياده عن امير لمومنين عليه السلام قيل ومن علائم الظهور خروج ابن الحسن من مكة وقتل رجل فاطمي بالكوفة وتخريب	کمیل ابن زیاد نے امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ ظہورِ مہدیؑ کی علامتوں میں سے چند یہی ہیں۔ فرزند حسنؑ کا مکہ سے خروج ، کوفہ میں ایک مرد فاطمی کا قتل، قبور

؎۱

؎۲

قبور الائمة وسلطنت رجل	ائمہ کا خراب کیا جانا۔ ایک مرد
طبری وتبدیل البسة الاسلامیه	طبری کی حکومت، اسلامی لباسوں کا
وتغیر سنن النبویة و	تبدیل ہو جانا، سنن نبوی کا متغیر
وتمایل الناس الی	ہو جانا، لوگوں کا مذہب مزدکیت
مذهب المزدکیة [1]	کی طرف میلان۔

میرے ذاتی کتب خانے میں مفاتیح الکنوز نظام العلماء طباطبائی کا ایک نسخہ مطبوعہ طہران ۱۲۹۵ھ موجود ہے۔ اس کتاب کے صفحہ ۳۹۲ پر کسی شخص نے ۱۳۴۷ھ میں یہی روایت اپنے ہاتھ سے نقل کی ہے۔ علامات وہی ہیں۔ لیکن ترتیب مقدم و مؤخر ہے اور ایک جملہ میں اضافہ ہے اور وہ یہ ہے کہ "مرد فاطمی کوفہ کے پل کے قریب قتل کیا جائے گا"

مفاتیح الکنوز کا جو نسخہ میرے پاس ہے اس کے صفحہ ۳۹۵ کے بالائی حاشیہ پر ۲۹ جمادی الثانیہ ۱۳۴۷ھ کو کسی نے یہ عبارت تحریر کی ہے:

نقل عن کتاب الاسرار سبزواری من
علائم الظهور اذا کشف الحجاب و
خرجت النساء کالرجل الشاب وغیره
احکام الکتاب فانتظروا انزول البلاء
کالغیب من السحاب وقیام قطب

---

[1] ـــــــه

القتل فی الدنیا فعند	کرلیں گے اور دنیا میں قتل کی کثرت
ذالک یجتمع اهل المکّة	ہو جائے گی ، اس وقت اہل مکّہ
الی السفیانی و یخوفونه	جمع ہوکر سفیانی کو خدا کے عذاب
عقوبة الله عز وجل	کا خوف دلائیں گے تو وہ ان کے
فیامر بقتلهم و قتل	قتل کا حکم دے دے گا اور سارے
العلماوالزهاد فی جمیع	علاقوں میں علماو زہاد کو قتل کرائے
الافاق فعند ذالك یجتمعون	گا۔ اس وقت لوگ قریش کے
الی رجل من قریش له	شخص کے پاس جمع ہوں گے۔ جو
اتصال الی رسول الله (وهو	آلِ رسولؐ سے ہوگا (وہ امام مہدیؑ
الامام المهدی) بهلاك	ہوں گے) اور سفیانی کی ہلاکت
السفیانی ۔ ؎	کی خواہش کریں گے۔

(اقتباس بقدر ضرورت)



خروج مغربی

عن کعب الاخبار	کعب الاحبار نے کہا کہ خروج
قال خروج المهدی الویة	مہدیؑ کی علامت وہ جھنڈے ہیں

؎

تخرج من قبل المغرب	جو مغرب کی طرف سے خروج کریں
علیها رجل من کندة	گے اور ان کا سردار کندہ کا ایک
اعرج فاذا ظهر	لنگڑا شخص ہوگا تو جب اہلِ
اهل المغرب علی	مغرب اہلِ مصر پر حملہ آور ہوں تو
اهل مصر فبطن	اس وقت شام والوں کے
الارض یومئذ خیر	لیے قبریں زمین کی سطح سے بہتر
لاهل الشام۔	ہوں گی۔



بغداد۔ خروج ہمدانی

عن جده عمر ابن	عمر ابن سعد نے روایت کی ہے
سعد قال، قال امیر المومنین	کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ قائمؑ
علیه السلام لا یقوم القائم	اس وقت تک قیام نہیں کرے
حتیٰ تفقاعین الدنیا	گا۔ جب تک کہ دنیا کی آنکھ نہ پھٹ
وتظهر الحمرة فی	جائے اور آسمان پر سُرخی نہ ظاہر ہو
السمآء وتلك دموع	اور یہ سرخی عرش اٹھانے والے
حملة العرش علی اهل	فرشتوں کے آنسو ہوں گے۔ جو
الارض وحتی یظهر	اہلِ زمین کے لیے جاری ہوں گے
فیهم قوم لا خلاق	یہاں تک کہ ایسے لوگ پیدا

لهم يدعون لولدي و	ہوں گے جو توفیقاتِ الٰہی سے دور ہوں
هم براء من ولدي	گے۔ وہ میرے فرزند کی طرف دعوت
تلك عصابة ردية	دیں گے۔ لیکن وہ خود میرے فرزند
لا خلاق لهم على الاشرار	سے بیزار رہوں گے۔ وہ لوگ
مسلطة و للجبابرة	پست فطرت اور اللہ سے دور ہونگے
مفتنة و للملوك مبيرة	وہ اشرار پر مسلط ہوں گے۔ جابر اشخاص
يظهر في سوادا لکوفة	کے درمیان فتنہ پھیلانے والے
يقدمهم رجل اسود	ہوں گے اور بادشاہوں کو ہلاک
اللون و القلب رث الدين	کرنے والے ہوں گے۔ یہ لوگ
لا خلاق له مهجن	شہر کوفہ کے قریب ظاہر ہونگے
زنيم عتل تدا ولته	ان کا سردار ایک سیاہ رنگ
ايدي العواهر من	اور سیاہ دل شخص ہوگا۔ وہ بے
الامهات من شر نسل	دین ہوگا، خدا سے دور ہوگا۔ وہ
لا سقاها الله المطر	عیب دار بخیل اور پرغرور ہوگا۔ وہ
في سنة اظهار	بدترین نسل اور بدکار ماؤں سے پیدا
غيبة المتغيب من	ہوگا میرے غائب فرزند کے ظہور
ولدي صاحب الراية	کے سال اللہ اسے بارش سے
الحمرا والعلم	سیراب نہ کرے۔ میرے فرزند کا
الاخضري يوم	پرچم سرخ اور علم سبز ہوگا۔ وہ دن

للمخيبين بين الانبار
وهيت، ذلك يوم فيه
صيلم الاكراد والشراة
وخراب دار الفراعنة
ومسكن الجبابرة
مساوى الولاة الظلمة
وام البلاء واخت العار
تلك ورب علي يا عمر
ابن سعد بغداد الا لعنة
الله على العصاة
من بني أمية وبني
فلان الخونة الذين
يقتلون الطيبين من
ولدي ولا يراقبون فيهم
ذمتي ولا يخافون
الله فيما يفعلونه
بحرمتي ان لبني

ان نا اُمید لوگوں کے لیے عجیب
دن ہوگا، جو انبار[1] اور ہیت
کے درمیان ہوں گے۔ اس دن
صیلم اکراد اور پست طینت لوگ
ہلاک ہوں گے، فرعونوں کا شہر
جباروں کا مسکن، ظالم حکمرانوں
کی پناہ گاہ، بلاد ننگ و عار
کا مرکز تباہ ہوگا۔ اسے عمر ابن سعد!
رب علی کی قسم وہ بغداد ہے۔ خدا
لعنت کرے بنی امیہ کے گناہگاروں
اور بنی فلاں (عباس) پر یہ خائن
لوگ میری نسل کے پاکیزہ افراد کو
قتل کریں گے، اور ان کے لیے میرے
حق کا خیال بھی نہیں کریں گے اور
میری حرمت رکھنے کے لیے وہ
اپنے اعمال میں اللہ سے بھی خوف
نہیں کریں گے۔ ایک دن

---

[1] لہ

العباس یوما کیوم الطموح
ولهم فيه صرخة كصرخة
الحبلى الويل لشيعة ولد
العباس من الحرب التی
سنح بين نهاوند والدينور
تلك حرب صعاليك شيعة
على يقدمهم رجل من همدان
اسمه على اسم النبی منعوت
موصوف باعتدال الخلق
وحسن الخلق ونضارة
اللون له فی صوته
ضحك وفی اشفارة
وطف وفی عنقه سطع فرق
الشعر مفلج الثنايا على
فرسه كبدر تجلى عنه الغمام
تسير بعصابة خير عصابة آوت
وتقربت ودانت لله بدين
تلك الابطال من العرب الذين
يلحقون حرب الكريهة والدبرة

بنی عباس تباہ وبرباد ہو جائیں گے
اور اس وقت وہ حاملہ کی طرح چیخیں
گے۔ افسوس ہے بنی عباس کے
متبعین پر اس جنگ سے جو
نہاوند اور دینور کے درمیان ہو،
وہ علی کے فقیر شیعوں کی جنگ
ہوگی۔ ان کا سردار ہمدان کا ایک
شخص ہوگا۔ اس کا نام رسول اللہ
کے نام پر ہوگا، اس کا جسم معتدل
اور اخلاق اچھا ہوگا، اس کے
رنگ میں تازگی اور آواز میں ہنسی
کی کھنک ہوگی۔ اس کی مونچھیں
گھنی ہوں گی، اس کی گردن قوی،
بال بنے ہوئے ہوں گے، اگلے دانتوں
میں کشادگی ہوگی، وہ اپنے گھوڑے
پر چودھویں کے چاند کی طرح جو
بادل سے ظاہر سوار ہوگا، وہ اللہ
کے لیے دین کا گرویدہ ہوگا۔ یہ عرب
کے بہادر ہوں گے، جو مکروہ جنگ

یومئذ علی الاعداء ان للعدو یوم ذالک الصیلم والاستئصال۔[1] میں شریک ہوں گے۔ اس دن ان کے دشمنوں کی تباہی ہو گی۔

علامہ مجلسیؒ نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد تحریر فرمایا ہے کہ یہ حدیث اگرچہ تحریف شدہ اور غلطیوں سے پُر ہے اور اس کا سلسلۂ سند بھی بدترین خلق خدا عمر ابن سعد لعنہ اللہ پر منتہی ہوتا ہے۔ اس کے باوجود میں نے اسے اس لیے تحریر کیا ہے، تاکہ معلوم ہو جائے کہ حضرت قائم علیہ السلام کا تذکرہ دوست اور دشمنوں دونوں نے کیا ہے؟

توضیح

۱۔ دنیا کی آنکھ کا پھٹ جانا یا پھوٹ جانا غالباً اس بات کا اشارہ ہے کہ کثیر انسانی آبادی ہلاک ہو جائے گی۔

۲۔ آل محمدؐ علیہ السلام کے چاہنے والوں پر ایسے ایسے مظالم کے پہاڑ ٹوٹیں گے اور اس شدت سے ان کا خون بہایا جائے گا کہ اس کے ردّ عمل کے طور پر آسمان پر ایک سُرخی ظاہر ہو گی، جسے امیر المومنینؑ نے عرش اٹھانے والے فرشتوں کے آنسو سے تعبیر کیا ہے۔

۳۔ سرخی ظاہر ہونے کے دوران یا فوراً بعد سیاہ جھنڈوں والا لشکر خراسان سے کوفہ پہنچے گا۔ سواد کوفہ سے، اس کی ساری مضافاتی،

---

[1] ۵۱

بستیاں اور نخلستان وغیرہ مراد ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو دین و مذہب سے دور ہوں گے۔ یہ لوگ مہدی علیہ السلام کی طرف دعوت دیں گے۔ یعنی بظاہر ان کے ماننے والوں میں ہوں گے۔ جب کہ حقیقت میں آپ سے دشمنی اور بیزاری رکھنے والے لوگ ہوں گے۔

۴۔ یہ لشکر شریروں، متکبروں اور جابروں اور حکمرانوں پر غالب آکر انہیں تباہ و ہلاک کر دے گا۔ اس لشکر کا سردار سیاہ چہرہ اور سیاہ دل شخص ہوگا۔ شجرہ نسب کی رو سے پست ترین اور دین و اخلاق سے دور ترین، شخص ہوگا اور اس کے فوجی بھی بدنسب اور برے لوگ ہوں گے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ جنگ باطل کے دو گروہوں میں ہوگی، جن میں ایک خراسان سے آیا ہوا کالے جھنڈوں کا لشکر ہے اور دوسرا عراقی لشکر ہے۔ جسے جبابرہ اور اشرار کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔

۵۔ یہ جنگ مذکورہ لشکر اور اعراب و اکراد کے درمیان انبار اور ہیت کے درمیانی علاقے میں ہوگی۔ انبار عراق کا ایک شہر ہے جو فرات کے مشرقی کنارے پر واقع ہے۔ اور ہیت انبار کے مغرب میں ہے۔ انبار کا پرانا نام امادی تھا۔ چند سال قبل اسے تبدیل کر کے انبار کر دیا گیا اس لیے کہ یہی نام اس کا قدیم ترین نام تھا۔

۶۔ اس جنگ کے نتیجہ میں بغداد تباہ ہو جائے گا۔ امیرالمومنینؑ کے عہد میں بغداد کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ یہ آپ کے غیب جاننے کا ثبوت ہے۔

۷۔ نہاوند اور دینور کے درمیان بھی جنگ ہوگی۔ نہاوند ہمدان کے جنوب میں اور دینور ایرانی کردستان کا ایک شہر ہے۔ جبکہ ہمدان کرمان کے قریب ایران کا ایک مشہور شہر ہے۔

۸۔ اس جنگ کے سبب بنی عباس کی حکومت ختم ہو جائے گی اور اس کو ختم کرنے والے لشکر کا سردار ہمدانی ہوگا اس کا نام محمد ہوگا۔ ممکن ہے، کہ یہ سید حسنی کے لشکر کا کوئی سردار ہو۔



توقیت کا مسئلہ

توقیت کے معنی وقت معین کرنے کے ہیں مشیتِ الٰہی یہ تھی کہ ظہور مہدی کے وقت کو پوشیدہ رکھا جائے۔ بالکل اسی طرح جیسے خود انسان کی اپنی موت کا وقت یا وقتِ قیامت پوشیدہ ہے۔ یہی سبب ہے کہ آلِ محمد علیہم السّلام نے نہ خود توقیت کی اور نہ دوسروں کے اس عمل کو پسندیدہ قرار دیا بلکہ مذمت فرمائی۔

ابوبصیر نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ میں آپ پر فدا ہو جاؤں قائم کا خروج کب ہوگا؟ فرمایا اے ابو محمد! ہم وہ خاندان ہیں کہ وقت معین نہیں کرتے۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا ہے کہ وقت معین کرنے والے جھوٹے ہیں۔ اے ابوُ محمد! اس امر سے پہلے پانچ نشانیاں ظاہر ہوں گی۔ ماہ رمضان کی ندا، خروجِ سفیانی، خروجِ خراسانی، قتلِ نفسِ زکیہ اور زمینِ بیدار کا خسف۔ پھر فرمایا اے ابوُ محمد! اس سے قبل دو طاعون ہوں گے، طاعونِ سفید اور طاعونِ سُرخ ابوبصیر نے پوچھا کہ آپ پر فدا ہو جاؤں یہ دو طاعون کیا ہیں، فرمایا طاعون سفید عام موت ہے اور طاعون سرخ (قتل) شمشیر ہے۔ قائم خروج نہیں کرے گا جب تک کہ تئیسویں رمضان کی شب میں جو جمعہ کی شب ہوگی۔ فضاؤں میں اس کے نام کا اعلان نہ ہو جائے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے محمد بن مسلم سے فرمایا کہ اے محمد! جو شخص بھی ہماری طرف سے تعیین وقت کی اطلاع دے اس کی تکذیب کرنا۔ اس لیے کہ ہم کسی شخص کے لیے بھی وقت کی تعیین نہیں کرتے۔

مہزم نے امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ آپ پر فدا ہو جاؤں۔ ہم جس امر کے انتظار میں ہیں اس کے بارے میں بتلائیے کہ کب ہوگا؟ فرمایا اے مہزم! وقت معین کرنے والے جھوٹ بولیں گے اور اس امر میں عجلت کرنے والے ہلاک ہوں گے اور سر تسلیم خم کرنے والے فلاح پائیں گے۔

اس موضوع کی کثیر تعداد روایات میں سے چند اس مقام پر نقل کی گئی ہیں۔ غیبت کی کتابوں میں اور ان کتابوں میں جن میں غیبت کا تفصیلی ذکر ہے۔ مولفین نے تعیین وقت کی ممانعت کے عنوان سے مستقل باب قائم کیا ہے۔ مثلاً اصولِ کافی کلینی (۳۲۹ھ) میں کراہیۃ التوقیت کے عنوان سے باب ہے۔ غیبت نعمانی (۳۴۲ھ) اور غیبتِ طوسی (۴۶۰ھ) میں نہی عن التوقیت کے عنوان سے ہے۔ بحار الانوار مجلسی (۱۱۱۱ھ) میں باب التمحیص والنہی عن التوقیت ہے۔

لیکن اس کے برخلاف چند احادیث ایسی بھی ملتی ہیں جن میں کسی معین وقت کا بیان ملتا ہے۔ ہم انہیں نعمانی و طوسی کی غیبت اور بحار الانوار سے نقل کر رہے ہیں۔

ابو حمزہ ثمالی کا بیان ہے کہ میں نے امام باقر علیہ السلام سے عرض کی، کہ امیر المومنین نے فرمایا کہ سن ستر (۷۰ھ) تک بلا ہے اور بلا کے بعد آسائش ہے ہے۔ حالانکہ ۷۰ھ گزر گیا اور ہم نے کوئی آسائش نہیں دیکھی۔ امام نے فرمایا اے ثابت اللہ نے اس امر کے لیے ۷۰ھ معین فرمایا تھا۔ لیکن جب حسین

کامفہوم یہ ہے کہ خدا جو چاہتا ہے۔ مٹا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ثبت کر دیتا ہے۔ مسئلہ محو و اثبات اور مسئلہ بداء پر علم کلام کی کتابوں میں مفصل بحثیں کی گئی ہیں۔ وہاں دیکھا جا سکتا ہے۔

توقیت کے مسئلے پر آل محمدؐ کے نقطۂ نظر کی وضاحت کے بعد دیگر ادیان و مذاہب میں سے چند ایک کا سرسری جائزہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ اس بات سے قطع نظر کہ دیگر ادیان میں پائی جانے والی پیشگوئیوں کی علمی و دینی حیثیت کیا ہے ہم صرف دو حوالوں کی طرف اشارہ کرنا چاہتے ہیں جس سے حقیقت منتظر کے عہدِ ظہور پر روشنی پڑتی ہے۔ ہندوؤں کا کیش و مسلک بہت قدیم ہے۔ ہندوؤں نے اپنے معتقدات کی روشنی میں زمانے کو چار ادوار پر تقسیم کیا ہے۔ سب سے پہلے ست یگ تھا جو نور ہی نور اور حق ہی حق تھا، اس کے بعد پستیوں اور تنزلات کے سبب تریتا یگ شروع ہوا۔ اس کے خاتمہ کے بعد دواپر یگ کا آغاز ہوا اور دواپر کے اختتام کے بعد موجودہ دور یعنی کل یگ شروع ہوا، جسے ہم عام بول چال میں کلجگ کہتے ہیں۔ جب کل یگ ختم ہو جائے گا تو دوبارہ ست یگ آئے گا۔ ان سارے یگوں میں کل یگ سب سے چھوٹا ہے۔ یہ دور تاریکی اور شر کا دور ہے۔ جب کہ ست یگ نورانی اور خیر کا دور ہے۔

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ کلجگ کے آغاز و اختتام کے سلسلے میں ہندو نظریات کیا ہیں؟ ایک مشہور محقق کی رائے میں ہندوؤں کا موجودہ یگ یعنی کل یگ تقریباً اسی زمانے سے شروع ہوتا ہے۔ جو طوفان نوحؑ کا زمانہ ہے۔ اس واقعہ کو ہندو ایک یادگار واقعہ سمجھتے ہیں۔ اس موجودہ یگ کی تاریخ یقیناً

پانی کے سیلاب شروع ہوتی ہیں، ہندو اپنی پوری جنتری کی بنیاد اس واقعہ کو قرار دیتے ہیں سیلاب کے بعد ہر ساٹھ سال کا ایک سال مان کر ان سالوں میں اپنے اجتماعی اور انفرادی واقعات کی مدت شمار کرتے ہیں [۱] یہ گفتگو کلجگ کے آغاز سے متعلق تھی۔ اب اس کا اختتام دیکھیں۔ ایک محقق نے اکھنڈ جیوتی مارچ ۱۹۸۱ء کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ ایسے ثبوت موجود ہیں کہ یگ بدلنے کا وقت آگیا ہے۔ کل یگ اب وداع ہو رہا ہے اور اس کی جگہ پر ایسا دور آرہا ہے۔ جسے ست یگ کہا جا سکے۔ منو اسمرتی، لنگ پران اور بھاگوت میں دیئے گئے اعداد و شمار کے مطابق حساب پھیلانے سے پتہ چلتا ہے، کہ موجودہ دور بحران کا دور ہے۔ ــــ ان سب اعداد و شمار کو دیکھتے ہوئے وہ وقت ٹھیک انہیں دنوں میں ہے۔ جس میں یگ بدلنا چاہیئے جو ۱۹۸۰ء سے ۲۰۰۰ء تک بیس سال کا ہے۔

اس بحث کو نتیجہ خیز بنانے کے لیے یہ جاننا ضروری کہ ہندوؤں کے عقیدے کی رُو سے دنیا میں چوبیس (۲۴) اوتار یعنی مظہر خداوندی ہوں گے جن میں سے تیئس (۲۳) گزر چکے ہیں، فقط چوبیسواں باقی ہے اور ساری دُنیا کے ہندو اس کا انتظار کر رہے ہیں۔ اس آخری اتار کا نام کلکی یا کلنکی ہے یعنی سیاہی کو دور کرنے والا۔ اس اوتار کے بارے میں مقدس ہندوستانی

---

[۱]

کتاب گیتا کا یہ حوالہ قابلِ غور ہے" اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت جب اخیر کلجگ میں اسی طرح بڑا پاپ ہوگا تب پرمیشور دھوم کی رکشا کرنے کے واسطے سنبھل دیش میں گوڑ برہمن کے گھر کلنکی اتار لیں گے اور نیلے گھوڑے پر چڑھ کر ہزاروں راجہ اور دھرمی اور پاپیوں کو تلوار سے مار ڈالیں گے۔ جب کہ ان کے درشن ملنے سے بچے ہوتے آدمیوں کو گیان مل جائے گا تب وہ لوگ پاپ کرنا چھوڑ کر اپنے دھرم سے چلیں گے۔ اس کے آٹھ سو برس بعد ست یگ ہو کر سب چھوٹے اور بڑے اپنا دھرم کریں گے [۱]

اس ساری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ کلجگ کے آخر میں پاپ گناہ اور بے دینی کے نتیجہ میں کلنکی اوتار ظہور کریں گے۔ کلجگ کا یہ آخر سن انیس سو اسی (۱۹۸۰ء) عیسوی سے سن بیس سو (۲۰۰۰) عیسوی ہے۔ اس سے کلنکی اوتار کے ظہور کے زمانے پر روشنی پڑتی ہے کہ اس دور کے قریب قریب آپ سنبھل دیش (مکہ) سے ظہور کریں گے۔ بڑی خوں ریز جنگیں ہوں گی جن میں آپ کامیاب ہوں گے جس کی وجہ سے لوگ دین پر کاربند ہو جائیں گے اور گناہ و بے دینی کو ترک کر دیں گے۔ آخری جملہ جس میں آٹھ برس کی مدت بیان کی گئی ہے۔ شاید اس سے رجعت کا دور مراد ہو۔ یا پھر یہ ممکن ہے کہ یہ جملہ تحریف شدہ ہو۔ اس کا مفہوم ہم پر واضح نہیں ہے۔

البتہ اس بحث کو آگے بڑھاتے ہوئے ہم ایک حوالہ درج کرتے ہیں

---

[۱] شریمد بھاگوت اسکنڈ بارہ ادھیائے دوسرا صفحہ ۴۴۲۔

جس سے کوئی حتمی نتیجہ نکالنے کے موقف میں نہیں ہیں۔ لیکن اس سے ایک نسبتہً واضح تر مفہوم کا سراغ ملتا ہے۔ نواب اصغر حسین الہ آبادی نے اپنے ایک رسالے ظہور قائم آلِ محمدؐ میں تحریر کیا ہے[1]

شریمد بھاگوت، اسکنڈ ۲، ادھیائے دوسرا

کلجگ میں سنساری آدمی ہر روز سچائی اور دیا چھوڑ دینے سے کم طاقت ہو جائیں گے۔ کلجگ میں آدمی کی عمر تخمیناً ایک سو بیس سال لکھی گئی ہے۔ مگر ادھرم (گناہ) کرنے سے وہ پوری عمر کو نہ پہنچ کر اس کے اندر ہی مر جائیں گے اور کلجگ کے آخر میں بہت ادھرم کرنے سے اکثر لوگ بیس یا بائیس برس سے زیادہ نہ زندہ رہیں گے۔ ایسا چکرورتی اور پرتابی راجہ بھی کوئی نہ ہوگا کہ جس کا حکم ساتویں دیپ کے راجہ کے لوگ مانیں۔ اپنا دھرم اور بناؤ چھوڑ کر جوان کو روپیہ دے گا اس کی حمایت کریں گے۔ دمڑی کوڑی کے واسطے دشمن ہو جائیں گے۔ گائے کا دودھ بکری کے برابر کم ہو جائے گا اور گائے میلا اور غلیظ کھاوے گی۔ براہمنوں میں ایسا لچھن نہ رہے گا کہ جسے دیکھ کر آدمی پہچان لے کہ یہ برہمن ہے۔ بلکہ پوچھنے سے ان کی ذات معلوم ہوگی۔ بیاپار میں بہت چھل ہوگا۔ اور مورکھ آدمی جھوٹی بات بنانے والا سچا اور گیانی سمجھا جائے گے۔ دولت مند کی خدمت سب لوگ کریں گے۔ ذات پات کا کچھ لحاظ نہ کریں گے۔ استری

---

[1] ظہور قائم آلِ محمد از مذاہب عالم مطبوعہ جے پور راجستھان صفحات ۲۳/۲۴/۲۵/۲۶۔

اور پرش کا چت ملنے سے اونچ اور نیچ ذات آپس میں بھوگ بلاس کریں گے۔ یعنی تعلقات خاص پیدا کریں گے۔ اپنی خوبصورتی کے واسطے سر پہ بال رکھیں گے۔ پرلوک (آخرت) کا کچھ خیال نہ کریں گے۔ چور اور ڈاکو بہت پیدا ہوں گے۔ جو سب کو دکھ دیں گے اور راجہ لوگ ڈاکوؤں سے مل کر پرجا کا دھن چرالیں گے۔ دس برس کی لڑکی کے بچّہ پیدا ہوگا۔ درخت چھوٹے ہو جائیں گے۔ لپست لوگ اناج اور کپڑے کا دکھ اٹھاویں گے۔ راجہ لوگ تھوڑی قوت رکھنے پر بھی زمین لینے کی خواہش کریں گے۔ گرہستی لوگ ماں باپ کو چھوڑ کر ساس اور سُسر کے ہو جاویں گے۔

کلجگ کے راجہ اپنا دھرم اور کرم چھوڑ کر استری بالک اور گئو کا بدہ کریں گے کام کو دودھ اور لابھ رکھیں گے اور دوسرے کی دولت، عورت اور زمین زبردستی چھین لیں گے۔ ان کا حال دیکھ کر رعایا بھی ویسا ہی کام کرے گی

سری کرشن جی کے اس دُنیا سے تشریف لے جانے کے بعد جو جو اور جس جس گھرانے کے ہندو راجہ ہوں گے ان کے مفصل حالات اور زمانۂ حکومت تحریر کرنے کے بعد اور کاکول کا راج بنا کر یہ لکھا ہے کہ اس کے بعد مسلمان راجہ ہو کر بادشاہ کہلائیں گے اور ایک ہزار ننانوے برس تک ان کا راج رہے گا اور مُسلمانوں کو جیت کر دس پیڑھی تک گورانڈی راج کریں گے۔ پھر اہیر اور شودر اور ملیچھ راجہ ہوں گے اس کے بعد گیارہ پیڑھی ننانوے برس تک مون کا راج ہوگا سورج لبنی بے شاخ اور بے نشان ہو جائیں گے۔

مندرجہ بالا آثار اور نشانیوں میں سے صرف چند کے متعلق کچھ تفصیل پیش کرتا ہوں بقیہ حالات جو ہیں ان کو زمانہ خود دیکھ رہا ہے۔

اوّل

اگر وہ زمانہ شمار کیا جاوے کہ جب مسلمانوں کو سندھ میں فتح ہوئی تو تقریباً
مسلمانوں کی حکومت ۱۸۵۷ء تک رہ کر وہ مدت قائم ہو جاتی ہے۔

دوم

دس پیڑی گورانڈی راج کریں گے یعنی گورے راجہ ہوں گے۔ اگر ایڈورڈ
جو آٹھواں کہلاتا تھا۔ وہ سلطنت نہ چھوڑتا تو یہ پیش گوئی غلط ہو جاتی۔ مگر اُس
نئے واقعہ نے ثابت کر دیا کہ جو کہا گیا تھا وہ درست نکلا۔

1. QUEEN ANNE		1702 -	1714
2. GEORGE I	INDIA.	1714 -	1727
3 GEORGE II	"	1727 .	1760
4. GEORGE. III	"	1760	1820
5 GEORGE IV	"	1820	1830
6 WILLIAM IV	"	1830	1837
7 QUEEN VICTORIA	"	1837	1901
8 EDWARD VII		1901	1910
9 GEORGE. V		1910	1918
10 EDWARD VIII		1918	1947
11 GEORGE. VI		1947	TILL NOW

NOTE. After partition their rule came to an end but after some time.

سوم

اہیر اور شودر اور ملیچھ راجہ ہوں گے، جو کہ آج کل موجود ہے۔ جس میں ہر ذات کے منسٹر وغیرہ ہیں اور حکومت ان کے ہاتھ میں ہے۔

چوتھے

گیارہ پیڑھی ننانوے برس مون کا راج ہوگا۔ مون کے معنی خاموش رہنے والے کے ہیں۔

پانچویں

زمین زبردستی چھین لیں گے سے ثابت ہوا کہ زمینداری و تعلقہ داری و جاگیرداری کا خلافِ انصاف خاتمہ کیا جائے گا۔ جیسا کہ لفظ زبردستی سے ظاہر ہوتا ہے۔

چھٹے

سُورج بنسی بے شاخ اور بے نشان ہو جائیں گے سے مراد حکومت مہاراجہ اودے پور ہے۔ کیونکہ یہ مہاراجہ رام چندر جی کے اولاد اکبر جن کا نام لَو تھا۔ اُن کی نسل سے ہیں۔

ساتویں

بہت لوگ کپڑے اور اناج کا دکھ اٹھائیں گے۔ جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے۔

آٹھویں

لوگوں کا دھن زبردستی چھین لیں گے مراد مختلف قسم کے ٹیکس ہیں۔

اس حوالے میں دو مختلف ابواب کے مضامین کو ایک ہی باب کے ذیل میں جوڑ دیا گیا ہے۔ جبکہ حوالے کا پہلا پیراگراف اسکندھ بارہ کے دوسرے ادھیائے سے ہے اور دوسرا پیراگراف اسکندھ بارہ کے پہلے ادھیائے کے آخر سے ہے (صفحہ ۴۳) ننانوے برس کے مون کے راج کے بعد یہ تحریر ہے کہ اتنے لوگ کلجگ میں نامی راجہ ہو کر پھر اہیر اور شودر اور ملیچھ راجہ ہوں گے وغیرہ وغیرہ۔ یعنی اس حساب سے ست یگ زمانۂ رجعت ہوگا اور ظہور مہدی کلجگ کے آخری دور میں ہوگا۔ جب کہ ہم اوپر یہ بتا آئے ہیں کہ کلجگ کا آخر ۱۹۰۰ عیسوی سے ۲۰۰۰ عیسوی کے درمیان ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اب ہم کتاب مقدس کی طرف چلتے ہیں۔ جس کے صحیفوں کو آج بھی کرۂ ارض کی ایک بہت بڑی آبادی میں دینی اور ادبی علمی اہمیت حاصل ہے۔

صحیفۂ دانیال باب ۱۲ فقرات یکم تا ۱۳

اور اس وقت میکائیل مقرب فرشتہ جو تیری قوم کے فرزندوں کی حمایت کے لیے کھڑا ہے اٹھے گا اور وہ ایسی تکلیف کا وقت ہوگا کہ ابتدائی اقوام سے اس وقت تک کبھی نہ ہوا ہوگا۔ اور اس وقت تیرے لوگوں میں سے ہر ایک جس کا نام کتاب میں لکھا ہوگا رہائی پائے گا۔ اور جو خاک میں سو رہے ہیں۔ اُن میں سے بہتیرے جاگ اُٹھیں گے۔ بعض حیات ابدی کے لیے اور بعض رسوائی اور ذلت ابدی کے لیے۔ اور اہل دانش نور فلک کی مانند چمکیں گے اور جن کی کوشش سے بہتیرے صادق ہو گئے۔ ستاروں کی مانند ابد الآباد تک روشن رہیں گے

لیکن تو اے دانی ایل ان باتوں کو بند رکھ اور کتاب پر آخری زمانے تک مہر لگا دے بہتیرے اس کی تفتیش و تحقیق کریں گے اور دانش افزوں ہوگی۔

پھر میں دانی ایل نے نظر کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ دو شخص اور کھڑے تھے۔ ایک دریا کے اس کنارے پر اور دوسرا دریا کے اُس کنارے پر۔ اور ایک نے اس شخص سے جو کتانی لباس پہنے تھا اور دریا کے پانی پر کھڑا تھا اور پوچھا کہ ان عجائب کے انجام تک کتنی مدت ہے؟ اور میں نے سنا کہ اس شخص نے جو کتانی لباس پہنے تھا اور جو دریا کے پانی کے اوپر کھڑا تھا۔ دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھا کر حیُّ القیوم کی قسم کھائی اور کہا کہ ایک دور اور دَور اور نیم دور۔ اور جب وہ مقدس لوگوں کے اقتدار کو نیست کر چکیں گے تو یہ سب کچھ پورا ہو جائے گا۔ اور میں نے سنا پر سمجھ نہ سکا۔ تب میں نے کہا اے میرے خداوند ان کا انجام کیا ہوگا؟ اس نے کہا اے دانی ایل تو اپنی راہ لے۔ کیونکہ یہ باتیں آخری وقت تک بند اور سربمہر رہیں گی۔ اور بہت لوگ پاک کیے جائیں گے اور صاف و براق ہوں گے لیکن شریر شرارت کرتے رہیں گے اور شریروں میں سے کوئی نہ سمجھے گا پر دانش ور سمجھیں گے اور جس وقت سے دائمی قربانی موقوف کی جائے گی اور وہ اجاڑنے والی مکروہ چیز نصب کی جائے گی ایک ہزار دو سو نوّے (۱۲۹۰) دن ہوں گے۔ مبارک ہے وہ جو ایک ہزار تین سو پینتیس روز تک انتظار کرتا ہے۔ پر تو اپنی راہ لے جب تک کہ مدت پوری نہ ہو۔ کیونکہ تو آرام کرے گا اور ایام کے اختتام پر اپنی میراث میں اُٹھ کھڑا ہوگا

اس پیش گوئی کے اسرار و رموز کی تفصیلات ہمارا موضوع بحث نہیں ہیں

لیکن پہلے پیراگراف میں مردوں کے زندہ ہونے کا ذکر کیا گیا ہے۔ جس سے زمانہ رجعت مراد ہے اور ستاروں کی مانند روشن رہنے والوں سے زمانۂ رجعت کے حکمران مراد ہیں یہ موضوع چونکہ ہمارے دائرہ بحث سے خارج ہے۔ لہٰذا ہم اسے یہیں پر روک کر ظہور مہدی کے مسئلے پر غور کرتے ہیں۔ حضرت دانیال علیہ السلام کے اس صحیفہ پر بہت سربمہر پیش گوئیاں ہیں جن میں علامات و اشارات کی زبان میں ظہور مہدی تک کے واقعات مندرج ہیں۔ وہ واقعات چونکہ بہت عجیب ہیں۔ لہٰذا انہیں عجائب سے تعبیر کیا گیا ہے اور یہ گفتگو کی گئی ہے کہ ان عجائب کے انجام تک کتنی مدت ہے؟ اس کے جواب میں جو اعداد و شمار دیئے گئے ہیں انہیں کی وضاحت پر اس پیش گوئی کا سمجھ میں آنا موقوف ہے۔

(۱) اس پیش گوئی کو سمجھنے کے لیے سب سے پہلے ہمیں دائمی قربانی کا سراغ لگانا ہے۔ یہ وہ قربانی ہے جو بنی اسرائیل کے مذہبی رسوم کے مطابق بیت المقدس میں ادا کی جاتی تھی اور بنی اسرائیل کی اسیری کے بعد موقوف ہو گئی۔ اسیری کا یہ واقعہ ۶۰۱ قم میں ہوا۔ جب بیت المقدس، بابل کے بادشاہ بنوکدنصر کے ہاتھوں مسمار ہوا اور وہ تمام اسرائیلیوں کو قید کر کے بابل لے گیا۔ اس کی کچھ تفصیل تواریخ-۲ اور سلاطین-۲ میں کتاب مقدس میں دیکھی جا سکتی ہے۔

(۲) دائمی قربانی کے موقوف ہونے کا سن ۶۰۱ قم ہے اس کے بارہ سو نوّے (۱۲۹۰) سال کے بعد اجاڑنے والی مکروہ چیز نصب ہو گئی۔ ۶۰۱ میں ۶۸۹ کو جمع کرتے سے ۱۲۹۰ کا عدد حاصل ہوتا ہے یعنی ۶۸۹ء میں مکروہ چیز کو

اٹھ کھڑے ہوں گے اور ایسے بڑے نشان اور عجیب کام دکھائیں گے کہ اگر ممکن ہو تو وہ برگزیدوں کو بھی گمراہ کر لیں دیکھو میں نے پہلے ہی تم سے کہہ دیا تھا۔ پس اگر وہ تم سے کہیں کہ دیکھو وہ بیابان میں ہے تو باہر نہ جانا یا دیکھو وہ کوٹھیوں میں ہے تو یقین نہ کرنا۔ کیونکہ جیسے بجلی پورب سے کوند کر پچھم تک دکھائی دیتی ہے۔ ویسے ہی ابنِ آدم کا آنا ہوگا جہاں مردار ہے وہاں گدھ جمع ہو جائیں گے۔ (چوبیسواں باب) نزول مسیح سے کچھ قبل اجاڑنے والی مکروہ چیز کا مقدس مقام کھڑا ہونا کہیں خروج سفیانی کا اشارہ تو نہیں؟ یہ اور ایسی ہی بہت سی باتیں اس خطبہ میں قابل غور ہیں۔

اب ہم دوبارہ اسلام کے ذخیرۂ کتب اور آثار و اخبار کی طرف واپس چلتے ہیں۔

احادیث میں توقیت کی ممانعت کے باوجود عرفا اور منجمین اور اصحاب علم و جفر و رمل و اعداد نے ظہور مہدی کے سن تعیّن کرنے کی کوشش کی ہے۔ محی الدّین ابن عربی ابن سینا، شاہ نعمت اللہ ولی، ابو ریحان بیرونی اور خواجہ نصیر الدین طوسی وغیرہ نے نثر و نظم میں اشارات تحریر کیے ہیں، جن سے سن ظہور پر روشنی پڑتی ہے۔ ینابیع المودۃ میں اشعار کی تفصیلات بھی دیکھی جا سکتی ہیں۔

مثال کے طور پر ینابیع المودۃ میں عنقائے مغرب، کے حوالہ سے محی الدین عربی کی ایک نظم ہے، جس کا ایک شعر یہ ہے۔

فعند فناخاء الزمان وذالها

علیٰ فاء مدلول الکرور یقوم

اس اعتبار سے (ف) ۶۰۰ + (ذ) ۷۰۰ + (ف) ۸۰ = ۱۳۸۰ ہوتا ہے۔

میر جہانی کی تشریح کے مطابق سن ۱۳۸۰ئ سے ۱۳۸۹ کے درمیان کا وقت قرار پاتا ہے جب کہ محقق مذکور نے سامرۃ الابرار و محاصرۃ الاغیار تالیف محی الدین عربی جزء اوّل صفحہ ۱۴۳ کے متن کے ترجمہ و تشریح کے بعد تحریر فرمایا ہے کہ قران اعظم جس کی مدت ۹۶۰ سال ہے آج یعنی ۱۳۸۳ کے تین ماہ سے کچھ اوپر گزر چکا ہے۔ اب تک قران اعظم سے آٹھ سو تیئس سال سے کچھ اوپر ہو چکے ہیں اور اس قران کے ۱۵۷ سال باقی بچے ہیں۔ جب کہ اس قرن کے ربع چہارم میں سے ۸۸ سال گزرے ہیں امید ہے کہ جلد ہی یعنی قران کے ختم ہونے سے قبل ظہور ہو جائے۔

سید محمد صالح حسینی نے ابرہان القاطع میں چند قرائن کو سامنے رکھ کر تحریر کیا تھا کہ ظہور مہدی عاشورا کے دن بروز شنبہ سن ۱۱۱۵ھ ہوگا۔

(الذریعہ جلد ہفتم صفحہ ۱۴۴ حاشیہ)

صاحب نور الانوار نے اپنی کتاب میں تحریر فرمایا ہے کہ فضلا و محدثین اور عرفاء و منجمین وغیرہ نے مختلف طریقوں سے حساب لگا لگا کر وقت ظہور کا استنباط کیا ہے۔ جن میں صدق اور کذب دونوں کا احتمال ہے۔ البتہ ان لوگوں کی طرف منسوب باتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صدی کی ساتویں دہائی (۷۰) سے صدی کے اختتام تک ایسے واقعات ظہور پذیر ہوں گے۔ جو ہولناک و وحشت ناک اور عظیم ہوں گے جنھیں خدا اور راسخون فی العلم کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ یہ واضح رہے کہ اس کتاب کا سال تحریر سن ۱۲۷۴ ہجری ہے اور سال طباعت سن ۱۳۰۱ھ ہے۔ یہ چند حوالے صاحبان تحقیق کی دلچسپی کے لیے تحریر کیے گئے ہیں تفصیلات مفصّل کتابوں میں موجود ہیں۔

اس موضوع پر آثار آلِ محمدؐ میں دو روایتیں میری نگاہ سے گزری ہیں۔ پہلی ابو بعید مخزومی کی روایت امام باقر علیہ السلام سے ہے اور دوسری امام حسن عسکری علیہ السلام کی ایک تحریر ہے۔ جو ایک کتاب پر پائی گئی۔ پہلی روایت پر گفتگو سے قبل اس کی صورتِ حال دیکھتے چلیں۔ یہ روایت بحار الانوار میں تفسیر عیاشی سے نقل ہوئی ہے اور عیاشی نے اسے خثیمہ بن عبدالرحمٰن کے واسطے سے ابوبعید سے نقل کیا ہے عیاشی کلینی کے معاصر تھے اور ابوبعید امام محمد باقر علیہ السلام کا ہم عصر اور ان کا راوی ہے اس اعتبار سے عیاشی سے ابوبعید تک چار پانچ راویوں کو ہونا چاہیئے جب کہ صرف خثیمہ کا نام ملتا ہے۔ لہٰذا یہ حدیث مرسل اور ضعیف ہے۔ خثیمہ ابن عبدالرحمٰن ایک مجہول الحال راوی ہے اور علم رجال کی کتابوں میں اس کا سراغ نہیں ملتا۔ جب کہ ابوبعید کی بابت کتب رجال میں نہ مدح ہے نہ مذمت ہے۔ مذکورہ ساری باتیں درست ہیں۔ لیکن میرے خیال میں مقطعات کے اتنے دقیق موضوع پر کسی روایت کے جعل کرنے کا کوئی داعی موجود نہیں تھا اور بظاہر اس کے جعل سے نہ جلب منفعت کا کوئی پہلو سامنے آتا ہے اور نہ دفع ضرر کا لہٰذا یہ ممکن ہے کہ راویوں کے ذریعہ پوری بات ہم تک نہ پہنچ سکی ہو۔ جس کے سبب اس روایت میں بعض قابلِ گرفت پہلو نظر آرہے ہیں۔ علماء نے اس روایت کو مشکل اور متشابہ قرار دیا ہے۔

یہ روایت طویل ہے جس میں امام باقر علیہ السلام نے مقطعات قرآنی سے آلِ محمدؐ کے قیام کرنے والوں اور بعض باطل کے خروج کرنے والوں کے سنین کی تعیین فرمائی ہے۔ اس روایت کے آخر میں ہے " ویقوم قائمنا

عند انقضاء ھا ب الٓر۔ ہمارا قائم اس کے گزرنے پر الٓر میں قیام کرے گا۔ مجلسی نے اس روایت پر ایک طویل حاشیہ سپرد قلم کیا ہے اور اس روایت کی مختلف توجیہات پیش کی ہیں۔ موضوع سے متعلق انہوں نے تیسری توجیہ میں یہ فرمایا ہے کہ ممکن ہے کہ اس سے تمام الٓر مراد ہوں۔ جو قرآن میں آئے ہیں اور یہ پانچ سورتوں کے آغاز میں ہیں اور ان سب کا مجموعی عدد ۱۱۵۵ ہے۔ مجلسی نے دوسری توجیہ میں سہو کتابت کا احتمال دے کر اسے الٓمر پڑھا ہے میرے خیال میں اگر گزشتہ پانچ الٓر کے ساتھ ایک الٓمر کو، جو کہ اسی قبیل سے ہے، شامل کر لیا جائے تو یہ سن برآمد ہوگا۔ ۱۲۵۵+۲۷۱ = ۱۴۲۶۔ واللہ اعلم عند اللہ۔

دوسری روایت بحار الانوار میں کتاب المختصر تالیف حسن بن سلیمان شاگرد شہید اوّل سے نقل ہوئی ہے۔ یہاں پوری روایت نہیں ہے صرف اتنا ہے کہ انہوں نے کہا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کی تحریر پائی گئی جس کا متن یہ ہے کہ، ہم حقائق کی چوٹیوں تک نبوت اور ولایت کے قدموں سے بلند ہوئے۔ مجلسی نے درمیان کی عبارت چھوڑ دی ہے۔ پھر لکھا ہے کہ یہاں تک کہ امام نے فرمایا۔ اور ہماری پیروی کرنے والوں کے لیے زندگی کے چشمے بے نقاب ہوں گے بھڑکتی ہوئی آگ کے شعلوں کے بعد اس وقت جب کہ الٓمٓ اور طٰہٰ اور طواسین کے عدد سنین میں سے تمام ہو جائیں۔

یہی روایت بحار الانوار جلد ۷۵ صفحہ ۳۷۸ پر تفصیل کے لکھی ہے، جسے "درۃ الباہرۃ من اصداف الطاہرۃ" (تالیف شہید بن محمد مکی) سے نقل کیا ہے۔ اس حوالے

کے علاوہ بھی مختلف کتابوں میں یہ روایت المحتضر اور درۃ الباہر کے حوالوں سے مختصر سے اختلاف متن کے ساتھ پائی جاتی ہے۔ ترجمہ حسب ذیل ہے۔

ایک ثقہ شخص نے بیان کیا کہ میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کی تحریر ایک کتاب کی پشت پر دیکھی ہے، جس کا متن یہ ہے "ہم حقائق کی چوٹیوں تک نبوّت وولایت کے قدموں سے پہنچے اور ہم جواں مردی اور ہدایت کے پرچموں کے ساتھ ہفت آسمان تک بلند ہوتے۔ ہم دین ومعرفت کے شیر اور علم وعمل کی بارش ہیں اس دنیا میں سیف وقلم ہم ہیں ہے اور آخرت میں علم اور حمد کا لوا ہمارے لیے ہے۔ ہمارے اسباط دین کے خلفا رہیں اور یقین کے حلیف ہیں اور قوموں کو روشنی بخشنے والے چراغ اور کرم کی کلید ہیں۔ کلیم نے اصطفاء کا حلّہ پہنا کہ ہم نے وفا کا عہد لیا تھا روح القدس نے آسمان سوم کی جنّت میں ہمارے باغوں سے ابتدائی ذائقہ چکھا ہماری پیروی کرنے والے نجات یافتہ ہیں اور پاکیزہ گروہ ہیں۔ وہ ہمارے مددگار اور محافظ ہیں اور ظالموں کے خلاف ہمارا گروہ مددگار ہیں۔ اس کے بعد تحریر فرمایا

سینفجر لھم ینابیع الحیوان بعد لظی النیران لتمام الطوادیہ والطواسین من السنین۔ ان کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ کے شعلوں کے بعد زندگی کے چشمے پھوٹیں گے۔ اس وقت جب کہ طوادیہ اور طواسین میں سے مکمل ہو جائیں۔

مجلسی نے بحار الانوار جلد ۲۵ صفحہ ۱۲۱ پر المحتضر والی روایت کو نقل کرنے کے بعد جو حاشیہ لکھا ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اس روایت میں یہ احتمال ہے کہ سارے الٓمٓ مراد ہوں اور وہ سارے مقطعات مراد ہوں، جن کے شروع

میں آلمٓ ہے۔ جیسے المصٓ اس لیے یہ سارے مل کر طٰہٰ اور طواسین کے ساتھ ۱۱۵۹ تک پہنچتے ہیں۔ ہم نے جو توجیہیں ابولبید کی روایت میں بیان کی ہیں یہ توجیہ ان میں کی بہترین توجیہ کے قریب ہے اور خبر ابولبید کی مؤید بھی ہے۔ یہ وقت معین کرنے والی روایتیں اگر ہم ان کی صحت کو فرض بھی کر لیں۔ جب بھی اُن روایات کے منافی نہیں ہیں۔ جن میں توقیت سے منع کیا گیا ہے۔ اس لیے کہ جن روایات میں توقیت سے منع کیا گیا ہے اُن میں توقیت سے مراد حتمی توقیت ہے۔ جب کہ ان روایات میں حتمی نہیں ہے۔ بلکہ ان میں بدا کا امکان پایا جاتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ توقیت کی ممانعت سے مراد ایسی تصریحی توقیت ہو جو ہر ایک پر واضح ہو جائے۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ رمز و[1] اشارہ سے بھی اس کا بیان نہ کیا جائے یا ایسی بات بھی نہ کہی جائے جس میں تصریح نہ ہو بلکہ مختلف احتمالات پائے جاتے ہوں۔

اس روایات کے نسخوں میں بڑے اختلافات ہیں۔ مجلسی نے بحار (جلد ۵۲) میں المٓ اور طٰہٰ اور طواسین لکھا ہے۔ جب کہ بحار (جلد ۵) میں طواویہ اور طواسین نقل کیا ہے۔ جس کا بظاہر کوئی مفہوم واضح نہیں ہے بعض محققین نے اسے الروضۃ والطواسین لکھا ہے۔ یہ بھی غیر واضح ہے۔ البتہ اس کا نسخہ نسخہ الرٰ و طٰہٰ والطواسین بھی ہے اور یہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں پانچ مقامات پر الرٰ ہے۔ جس کے اعداد ۱۱۵۵ ہیں اور ایک مقام پر طٰہٰ ہے۔ جس کا عدد ۱۴ ہے اور تین طواسین ہیں جن کا مجموعی عدد ۲۸۷ ہے لہٰذا ۱۱۵۵ + ۱۴ + ۲۸۷ = ۱۴۵۶ ہوتا ہے۔ جو غالباً بھیانک

---

[1] غالباً عرفاء و منجمین وغیرہ نے اسی بات سے فائدہ اٹھایا ہے۔

اور عالمگیر جنگوں کا سال ہے۔ جس کے بعد کسی بھی سال مہدیؑ کا ظہور ہو سکتا ہے۔
واللہ اعلم عند اللہ

مجلسی نے ان دونوں روایتوں کو توقیت کی روایت قرار دے کر حاشیہ میں اس کی توجیہہ فرمائی ہے۔ میرے خیال میں ان دونوں روایات میں سے کسی میں بھی سالِ ظہور کی توقیت نہیں ہے۔ بلکہ ظہور سے قبل کے کسی ایسے سال کی پیش گوئی ہے جو ظہور سے قریب ترین ہے، لیکن حق یہی ہے کہ کچھ نہیں معلوم کہ ظہور کب ہوگا؟ اور ساری علامتیں کب پوری ہوں گی۔ البتہ علامتوں کا سرعت سے پورا ہونا پوری انسانیت کے لیے اس بات کا اعلان ہے کہ اب استقبال کے لیے تیاری کر لینی چاہیئے۔ ممکن ہے کہ بیان کردہ سنین ہمارے سوئے استنباط کا نتیجہ ہوں اور ہمیں اپنے گناہوں پر افسوس کرنے کا موقع بھی نہ مل سکے۔

ختم شد



Electronic Copy made for use of my children living abroad
Talibe Dua
S. Nazar Abbas

التماس سورہ فاتحہ برائے تمام مرحومین

۱] شیخ صدوقؒ

۲] علامہ مجلسیؒ

۳] علامہ اظہر حسین

۴] علامہ سید علی نقی

۵] بیگم و سید عابد علی رضوی

۶) بیگم و سید احمد علی رضوی

۷) بیگم و سید رضا امجد

۸) بیگم و سید علی حیدر رضوی

۹) بیگم و سید سبط حسن

۱۰) بیگم و سید مردان حسین جعفری

۱۱) بیگم و سید جبار حسین

۱۲) بیگم و مرزا توحید علی

۱۳) سید حسین عباس فرحت

۱۴) بیگم و سید جعفر علی رضوی

۱۵) سید انعام حسین زیدی

۱۶) سیدہ ممتاز زہرہ

۱۷) سیدہ رضویہ خاتون

۱۸) سید نجم الحسن

۱۹) سید مبارک رضا

۲۰) سید تہنیت حیدر نقوی

۲۱) بیگم و مرزا محمد ہاشم

۲۲) سید باقر علی رضوی

۲۳) بیگم و سید باسط حسین

۲۴) سید عرفان حیدر رضوی

۲۵) بیگم و اخلاق حسین

۲۶) سید ممتاز حسین

۲۷) بیگم و سید اختر عباس

۲۸) سید محمد علی

۲۹) سیدہ رضیہ سلطان

۳۰) سید مظفر حسنین

۳۱) سید باسط حسین نقوی

۳۲) غلام محی الدین

۳۳) سید ناصر علی زیدی

۳۴) سید وزیر حیدر زیدی

۳۵) ریاض الحق

۳۶) خورشید بیگم